UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222063

UNIVERSAL
LIBRARY

بحولہ تعالیٰ

مجموعہ تحریرات علما وصلحا مشعر تسلیم فسادات ندوۃ العلما وتحسین رد منجانب

علمائے اہلسنت ارباب صفا

ed 1978

مسمّٰی بنام تاریخی

مکتوبات علما و کلام اہل صفا

۱۲ ۱۳

مرتبہ

جناب حافظ سید محمد عبد الکریم صاحب قادری سلمہ اللہ الباری

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

٦٠٧٨ ٢
٨٩١ ، ٨٣٦
م - ق ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خداوند عالم نے جسکو بطفیل حضور اشرف الانبیا واسطہ آفرینش ارض وسما علیہ التحیۃ والثنا عقل سلیم عطا فرمائی ہے اوسپر واضح ہے کہ حسب اختلاف طبائع ہر شئے کے موافق ومخالف لوگ دنیا مین نظر آتے ہین بعض امر کی مخالفت بیجا کی گئی ہوگی اور بعض کی بجا۔ نہ ہر مخالفت صحیح ودرست ہوگی اور نہ ہر اعتراض غلط وباطل جا وبیجا کے دریافت کا طریقہ تو یہ ہے کہ معترض کے اعتراض کو غور سے دیکھا جائے بلکہ ہر اہل رائے کے سامنے پیش کیا جائے اور احقاق حق کی غرض سے ہر پہلو پر بحث ہو اوسوقت واجبی بات معلوم ہوسکتی ہے ندوۃ العلما نے عجب یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اوسپر جو اعتراض ہو وہ غیر مسموع۔ معترضین اگر سو ہون تو دو ظاہر کیے جائین اور اوڑا دیا جائے کہ سیکڑون ان علما کی کارروائی پر صرف دو شخص معترض ہین تاکہ عوام کو اپنے مطلب ومقصد پر گرویدہ رکھین چنانچہ رسائل القول الفاصل وغیرہ مین بڑی وجہ حقانیت ندوہ کی یہ بتائی گئی ہے کہ صرف دو شخص ندوہ کے مخالف ہین اور باقی تمام علمائے ہند موافق ہین اور ندوہ کو عام قبول حاصل ہے اگرچہ اسکی حقیقت تصنیفات وتحریرات علما سے بخوبی واضح ہے لیکن صاف صاف طور پر ظاہر کر دینا بھی مناسب ہے کہ کسقدر حضرات نے مخالفت ندوہ کو مفید تصور کیا اور مصلحین ندوہ کو حق پسند ملا اور استحسان رد ندوہ مین کسقدر خطوط علما واہل صفا کے آئے۔ لہذا اس رسالہ مین وہ خطوط بحذف عبارت زائد انتخاباً درج کیے جاتے ہین اور اصل خطوط محفوظ ہین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(۱) صحیفہ اعلیحضرت مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ احمدیہ مارہرہ مطہرہ

بملاحظہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام عنایتہ۔

بعد سلام و دعا واضح ہو رسائل مع خط پہنچے۔ سال گذشتہ مین احقر خود بہ تحریک برادر عزیز الدین حسن کے لکھنو واسطے دیکھنے کیفیت اس جلسہ کے گیا تھا صاحب جاکر پہلے دن یہ حال دیکھا کہ اہل حق و باطل سب شریک جلسہ ہین نہایت ناگوار گذرا اگرچہ اوسوقت وہان سے نہ اوٹھا اس خیال سے کہ اخیر تک کیفیت جلسہ سمجھ لون مگر پھر باوجودیکہ پانچ چار روز مقیم رہا شریک جلسہ نہوا اور واسطے دریافت انتہائے نتیجہ ندوہ کے وہین مقیم رہا اور مینے ایک مولوی سے وجہ شرکت مبتدعان دریافت کی تو اونہون نے ایسا عذر کیا کہ ہم منسوخی اس قانون جہاز کی چاہتے ہین منظور ہے کہ کسی مسلمان کا ملت اسلام مین سے خلاف نہ جاوے کیونکہ اگر خلاف کیا تو نزدیک مجوزین قانون کے بہانہ ہو جاویگا کہ فرق اسلام مین سے بعض فرقے اس سے راضی ہین اور وہ سب ہی کو مسلمان یکسان سمجھتے ہین اس مصلحت سے شریک کیا ہے ویسے نہین کیا ہے مجھے یہ مصلحت اونکی پسند نہ آئی کیونکہ ہمین آیندہ بڑا مفسدہ نظر آیا کہ عوام کو حجت ہو جاویگی کہ سب مذاہب حقہ ہین جو چاہو سو اختیار کر لو اس فتنہ کا کچھ اندیشہ نکیا اثر بادشاہ کا رعیت پر ضرور پڑتا ہے عقلین سب کی ماری گئی ہین اور کیا لکھون الامعدود چند کہ وہ لوگ اصل حقیقت پر قایم رہے اللہ اونکو ہمیشہ قایم رکھے۔ فقط ابو الحسین از مارہرہ ۲۴ ذیقعدہ یوم جمعہ

مولوی صاحب سلامت۔

بعد سلام واضح ہو کہ مجھکو بارہا تحریر آئی کہ تو سفارش مولوی صاحب سے شرکت کی کرادے میں نے لکھا کہ اگر موافق سنت کے جلسہ ہوگا تو وہ بے سفارش چلے آوینگے ورنہ نہ مین کہنے والا ہون نہ وہ آنے والے ہین۔

(۲) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری برکاتی معینے صاحبزادہ سرکار مارہرہ معظمہ

بملاحظہ عالیہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب خصصہم اللہ تعالے بالمواہب

تسلیم عرض۔ رسائل مجموعہ فضائل رد ندوۃ العلما جو تحریر ... شکر احسانہائی تو ... رسانہا ...

محمد ابراہیم قادری حنفی عفی عنہ مارہروی۔

(۳) تحریر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سپکپوری مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب حنفی

قیامت قریب ہے مذاہب باطلہ کا رواج ہوگا چنانچہ ندوہ نمونہ فتنہ دجال ہے۔ محمد ابراہیم سپکپوری

(۴) نامہ مولوی ابو الحسن صاحب۔ جوہر از میرٹھ

مولانا المعظم جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمکم اللہ تعالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قریب بیس بائیس علمائے دیوبند اور چند علمائے امروہہ بغرض امتحان مدرسہ اسلامیہ عربیہ مدعو تھے ندوہ کا ذکر ہوا سب نے اوسکے مقاصد سے اختلاف کیا مولوی احمد حسین صاحب امروہوی کا وعظ مدرسہ مین تھا مولوی صاحب ذی علم نے خوب ہی رد کیا فقیر اور مولوی عظمت الہی صاحب کہ یہ بھی مخالف ندوہ ہین اونکی خدمت مین حاضر ہوا چند حضرات علما و مشاہیر شہر و ایک سوداگر بھی موجود تھے فقیر نے ندوہ مین شامل ہونے کی رائے لی۔ تمام اہل ندوہ مین بد دین و لامذہب لوگ شریک ہین مین نہ اوس سے اتفاق کرتا ہون نہ اب تک شریک ہوا حالانکہ کئی مرتبہ دعوت ہوئی اور فرمایا کہ یہ سعی سید احمد خان کی دوسرے پیرایہ مین ہے تہذیب الاخلاق مین سرسید نے صاف لکھدیا ہے کہ علمائے اسلام نے جس کام کی وجہ سے مجھپر کفر کے فتوے دیے مجھے شکر ہے کہ اب خود وہی کام کرنے لگے یہ اشارہ ہے ندوہ اور اہل ندوہ کیطرف۔ فقیر ابو الحسن قادری عفی عنہ فضل رحمانی

دیگر

مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی شاہ صوفی جان صاحب کے یہان فروکش ہوئے۔ ندوہ کی مخالفت ظاہر فرمائی۔ شاہ سلیمان صاحب تائید و تحریک ندوہ مین ایک وعظ فرما گئے تھے۔ دوسرے جمعہ کو اشتہار وعظ دیگر نہ آسنے لوگ کبیدہ ہوئے پھر جمعہ کو جامع مین وعظ کہا اور مقابل مولوی لطف اللہ صاحب پشاوری نے مخالفت ندوہ مین وعظ فرمایا۔ ابو الحسن

(۵) نامہ جناب منشی محمد احمد صاحب سابق دوستدار ندوہ۔ از جبالپور

مخدومی مکرمی مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور کے رسائل دیکھکر بندہ اس ندوۃ العلماء کی محبت سے باز آگیا

ورنہ پہلے اسکو اچھا جانتا تھا پورا پورا حال معلوم نہ تھا کہ یہ نیچریوں وغیرہ کی ندوۃ العلمائے
آپ کا ممنون احسان ہوں۔

(۶) نامہ نامی جناب مولانا مولوی سید احمد اشرف میاں صاحب تلمیذ رشید مفتی صاحب صدر ندوہ از حیدرآباد

حضرت مولانا مولوی احمد رضاخان صاحب مدظلہ العالی۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا خیال ہی کہ جب اس جلسہ کے تمام ارکان اہلسنت ہو جائینگے
اور انکے سوا کوئی نہوگا پھر اختلاف کی ضرورت نہوگی۔ ہاں اگر ارکان ندوہ جو اہلسنت بھی ہیں وہ
حضور کی رائے کے خلاف ہوں تو البتہ یہ کوشش مفید ہوگی کیا آپکی رائے اقدس سے
مخالفت جناب مولوی محمد علی صاحب یا اور کسی نے کی ہے۔ یہاں کسیکو یہ بات نہیں معلوم
۲۴۔ رمضان مبارک ۱۳۱۳ھ

(۷) نامہ جناب شیخ احمد بخش صاحب کارندہ جناب شیخ امیر احمد صاحب رئیس

جناب مولوی صاحب نوازش فرمائے بندہ مولوی محمد احمد رضاخان صاحب دام افضالہ
بعد آداب تسلیمات گذارش ہی حضور نے درباره ندوہ جو فہرست چھپوانا شروع کی ہے اسمیں نام
شیخ امیر احمد صاحب کا اور نیز بندہ کا تحریر فرمایئے۔ اور کتابیں اور اشتہار مرحمت فرمایئے۔
۲۵۔ ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ

(۸) جناب منشی احمد حسین صاحب از آتر شنبہ بڑودہ

جامع معقول ومنقول واقف فروع واصول قامع اہل فضول جناب مولانا مولوی احمد رضاخان صاحب سلمہ الرحمن
بعد ہدیہ سلام مسنون الاسلام واضح ہو کہ جناب کے مرسلہ پانچ رسالے تذیر الندوہ فتوائے علمائے
حرامین اصلاحات سنت وندوہ فتاوی القدوہ لکشف دفین الندوہ سطوہ لرد ہفوات ارباب الندوہ
اور دو اشتہار ملی بندہ اون کے مطالعہ سے بہت ہی خوش ہوا۔ دینداروں کی ہی بات ہے
لکل فرعون موسیٰ خداوند کریم آپ صاحبونکو ہم کم علموں کے سر پر قائم رکھے اور رد و
قدح بد دینوں میں بہت ترقی عنایت کرے کہ لوگ بد دینوں کی جعلسازی سے محفوظ
رہیں۔ ۸ محرم ۱۳۱۴ھ

(۹) نامہ جناب مولوی احمد میاں صاحب جانشین مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی

رفیع المکان حاجی مولوی احمد رضا خان صاحب زاد اللہ قدرہ۔

السلام علیکم۔ آپکی تحریر درباب ندوہ بنام حکیم عظمت حسین صاحب پھوپھی حکیم صاحب آپکی لیاقت و ذہانت کے قائل ہوئے اور آپکی مدح کی عجب نہیں کہ حکیمصاحب خود بھی کوئی خط آپکی خدمت میں لکھیں آپکی قابلیت تو مجھی پہلے سے معلوم ہی حکیمصاحب کو اب معلوم ہوئی اور آپکی ارسال تحریر سے بہت محظوظ ہوتے والسلام۔ رقیمہ احمد میاں ۲۱ شوال از مرادآباد۔

(۱۰) تحریر جناب سید شاہ احمد حسین صاحب رئیس جرہوہ مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندوہ مذہب اہلسنت کا جانی دشمن ہی۔ سید شاہ احمد حسین حنفی۔

(۱۱) تحریر جناب وکیل اہلسنت احمد شبیر خان صاحب مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

میں مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہوں ندوہ اسکا مخالف ہی۔

(۱۲) نامہ جناب مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

جامع الفضائل حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہٗ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بریلی سے جب ہی واپس آیا ہوں خیریت مزاج نہ معلوم ہوئی گونہ تعلق ہی۔ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر رسائل و اشتہارات آپنے لکھے یا آپکی طرف سے شائع ہوئے وہ معہ جلدیں جلد ارسال فرمایئے بہت لوگ خواہشمند ہیں ۵ ربیع الاول ۱۴ ھ

دیگر

فخر العلما صدر الحکما نیر ادج فضائل مطاع الحجاج مولوی احمد رضا خان صاحب دام اللہ برکاتکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ رسائل مرسلہ کے وصول سے اعزاز و ابتہاج ہوا۔ افسوس کہ سد اللصوص مذیۃ المذوہ سطوہ اشتہار یازدہ رکنی وغیرہ دیکھنے کا اتفاق نہوا امید کہ اسباب خاص میں بقیہ رسائل و اشتہارات بھی مرحمت فرمایئے۔ اور نیز تالیفات مفیدہ و بشرط انطباع ایک ایک جلد مجھ خاکسار کے لیے عطا ہوں علاوہ فائدہ حاصل کرنے کے از حد ممنون ہونگا۔ آپکا خادم سچا خیر طلب محمد ادریس

عفا اللہ عنہ از نگرام ۲۹ - ربیع الاول سنہ ۱۴ھ

(۱۳) تحریر جناب حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب حنفی صابری عظیم آبادی مراسلہ مولوی عبد الوحید صاحب ندوہ سے ایک سوال اوسکے جواب کے لیے مہلت ایک سال۔

کیا ندوہ مذہب اہلسنت وجماعت نہین رکھتا۔ پھر برادران حقیقی یعنے احناف اہلسنت معللین ندوہ کو بدخواہ اسلام وبیخکن دین واعتبار سے کیون شمار کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ فرق باطلہ ضالہ کی محبت اس درجہ غالب ہوکہ اونھین علیحدہ کرنا منظور ہی نہین گو اپنے قدیمی احباب حنفیہ سے رنجیدگی ہوجاے۔

(۱۴) نامہ جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

محی سنت قامع بدعت مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب زید فضلکم۔

بعد عرض سلام ہدیہ اسلام معروض آنکہ امسال جلسہ ندوۃ العلما میرٹھ مین قرار پایا ہی اوسکی تحریص وترغیب مین چند روز سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی وعظ کہہ رہے ہین اوسکی روداد سالانہ دیکھنے سے اوسکی کارروائیان خلاف شان علما کے دیکھی گئین۔ مین نے بغرض تحقیق اور اشتہارات وغیرہ بھی دیکھے۔ منجملہ اون کے ایک اشتہار جو جناب کی نام سے ایس عنوان کا مشتہر ہوا ہی۔

(حیدرآباد کا فتوے اور مولوی لطف اللہ صاحب کی مہر) بعینہ جواب مفتی صاحب کی یہ الفاظ درج ہین (مین تہیہ سفر مین ہون اسلیے آپکے سوالات کے جوابات نہین تحریر کرسکتا) تحریر فرمایئے کہ جناب مفتی صاحب نے جواب استفتاء مذکور مرحمت فرمایا یا نہین اور نقل خطوط جناب مفتی صاحب جو طبع کی گئی ہے اوس مین عجیب فقرہ بندی ہی اسقسم کی خیانت شان علما کے بالکل خلاف ہی۔

اللہ تعالے رحم فرمائے ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۴ھ

(۱۵) نامہ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب انگریز آبادی از مظفر پور

جناب مولوی حامد رضا خان صاحب زاد لطفہ

تسلیم۔ جلسہ ندوۃ العلما کا اکثر غوغا سنے مین آتا ہی لیکن جواب وافی وشافی سے خبر لی جاتی ہے رسالہ در بارہ رد جلسہ ندوۃ العلما منجانب مولانا جو مطبوع ہوا ہی اس خاکسار کو بھی سرفراز فرمائیگا۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۶) تحریر حضرت مولانا حاجی سید شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ داناپور مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم ایاک نعبد وایاک نستعین و صلے اللہ علی رسولہ الامین وآلہ الطاہرین۔ اصحابہ الطیبین اما بعد اسمین شک نہین کہ اس پرشور زمانے مین ہم اہل اسلام کو ندوۃ العلما کی سخت ضرورت ہی تاکہ ہمارے عادات واخلاق جو بگڑ گئے ہین یہ ندوہ اونکی اصلاح کرے اور ہماری قوم کی کشتی جو ایک عظیم الشان طوفان مین پڑکر اختلافات کی آندھیون سے طوفانی ہورہی ہے مگر ان بزرگون کی ہمت بلند کے ہاتھ کھینچکر ساحل امن وعافیت پر لے آئین اگر اور چند ساعت ان حضرات نے روک تھام نہ کی تو اس طوفانی کشتی کی خبر نہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن الحمد للہ کہ نائبان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے علمائے کرام زادت اکرامہم کا خیال اسطرف رجوع ہوگیا ہے اور ندوۃ العلما کی بنیاد کا پتھر نصب کر دیا گیا ہی اس مبارک کے قیام سے امید پڑتی ہے اور ہماری قوم کے سوتے ہوئے لوگ جاگتے جاتے ہین الحمد للہ علی احسانہ۔ لیکن اس ندوہ کے انعقاد مین یہ عجلت بہت کی گئی۔ اس بات پر غور کرنے کا موقع نہ ملا کہ ہمکو ابتدائے ندوہ مین کس کس جماعت کو شریک کرنا مناسب ہے اور کس کس قوم کو بالفعل نظر انداز کرنا لازم ہے اسی وجہ سے اہل ندوہ کو کامیابی نہوئی۔ مگر اب بھی ہمکا وقت نہین گیا ہو میرے خیال مین پہلے ہمکو یہ اصول برتنا تھا کہ اپنے ہی فرقہ کے لوگون کو مجتمع کرکے اون کے خیالات کو اسطرف رجوع کرتے اور اس انجمن کا اغیار سے پاک ہونا ضرور تھا جب اپنی پوری جماعت متفق ہوجاتی اوسوقت ہمکو

اپنی جماعت کی ہر فرد پر تھی یعنی ہمارا حاصل رہتا اور جو کسیکو اختلاف کرنے کی جرأت ہوتی اور یہ سواد اعظم جو بجا بجا متفرق تھا اور اوسکی شوکت ٹوٹ گئی تھی از سر نو مجتمع ہو جاتا اور اسوقت ہمکو اپنے ہی ہاتھ کا دعوت دینی کا پورا موقع تھا اگر وہ ہمارے مدعو ہو کر ہماری انجمن کی رکنیت ہماری شروط کے موافق قبول فرماتے تو فہو مراد تھا اور اگر وہ انکار فرماتے تو ہمین اصرار بھی نہوتا ہمارا دامن اس رنج سے پاک رہتا کہ جو ہمکو گھبرا کر یہ کہدینا پڑا کہ ہم نے ان حضرات کو مصلحۃً شریک کرلیا ہے۔ مصلحت اور حکمت عملی اور تقیہ اور توریہ یہ سب الفاظ مختلف اللفظ متحد المعنے ہین اس عہد مین ان لفظون پر نظر پڑتے ہی دل گھبرا جاتا ہے اسلام ہمیشہ ایسے دہوکے کے لفظون سے پاک رہا ہے اور انشاء اللہ پاک رہیگا ہمکو اللہ تعالے جل شانہ پر توکل کرکے سیدہے اور سچے طریقے سے کام لینا چاہیے یہ ذو معنے لفظ یورپ کی کافر بادشاہون کے معمول ہین ہوا اور ہمارے بادشاہون کو اس سے اجتناب اولی ہے چہ جائیکہ علمای کرام کی صف انکو تو بنیان مرصوص ہونا چاہیے ہم مسلمان وہ قوم ہین جنکو پاک پروردگار نے قرآن پاک مین یہ سبق پڑھایا ہے۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ ہمکو صرف اپنی حقیقی بھائیون سے مدد لینا چاہیے ہماری ہمت نہین قبول کرتی کہ ہم دوسرون کے احسانمند ہون ہان جب ہماری گرہ ہم سے نہ کھل سکے اور اوس سے مایوسی ہو جاے تو مجبوری ہر پہلے بار ہمکو عاجز نہ ہونا چاہیے۔ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو۔ لہذا مین اس مسئلہ مین جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کا ہمخیال ہون وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان وہو نعم المولی ونعم النصیر راقم اکبر ابو العلائی داناپوری

(۱۹) والا نامہ حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شیخ شرف الحق والدین یحیے منیری قدس سرہ بنام مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی

عزیز دل وجانم سلمہٗ

بعد دعا کے واضح ہو کہ حافظ عبد الغفور صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ حقانی صاحب وغیرہ طلبہ

میری بہار آینگے یہ خبر محض غلط ہی بالفرض اگر وہ لوگ بہار آئین بھی تو اونکو میرے یہان اوترنیکی
کوئی وجہ نہین ہی۔ لیکن علمای بریلی کو لطوع خاطر اپنے یہان اوتارینگے اور جو کچھ نان و نمک ہوگا
حاضر کرینگے مخالفین ندوہ کے اعتراضات کی جوابات میرے یہان آگئے میری تسلی بخش نہوے
اب مین ہمہ تن مخالف ندوہ ہون مجھکو مخالفین ندوہ کے اعتراضات پسند آئے۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۲۴ دسمبر ۹۵ء

دیگر

(۲۰)

عزیز دل و جانم سلمہ اللہ تعالے۔

بعد دعا مطالعہ باد۔ یہ سب خبرین محض غلط ہین ہمنے ہرگز نہین بمواجہہ میر واجد حسین صاحب و مولوی
امانت اللہ صاحب و مولوی سلیمان صاحب موافقت ظاہر کی ہی اور مولوی امانت اللہ صاحب سے
مخالفت یا موافقت کی بارہ مین کوئی تذکرہ نہین آیا تھا البتہ مولوی سلیمان صاحب سے چند باتین
ندوہ کے بارہ مین ہوئین تھین اوسوقت بھی ہمنے موافقت نہین کی تھی بلکہ کئی اعتراض کیے
تھے مولوی امانت اللہ صاحب مجھے عظیم آباد لیجانے پر کسقدر کوشان ہوئے لیکن میرا نہین جانا
یہ بھی ایک دلیل مخالفت ہی آپنے اون لوگون سے یہ کیون نہین کہا کہ اگر مین جھوٹا ہون تو میری
شامل بہار چلیے ہم روبرو مقابلہ کرا دیتے ہین اور اگر آپ پڑھین تو آپ ہمین بہار لیچلیے اسکی
صداقت فورا ہو جائیگی آپ بہت مطمئن رہین مین بیشک مخالف ندوہ ہون جسکو شک ہو آکر
پوچھ جائے علمای بریلی جب تشریف لائین آپ سبھو نکو بہار لائیے ہمین بدل منظور ہی۔

امین احمد فردوسی عفی عنہ ۴ جنوری ۹۶ء

دیگر

(۲۱)

عزیز دل و جانم سلمہ اللہ تعالی۔

بعد دعا مطالعہ نمایند۔ ندوی بہار آئے محلہ میرداد مولوی نصیر صاحب کی مکان مین اوترے
وعظ وغیرہ ہوئے بفضلہ ہم اور میرے لواحقین اون کے شریک نہوتے مولوی امیر صاحب
صدر انجمن ندوہ کیطرفسے ہوئے مولوی نصیر صاحب نائب صدر انجمن ہوتے از ان قبیل مولوی
عنایت علی صاحب وغیرہ۔ یہان بھی مناظرہ پر وہ لوگ راضی نہین ہوئے جناب مولوی عبد القادر صاحب

بدایونی کا تار اس مضمون کا پہونچا کہ اگر وہ لوگ مناظرہ پر راضی ہون تو ہم آ سکتے ہین تار اون لوگون کو سنا دیا گیا وہ لوگ راضی نہین ہوئے۔

امین احمد فردوسی ۱۸ جنوری سنہ ۹۷ء

(۲۲) تحریر جناب سید شاہ آل حسن صاحب رئیس نو آبادہ

ہم ندوہ کے شریک نہین ہو سکتے بلکہ اوسکا مخالف ہون۔

(۲۳) تحریر حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشین بارگاہ حضرت مخدوم شرف الحق والدین یحیی منیری

اشتہار مطلع الانوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امر نہایت مسلم الثبوت ہی کہ جب آدمی کسی ایسی چیز مین کہ جسکے حل و عقد یا ترک و اخذ مین تامل اور متردد ہوتا ہی بایان اوسکا ایک ہاتھ نفس کے اختیار مین ہوتا ہی تو دوسرا دل کے قابو مین نفس اپنی طرف کھینچتا ہی تو دل اپنی طرف نفس چاہ گمراہی مین گرانا چاہتا ہی تو دل شمع ہدایت لیکر سامنے آموجود ہوتا ہی۔ دنیا مین جتنی اچھی یا بری باتین روز روز پیش آتی ہین اگر انسان اون پر غور کرے تو سمجھ سکتا ہی کہ عمارات بدن مین نفس اور دل کی حکومت کسطرح جبری ہی بری رد اختیار کرنیوالا اگرچہ ایک سچی فرمانروا یعنی دل کے تحت حکومت سے نکلکر نفس سرکش کی مدد سے کسی امر ناپسندیدہ کا مرتکب ہو جائے تو ہو جائے مگر دل تھپکیان دے دیکر ضرور اوسکو چونکاتا اور ہوشیار کرتا ہے شاید ہی کوئی آدمی ایسا ہو جسکا کسی کام مین ایک پاؤن آگے بڑھتا تو ایک پاؤن پیچھے نہ ہٹتا ہو یہی وجہ ہی کہ اس ندوہ مین شریک ہونیکو میرا دل نہین چاہتا تھا اور عزیزون کے اصرار سے شریک ہونا بھی چاہتا تھا اور دل پاؤن توڑ کر بٹھا دیتا تھا جسروز یہ جلسہ بہار کی جامع مسجد مین ہوا ہم نہین کہہ سکتے کہ اوس دن میرے دل کی کیا حالت تھی اوس دن نہ تو اوس مسجد کی عظمت ہی کا اثر میرے دل پر تھا نہ اوس بہار کی بھری کم جماعت ہی نے میرے دل کو کچھ متاثر کیا تھا قبل ہی سے کہ اس ندوہ کے متعلق کوئی بات پیش کیجاتے ہین کبھی اوس مسجد کو حسرت بھری نگاہون سے دیکھتا تھا اور کبھی اوس

جماعت کو اس واردات قلبی سے مین خود اوسکی فال لیچکا تھا کہ اس مجلس کی بنا محض خیر کی
نیت سے نہین تھوڑی دیر بعد وکیل ندوہ کی ایک تقریر سے میرا دل ہل گیا کہ یہ اوسی کلام
کے آثار تھے جسنے میرے دل کو اثر انقباض سے مشتعل کر رکھا تھا کہ اہل اسلام کا
یہ عقیدہ ہو سکتا ہی کہ کسی کے عقائد چاہے کیسے ہی خراب ہون ایک کلمہ گو ہونا ہی اوسکے مسلمان
بنانے کو کافی ہے ہم دیکھ رہے ہین کہ شیعی روافض دہریہ فلسفی وغیرہ سب کلمہ گو ہی ہین
مگر اون کے عقائد ایسے ہین کہ توبہ ہی بھلی۔ علی ہذا یہ کہنا کہ سنی شیعی مقلد و غیر مقلد کے ویسا ہی
اختلاف ہی جیسا درمیان امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور یہ
من ہذا القبیل اس ندوے کے منھ سے جتنی باتین نکلی ہین وہ ایسی ہین کہ ہرگز مذہب اہلسنت و جماعت کے
موافق و مساعد نہین اس جلسہ کے بعد ہمارا خیال بدلا ہی تھا کہ ندوہ کی تحریرین میری
نظر سے گذرین اوسکی تمام تقریرون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوسنے ایک
فلسفیانہ مذہب اختیار کر کے ہر مذہب و ملت کی لوگونکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا ہی اور یہ
یہی وجہ ہی کہ مذہب سے الگ ہوکر اوسنے تقریر کی ہی اور ذرہ بھر اوسنے مذہب سنت کا
پاس نہین کیا ہی رد و طرد نے اوسکی اچھی دھجیان اوڑائی ہین اور سچ پوچھیے تو
اوسکی دور از کار تحریرون پر اسلامی حقوق کے ساتھ جو کچھ شور و شغب کیا ہی اپنی جگھ
پر ہے ہمنے اس واقعہ کے ساتھ ایک خواب بھی ایسا ہی دیکھا کہ ندوہ کے تین اشخاص
میرے پاس آئے اور مجھکو اونکی باتون سے نفرت پیدا ہوئی اور مین ہٹ گیا۔ بہرحال
ایک نئی اوپچ سے جو اس ندوہ نے لوگون کو شریک کرنا چاہا ہی مین اوس سے
بالکل خلاف ہون جب ہی ندوہ کی بدولت اسلام کو سلام ہی ہے تو ہم اوس سے ہمیشہ کو
علیحدہ رکھنا پسند کرتے ہین اگرچہ ہمیں چارون طرف سے تقاضا ہی کہ اس ندوہ کا ہمداستان و
ہمدرد ہو جاؤن اور ہوتا اور ضرور ہوتا۔ مگر کیا کرون کہ اس ندوہ نے اپنی بیجا تحریرون
تقریرون کے ذریعہ سے مذہب حق کا کچھ اس طرح ناحق خون کرنا چاہا ہی کہ مین اوس کے
اختیار مین بالکل مجبور ہون اونکی تحریرونکو دیکھیے تو واقعی نشتر سے کم نہین ہین اوس کے عقائد
چاہے کیسے ہی عمدہ ہون اللہ اوسکی قدرت میرے ہاتھ اٹھول ہو تو انکو خاک دہدل سے نکالکر

ابنائے روزگار کے سامنے رکھو بھی دین مگر ہم اس نئے دین سے نئے اسلام سے نئے اعتقادات سے
فایدہ اوٹھانا نہین چاہتے اکثر عزیزون نے مجھسے میرے خیال کو پوچھا مگر ابتدا مین خیال کہ شاید
کسی تقریر یا کسی تحریر سے ہمارا خیال اوسکیطرف بدل جاوے تھوڑے دنون تک متامل رہا
مگر اس سبب سے کہ ندوہ کی ساری تقریرون و تحریرون نے میرے دل پر اولٹا اثر پیدا کیا
اور ہم اسکی باتون سے سمجھے کہ یہ مذہب اہلسنت وجماعت کا ہرگز موید نہین اور نہ آیندہ بموقع مصلحت
وہ اسکا حامی و مددگار ہو سکتا ہی اسواسطے ہم اوس جماعت کی دلفریب باتون پر مایل ہوکر
بنیاد دین و مذہب اس ندوہ کے ہاتھ نہین بیچ سکتے دنیا مین ہمیشہ سے مختلف خیالات
اور مختلف اطوار اور مختلف اوضاع کے لوگ ہوتے ہی آئے ہین اور آج بھی ہین اگر ہمارا خیال
دوسرون کے ساتھ موافقت نکرے تو کیا کیا جاوے ایکدن وہ بھی آئیگا کہ ہر محق حق اور
مبطل باطل کا نتیجہ دیکھ لیگا۔ جہان اس ندوہ مین ہر ملت و مذہب کی شریک کیے گئے ہین وہان
دین و اسلام کی حمایت کی کون امید کیجا سکتی ہی۔ اسوقت تمامی رسائل ندوہ کے ہمارے
سامنے رکھے ہین اور اکثر لوگون سے اسمین بحثین بھی ہوئین مگر کسیکی تقریر نے ہمارے خیال کو
بدلا نہین اور جتنے اعتراضات اہلسنت وجماعت کی جرگہ سے نکلے اور وارد کیے گئے ہیمنے
اسکی تردید نہین دیکھی لوگونکی چکنی چپڑی باتون اور اونکی دریردہ بدسلوکیو نپر ارباب سنت
وجماعت کو فرض ہے کہ اس سے بچین اور اپنے کو اس سے علیحدہ رکھین گو ظاہر مین یہ کہا جاتا ہے
کہ اسکے اغراض بہت اچھی اچھی ہین مگر دین بیچکر دنیا کی ترقیون پر مرمٹنا کون دیندار مسلمان
پسند کر سکتا ہی اوسکی تحریرین شائع ہو چکی ہین جسکا جی چاہے دیکھے ہر فرد مسلمان کو
سب سے پہلے ضرور ہے کہ اپنی ملت حنیفہ و مذہب حقہ کی حفاظت کرے اور اوسیکا غم کہا لی
غم دنیا مین دینی عقائد سے تو بے بہرہ نہونا چاہیے ؎ غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فرو تر از این ست۔ جب مذہب ہی ہاتھ سے جاتا رہا تو بات کون سی رہی۔ ہم دیکھتے
ہین کہ ارباب دنیا دین فروشی کے ساتھ بڑی بڑی ترقیان کر رہے ہین اور اسی پر
جان دیتے ہین تو کیا مرد مسلمان کے نزدیک یہ امر پسندیدہ ہے ہرگز نہین آجکل نوجوانا
تو اسکو جو اجانے کتنی ترقیونکا باعث سمجھ ہونگے مگر ہم جانتے ہین کہ اس ندوہ مین ایک

قوۃ موثرہ ہے اور ہوگی کہ لوگونکو گمراہ اور لامذہب کرکے چھوڑیگی اسواسطے اوسکے ساتھ ہمکو ہرگز دلچسپی نہین بلکہ اوسکا بالکل مخالف ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی جل شانہ ہر مرد مسلمان کو اسکے فتنہ سے بچائے اور اونکو توفیق دے کہ اپنے دین و مذہب پر درستے عقائد کے ساتھ قائم و مستقیم رہین فقط

(فرزند ۱۲۷۲ امین احمد)

(۱۴) نامہ جناب مولوی سید امیر علیصاحب مشہدی قادری رکن ندوہ از [illegible] آباد

مخدوم بے نیاز مندان سلمہ اللہ الواہب

التسلیم بالتکریم ۔ جناب مولانا مولوی محمد لقیتین صاحب سلمہ اللہ الغالب (مصنف غزوۃ الہدم بسماک الندوہ) کو یہ عریضہ ضرور پیش کرین اور نیز مولوی عبد الحی صاحب و مولانا مولوی محمد حسین صاحب رحمہا اللہ اے شتہے المارب (مولفان سرگذشت و ماجرائے ندوہ) کی خدمات عالیہ مین بھی سلام سنت الاسلام عرض کرین ان حضرات کی مساعی جمیلہ و تحریرات کا وہ درجہ ہے جسکی قدر دانی اہلسنت کو فرض ہے ۔

کاش مولوی لطف اللہ صاحب و مولوی محمد علیصاحب و مولوی عبد الحق صاحب ہمراہیان گمراہیان کا ساتھ چھوڑ دین اور رشتہ اختلاط کو توڑ دین اور یہ حضرات اور آپ صاحبان بابرکات ملکر اس مجمع مقدس کو منتشر و منضبط فرمائین اور اہل اسلام ہند کو کفر و جہل اور ہوائی بدعت و رسومات ہی بچائین ۔ راقم بھی شامل ندوہ ہی اگرچہ فیس سال بسبب کشاکشی ادا نہین کی گئی مولوی محمد علیصاحب سے بھی خط و کتابت جاری تھی شامل سے موقوف ہی ابتک ندوہ کا حال معلوم نہین ہوا کہ آپکے مقابلہ حقانہ کا کیا اثر پڑا ۔ غالبًا وہ جلد داغ بدنامی کو دامن ندوہ سے مٹا دینگے اور معدود چند کا ساتھ چھوڑ کر جمہور امت کا لحاظ فرمائینگے ہمین کسیطرح کلام نہ ہوگا کہ ان حضرات نے اجتماع ندوہ مین احتیاط کے ہر پہلو پر نظر تعمق نہین ڈالی اگر ڈالتے تو چند ہزار شیعہ و غیر مقلد سے مقابلہ مین کرورہا حضرات کی استمداد کو یہ فرد گذاشت نکرتے ۔ رقیمہ فقیر امیر علی مشہدی۔

دیگر

صحیفہ انیقہ و بلیندہ رسائل وصول ہوکر موجب ممنونیت ہوئے۔ دیگر رسائل بھی ارسال کریں اور نیاز مند کو حلقہ مخلصان خاص میں محسوب کریں اور رسائل مشتہر ہون تو نیاز مند کو مرسل ہوا کریں سنت کی نصرت اور بدعت کی نفرت جسقدر مجھی ہی بوجوہ مشتہر نہیں کر سکتا بندہ کو بھی رکن مجلس اہلسنت شمار کیجیے چندہ بعد کو ارسال خدمت کیا جائیگا۔

ردلف

(۲۵) والانامہ جناب مولانا سید شاہ بدرالدین صاحب مجیبی سجادہ نشین پھلواری شریف بنام مولوی عبدالوحید صاحب عظیم آباد سے

مجمع محامد اوصاف دامت الطافکم

بعد سلام مسنون اسلام مظہر مرام ام کہ پیش ازین دور وداد مجلس ندوۃ العلماء و بعضے دیگر رسالہ کہ بآن تعلق دارد بعنایت جناب مولوی محمد علیصاحب ناظم ندوہ نزد کاتب الحروف رسیدہ و دیدہ شدہ بود اینک اشتہار و فتواہی و دیگر چندے رسالہ باظہار منکا سد و در بعضے از مقاصد مجلس ندوۃ العلماء کا ہنوز کہ وجہ تخالف علمائے اہلسنت شدہ اند بمطالعہ آمدند ظاہر شد کہ جملہ سوالات کہ از تحریرات ازین ندوہ منتخب شدہ اند صحیح اند وجوابہائی مفتی موافق مذہب اہلسنت با صواب اند۔ نام این بدنام کنندہ نکونامی چند در روداد مجلس ندوہ منعقدہ لکھنو بزمرۂ اراکین طبع شدہ است بدین سبب کہ اعزے واجبی مولوی محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالی شریک مجلس شدند و نیابۃً از طرف کاتب الحروف نیز فرمودند و در مجلس منعقدہ بریلی اگرچہ از طرف کاتب الحروف وکیلے و نائبے نرفتہ لیکن بعد ازان بماہ ربیع الثانی بایماء یاد دہانی یکی از منتظمان ندوہ زر مقرر ذمہ اراکین را در دفتر ندوہ فرستادہ ام کہ باعث انطباع نام حقیر در روداد این مجلس نیز خواہد بود و گمان غالب است کہ طبع شدہ باشد و از این وقت از ندوہ علمائی کا ہنوز کنارہ کردم پس آیندہ تا اصلاح مفاسد مشتہرہ و تصفیہ امور متنازع فیما بین علما نام این گمنام را در فہرست اراکین ندوہ ملاحظہ نخواہند فرمود انشاء اللہ تعالی

اگرچہ شرکت این گوشہ نشین محض برائی نام بود از نیقدر نیز در گذشتم والسلام
جابذوبشر آستانہ مجیبی محمد بدر الدین پھلواروی اصلح اللہ شانہ

(۲۶) نامہ جناب محمد برکت اللہ خان صاحب از جام کھیڑے

جناب مخدوم بندہ حاجی محمد امان صاحب زاد مجدکم
بعد سلام کے واضح رائے عالی ہو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے
کچھ کتب دربارہ رد اقوال ندوہ تصنیف فرمائی ہین آپ وہ کتب رد ندوہ لیکر
بندہ کے پاس بھیجدیتے بھیجئے تاکہ مین لوگون کو سنا کر راہ ضلالت سے بچاؤن۔

(۲۷) نامہ جناب منشی برکت شیر خان صاحب اڈیٹر اخبار ہمدرد میرٹھ

مخزن فضائل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم۔
السلام علیکم و قلبی لدیکم آج سید صوفی جان صاحب چشتی صابری سے ملا۔ میرٹھ
کے عوام الناس اور روسا پر عموماً اور خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب رئیس
لال کرتی اور اون کے فرزندان وغیرہ پر خصوصاً اونکا بہت بڑا اثر ہے اور
یہ لوگ انکے بڑے معتقد اور ماننے والے ہین۔ چونکہ مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی
اکثر سید صوفی جان صاحب کے یہان ٹھہرتے ہین اور سلسلہ خاندان ان ہر دو صاحبان
ایک ہی ہے اسلیے باہم رابطہ اتحاد زیادہ ہے مولوی محمد حسین صاحب کے خیالات جیسے
ندوہ کیطرف ہین وہ آپ پر ظاہر ہین اونکا اثر سید صوفی جان صاحب پر بھی ہی
پڑا ہوا تھا اور وقتاً فوقتاً میرے مواجہ مین تذکرہ آپکا صوفی صاحب نے فرمایا مخالفین
صادق تشریف لائین خوش بیان چنسد عالم اپنے وعظ سے قلوب عوام پر اثر ڈالین
تاکہ عملی نتیجہ پیدا ہو۔ ہرچند کہ جلسہ ندوہ کے حامی و مددگار صرف سو داگران صدر بازار
ہین شہر کے روسا و لال کرتی کے خان بہادر ہین شریک نہین ہین لیکن اسکی عیوب سے
بہت لوگ ناواقف ہین اسلیے ضرور صوفی صاحب کے ارشاد سے مجھے اتفاق ہے اور غالباً
آپکو بھی اتفاق ہو۔ مولوی احمد حسین صاحب امروہوی یہان مدرسہ اسلامیہ و قومی
طلبا کا امتحان لینے تشریف لائے تھے اونکا ایک وعظ خاص مدرسہ اسلامیہ مین ہوا

اونھون نے کنایۃً واشارۃً اور فہیم لوگون کے نزدیک علانیۃ جلسہ ندوہ کی مخالفت کی اوسکا
اثر بھی ایک بڑی جماعت پر ہوا اور مولوی احمد علی صاحب مدرس اول مدرسہ اسلام و دیگر مدرسین
اور قریب قریب تمام علمای دیوبند اول ہی سے اوسکے مخالف ہین اور ان لوگون کے معتقد بھی
یہان تھوڑے عرصہ سے ایک کمیٹی اسلامیہ قائم ہوئی ہے وہ بھی جلسہ ہذا کی سخت مخالف ہی اور
اوسکے بعض ممبران پاس آپکی مصنفہ رسائل بھی ہین جنکو وہ کسیقدر شائع بھی کرینگے آپ ابو الحسن جو ہذا ممبر انجمن ہین
آپکی خط وکتابت ہو اونکو بھی لکھیے کہ وہ میری مدد کرین اور حکیم مقرب حسین خان صاحب ممبر کمیٹی کو اپنا حامی بنائین کیونکہ
ہمکو ایسے معزز اشخاص کی سخت ضرورت ہی جلسہ والون نے اپنا حامی انسپکٹر پولیس کو بنایا ہی اس سے
پایا جاتا ہی کہ وہ ایسی صورتین بھی پیدا کرینگے کہ حتی الامکان آپ صاحب اونکی مخالفت کے لیے سد راہ
ہون مگر وہ نہین سمجھے کہ ہم اپنی سچائی پر خدا پر بھروسہ کرکے لڑ رہے ہین سچ کا وہی حامی ہے
اور رہیگا۔ بریلی وغیرہ مین اس قسم کے انتظام کیے تھے تو کیا رک گئے تھے۔ مگر بظاہر اسباب
ایسے پیدا ضرور کرنا چاہیے ندوہ کے بارہ مین آجتک جسقدر رسائل اپنے ارقام فرمائے ہین انکی
پانچ پانچ جلدین اور جو آپکی تازہ تصانیف ہون اونکا ایک ایک نسخہ خاکسار کے لیے بواپسی ڈاک
فرما دیجیے اور جو کچھ میرے لائق کار خدمت ہو اوسکے لیے مین حاضر ہون۔ برکت [illegible]

ردیف ث

(۴۸) تحریر جناب منشی محمد ثناء اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ

مین حلفیہ شاہد کہ ماہ اپریل مین غیر مقلدون نے بلوہ کرانے کے لیے بنگالہ و مدراس
و بمبئی و حیدرآباد تک کی مولوی و نیچری و غیر مقلد بریلی مین بلائے اور دو دو روپیہ کے ٹکٹ پر
جلسہ کی وقعت بڑھانے کی غرض سے مولوی صاحب بناکر تخت جلسہ پر بٹھایا گیا تین حضرات نے
بریلی مین بلوہ نہونے دیا۔ اول مولوی جناب احمد رضا خان صاحب نے نہایت سرگرمی اور دلی
جوش کے ساتھ اپنی علمی لیاقت سے اوس حملہ کو لپیٹ لیا۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے مذہب
سنت و جماعت قائم رکھا اور جو مولوی دہوکے سے شریک ندوہ ہوگئے تھے مولوی صاحب
ممدوح کے اعتراضات حقہ کو سنکر علیحدہ ہوگیے اور بلوہ نہونے دیا۔ ہم سب لوگ جناب مولوی صاحب
موصوف کے دل سے ممنون ہین معتقدان ندوہ شربت کے سے گھونٹ پیکر فتنہ ہو گئے اور بریلی مین

امن وآمان رہا۔ اور لطیفہ ایک اور ہوا کہ دس مسلمان باشندگان پورب کو پیش کیا گیا کہ ہم مسلمان ہوتے ہین اور ایسے ہی ایک انگریز کا مسلمان ہونا ظاہر کیا گیا۔ حالانکہ محض جھوٹ تھا نہ کوئی ہندو مسلمان ہوا نہ کوئی انگریز مسلمان ہوا وقعت مجمع بڑہانیکو یہ باتین گڑھی گئین۔ بندہ خاکسار ثناء اللہ دہلی کلکتہ نشر

ردیف ت

(۲۹) تحریر جناب سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی قادری فصلکر حمانی رئیس پٹنہ

مین ندوہ کا شریک نہین ہو سکتا۔

ردیف ح

(۳۰) تحریر جناب سید شاہ حبیب الرحمن عرف شاہ مبارک حسین صاحب رئیس عظیم آباد پٹنہ

مین ندوہ کا مخالف ہون۔

(۳۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد حبیب علی صاحب علوی کاکوری از اٹاوہ

بخدمت مخدومی مولانا مولوی سید عبد الصمد صاحب مد ظلکم العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والا صحیفہ پہونچا۔ مین نے پہلے سے ایک تحریر ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین نیز بخدمت مولانا محمد شاہ محدث رامپوری صدر انجمن کے بھیجی ہے جسکے جواب کا منتظر ہون مولوی احمد رضا خان صاحب کی تحریرات مجھکو دو تین روز ہوئے بعد مین پہنچی جملہ تحریرات جو مولوی صاحب ممدوح نے کی ہین بہت ہی معقول ہین اگر اصلاح مقاصد ہو جاویگی تو مین اس بار شامل ہو ونگا انشاء اللہ ورنہ نہین اگرچہ حسب تحریر ناظم صاحب کے مین فیس رکنیت بھیج چکا جسکی رسید بھی آچکی ہے۔ ۱۶۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۳۲) تحریر جناب مولانا مولوی محمد حفیظ الدین صاحب حنفی صوفی مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

انا بری من شرکہ من کان مخالفاً لملۃ اہل السنۃ والجماعۃ والمذہب الحنفی والمشرب الصوفیہ۔

کتبہ عبدہ المسکین محمد حفیظ الدین۔

ردیف خ

(۳۳) نامہ جناب مولانا مولوی محمد خلیل الرحمن خان صاحب از پیلی بھیت

حضرت مولانا مخدومنا مطاع خادمان جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
ندوہ کے دفتر سے ایک رسالہ اتمام الحجۃ علی مخالفی الندوہ آیا ہی سید احمد صاحب رای بریلوی کیطرف سے شائع ہوا ہی تہذیب کا دعوی کیا گیا ہی مگر معاملہ برعکس معلوم ہوتا ہی۔

(۳۴) نامہ مولوی حکیم محمد خلیل اللہ خان صاحب از رامپور

مولوی حامد رضا خان صاحب سلمہ المنان۔
جناب حکیم عبد المجید خان صاحب دہلوی نے فرمایا کہ مولوی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد سے آئے میری ملاقات ہوئی مین نے اون سے کہا کہ ندوہ کے متعلق مجھے آپ سے کچھ گفتگو کرنا ہے اب تک مین نیاز مندانہ آپ سے ملتا تھا اور آیندہ سے وہ رسم ترک ہی جب تک کہ جواب شافی نہ دین جواب دیا کہ اچھا مین پھر ملونگا پھر نہ ملے۔ کل یہان عرشی آئے تھے ندوہ کا ذکر آیا حکیم صاحب نے فرمایا کہ ندوہ نے ایمان ہی اور سید احمد خان جیسا ہے تیرہ سو برس سے بد مذہب ہو نکا رد و کد واجب اور ضروری سمجھتے چلے آتے ہین اب اوسکی ممانعت کیجاتی ہے یہ جھک مارتے ہین ویلہ وہ علطی تھے عرشی خاموش بیٹھی رہی آخر یہ کہا کہ اگر توبہ کریں تو بھی ذی ایمان فرمایا اونکی توبہ کا کچھ اعتبار نہین پھر فرمایا کہ اب بہتر ہے کہ ...

ردیف د

(۳۵) نامہ جناب منشی دین محمد صاحب از بھڑاوچ

جناب مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زادعنایتہ
خادم کو ایک روپیہ ماہوار چندہ مجلس علمای اہلسنت وجماعت مخالفین ندوہ یکم ربیع الاول ۱۳۱۵ھ سے منظور ہے منظور رہی۔

ردیف ر

(۳۶) نامہ جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس مسجد جامع آگرہ

مخدومی ومطاعی مولوی عبد الوحید صاحب دامت فیوضاتکم
بندہ آج تک ناواقف محض تھا کہ ندوہ کیا چیز ہی آپکی تحریرات مرسلہ سے علم اجمالی حاصل ہوا کہ ہو نہو ہیر پھیر کے سلسلہ کا کوئی تازہ وسبت ہیع ہو۔ مگر ان رسائل موصولہ کے مطالعہ سے

بالکل حقیقت اوسکی کھلگئی سے بہر رنگی کہ خواہی جامہ میپوش کہ من انداز قدت را میشناسم حضرت سچ تو یہ ہے کہ یہ دونون رسالے غضب کے ہین ادہر مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری نے ابراہیم آری سے یہان تک دھجیان اوڑا ہین کہ جامہ عاریتی سے عاری کر دیا ادہر مولانا مومن سجاد صاحب نے ایسا فوٹو کھینچا کہ ندوہ کا ایک ایک خط و خال بلکہ ایک ایک رگ و ریشہ دکھائی دیگیا میرا خیال تو یہ ہے کہ صرف یہی دونون رسالہ ندوہ کے ابطال بلکہ تا ابد الاباد اوسکے استیصال کیواسطے کافی ہین یہ صرف آپکی حسن سعی کا نتیجہ ہے مین ان دونون رسالونکی تعریف نہین کرسکتا جزاء اللہ المصنفین المتسعین منا خیر الجزاء فی الدین والدنیا۔

(۳۷) تحریر جناب مولوی رضی احمد صاحب وارد مرادپور

جناب مولوی محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی نقشبندی عظیم آبادی نے رسالہ ضیاء ان اسلام مین بڑی باریک بینی عرق ریزی سے کام لیا سبحان اللہ وبحمدہ البتہ جو کچھ اونھون نے ترقیم فرمایا ہی بہت بجا اور قابل خیال کرنے کے ہے حضرت نے بڑی خیر کی کہ ایسے بزرگونکو مفسدہ ندوہ سے ہوشیار کر دیا جس سے عوام مسلمانان بلائے ضلالت سے محفوظ رہینگے خداوند تعالے انکو اور سب ارباب علم کو جو فسادات ندوہ و دیگر مفاسد و عقاید پر رکھتے ہین اور عوام نابینا کو بتاتے ہین جزاء جزیل عطا فرمائے اور دعا ہی ہون کہ وہ لوگ کفایت ہو بلیغ بشنہ شغ ور ہا پر ابتہ السلام علیکم

ردیف س

(۳۸) نامہ جناب مولانا الحاج مولوی حکیم محمد سراج الحق صاحب قادری

جناب مولانا المعظم و المنعم المکرم مولانا احمد رضا خان صاحب زادکم اللہ علما و علاء۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امروز از عنایت فرما محمد عبد الواحد علیخان صاحب رئیس بدایونی ضلع بلند شہر تذکرہ ندوہ و مجلس اہل سنت درمیان آمد اوشان مبلغ دہ روپیہ ماہوار برائے مجلس اہل سنت را و ندوہ معترف فرمودند نام شان در زمرہ معاونان اہل سنت درج نمودہ ہموارہ کتب مطبوعہ مجلس فرستادہ آید۔

(۳۹) نامہ جناب نواب سید سردار علیخان صاحب بہادر ابن نواب سید سر دلیر الملک بہادر مرحوم و مغفور رئیس آباد و انگلنڈ

حامی اسلام ماحی کفر و ظلام فخر دوران مولوی احمد رضا خان صاحب دامت فیوضکم العلیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ تمدن نہیں اوس دلی خوشی کا اظہار نہین کرسکتا جو دستیۃ العمل
مجلس اہلسنت کی شادی سے مجھکو حاصل ہوئی ہو وقت مین آپ حضرات کی توجہ کا اس طرف مبذول ہونا
ضرور غیبی تحریک ہوسکتی بجا ہے نیز آپ حضرات کا یہ ایسا احسان نہین جسکو وہ کسیوقت فراموش کرسکین
مین متبرک مجلس کی خدمت کو اپنا فخر سمجھتا ہون اور نہایت خوشی کے ساتھ عہ روپیہ ماہوار اور
پچاس روپیہ یکمشت سے مجلس مبارک کی خدمت کو حاضر ہون ۔

(۴۰) نامہ نواب سید سرفراز علیخان صاحب مرحوم فرزند اکبر نواب سید دلیر الملک مرحوم

حامی سنت قامع بدعت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم
پس از سلام مسنون واضح رائی سامی ہو ۔ آپ حضرات نے مذہب کا ساتھ دیا ہے خدا مقابل
اپکا ساتھ دیگا مولانا ہمین آپکو تکلیف بھی سہنا پڑیگی ۔ لیکن تھوڑی سی استقامت آپکو بہت کچھ
فائدہ پہنچائیگا ۔ سوالی ہے مجلس علمائے اہلسنت کی تائید کو مین مذہبی تائید یقین کرتا ہون اوسکی
خدمت کو باعث افتخار ۔ دس روپیہ ماہانہ اور پچاس روپیہ یکمشت بطور امداد نذر مجلس کرتا ہون ۔

(۴۱) تحریر جناب منشی سید سعادت علیصاحب بہار سے

اتفاق بیشک نعمت ایک عمدہ چیز ہے مگر اتفاق باہمی فرق مذاہب مختلفہ کا بلا مضرت و تخریب دین
بایکدیگر کے حیز امکان سے باہر ہے ان دنیاوی برتاؤ سے بلاقید ضروریات اتفاق سب
فرقونکو ایک رشتہ اتحاد مین باندھ سکتا ہے جو نفس غرض ندوہ نہین ہے ۔

(۴۲) تحریر جناب منشی حافظ سلامت اللہ صاحب غازیپوری مدرس چرہ ہو د

افراط متضادہ مثل عناصر اربعہ کے باہم جمع کرنے مین گویا ندوہ دور پردہ دعوی خدائی کرکے ہو معوذ باللہ منہ

ردیف ش

(۴۳) نامہ جناب ڈاکٹر شرف الدین صاحب از محمود آباد

مخدوم نیاز مند جناب مولوی حسن رضا خان صاحب ۔
التسلیم صاحب یہ تو نئی شاخ نکلی خدا اوسکو دور دفع کرے جزاک اللہ ایسے سوالات پیش
کیے ہین کہ اگر اسکا جواب ہو تو صرف یہ کہ ندوہ کی کمیٹی مرا بدو وہ ان سوالات کا جواب کیون

دینی لگر خدا سمجھے ان نئی روشنی والونکو جنھون نے مذہب مین ایسے ایسے رخنہ پیدا کیے ہین۔

(۴۴) دیگر

مکرمی جناب مولوی حسن رضا خان صاحب۔

مجھے ایک اخبار مین یہ دیکھنے سے مسرت ہوئی کہ کمیٹی ندوہ جو شملہ پر ہوئی تھی رو ندوہ کے لیے مسرت بخش تھی کیونکہ وہان صرف معمولی اشخاص شریک جلسہ ہوئے اور جن لوگون سے اہل ندوہ خواہشمند تھے وہ نہ آسکے۔

(۴۵) نامہ جناب مولوی محمد شریف خان صاحب افغانی نزیل مزار جناب شیخ مجدد الف ثانی

از طرف کمترین انام گمنام جہان محمد شریف خان نام بخدمت حضرت مکرمی مخدومی قدوۃ العلماء والفقرا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد عنایتکم۔

بعد السلام علیکم و علی من لدیکم ارسال رسائل رد ندوہ و اشتہار مضامین مختلف سے احقر کو معزز فرمایا فرقہائے باطلہ غیر مقلد و نیچریہ وہمہ مخالف اہل حق سنت و جماعت پر وقوف ہوا سابق مین اطراف لدھیانہ کے ایک محب مولوی علیم اللہ صاحب نے ایسی جد و جہد سے رد غیر مقلدین مین کارروائی کی اور اونکی خلف صلاۃ اور رشتہ داری وغیرہ تمام کاروبار سے مثل حکم مرتدین اجتناب کیا کیونکہ یہ لوگ ہزارہا بزرگان دین کو بباعث تقلید شخصی مشرک جانتے اور تحریر کرتے ہین چنانچہ پیشوا سر غنہ فرقہ ضالہ نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین لاہوری اور انکا ہمدرد ضلالت مرزا غلام احمد قادیانی جسپر تیرہ ۱۳ سال ہوئے مولانا مولوی محمد صاحب لودیانوی لا مذہب کش نے فتوے کفر کا دیا تھا تمام اہل علم اینجواب منتظر اصدار تصنیف جناب معلی القاب در حق ندوہ و گمراہ قادیان ہم کریم محرم الحرام

(۴۶) نامہ جناب مولوی شاہ محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری ارام پور ضلع سہارنپور

بعد حمد و صلاۃ

نخست موعظ پیر طریقت تقیم این ست ؎ کہ از معاشر ناجنس احتراز کنید۔

مولانا بالفضل اولنا حامی سنت ماحی بدعت الفاضل الکامل مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم

پس از سلام مسنون واضح رای گرامی باد سوالات حقائق نما بروس ندوة العلما و مرو زیبا و دیگر بعد تمام من اوله الی آخره دیدیم آنچه که به نسبت ندوة العلما ارقام فرموده اند در میزان عدل انصاف هم درست گروهی ناحق پژوه که ره نورد کوچه ضلالت و سراسیمه بیدا ئی بطالت باشد و شعار ایشان اتباع هوای نفسانی و قساوت قلبی ست درین بزم مقدس ندوة العلما او را چه کار دار مشاورت و مجالست مجمع اهلسنت و جماعت آن را چه سروکار الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدة.

؎ دور شو از اختلاط یار بد ٭ یار بد بدتر بود از مار بد

لاریب اجتناب و رزیدن ازین جلیس احسن ثم احسن ست. و هم کاسه و هم نواله شدن آمدن در تلبیس آهرمن ست ؎ صحبت صالح ترا صالح کند ٭ صحبت طالح ترا طالح کند اختلاط و ارتباط اهل ضلالت مثمر وبال و ملال و نکال ست حق تعالی انسان را ببارهی بناو زیده بلکه از میان جمله عالم برای عبادت و معرفت خود برگزیده. بار درخت علم عمل ست عالم بی عمل زنبور بی عسل ست. مواخذه فساد فی العقیده از فساد فی العقل افزون تر ست چنانچه عقائد و اخلاق ذمیمه بنده ماخوذ ست بر اعمال قلبیه عزم تام قرار داد نفس ست بر معصیت که در خارج اسباب آن مهیا نیست و اگر مهیا گردد میکند البته مواخذ ست اللهم نستغفرک من کل ما نعلم و ما لا نعلم گروهی که مذهب شان لامذهبیت و طائفه که با عبد الوهاب نجدی ادراحب قلبی و الفت دلی ست و جماعتی که در آیات کلام ربانی و نصوص قرآنی کلامی بیجا میکنند و استهزا میسازند و از وجود ملائکه و معراج جسمانی جناب رسالت مآب علت موجودات خلاصه کائنات خیر الاولین والاخرین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و علی آله و اصحابه وسلم و دیگر امور دینیه منکر اند و آن نوع تبرائیه ؎ دشنام مذهبیکه طاعت باشد کو ٭ مذهب معلوم اهل مذهب معلوم. گروه حق پژوه اهلسنت را که مصداق کنتم خیر امة هست با مشاورت و اتصال شیمین البطال و الضلال و اذلال چه تعلق. خانه دوستان بروب و در دشمنان مکوب. این دشمنان دین متین اند دین شان بوالعجبی و لاعقلی و شیوه شان بیدینی و خودسری ست اللهم احفظنا من صحبة هذه الطائفة الضالین المنافقین ما را چه ضرور ست که در هفوات و کوات و خرافات ناموافقان دین و مخاصمان سلف صالحین اوقات عزیز خود را خراب سازیم و از ذکر و فکر یکسو شویم فکر یکساعت بهتر ست از عبادت هفتاد سال. آری فکر تشنگان بادیه شوق را شربت لا الست و مرغ دل را برای پرواز بعالم ملکوت پر و بال ست فکر آن ست که

بمطالعۂ مصنوعات عجیبہ دیدہ و دل بکشایم و بتغیر زمان و تبدیل اکوان و قدرت صانع معلوم نمایم ہمہ دل این نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ در ضمن احتراز صحبت نامحرمان کوی شاہد حقیقی و محبوب تحقیقی ست

راقم محمد شفیع ناصر از رام پور ضلع سہارنپور۔ ۲۵۔ شوال پنجشنبہ ۱۳۱۳ھ

(۴۷) نامہ جناب مولوی سید شفیع احمد صاحب سہسوانی

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم۔

بعد تسلیمات نہایت تکلف خدمت ہوں تمامی کتب حضرات کی بہانگی حضرات کو جو شریک ندوہ تھے دکھائیں بہت سکوت کیا اور کوئی ثبوت کافی ادن بیچار ونکو کیا ان کے پیشواؤں کو آج تک دستیاب نہوا۔ عبدالمذنب شفیع احمد عفی اللہ عنہ متمقام سہسوان ضلع بدایون یکم محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

(۴۸) نامہ جناب سید شمس الدین علی خان بہادر حسنی حسینی قادری سے ڈپٹی کمشنر صوبہ برار

نامر سنت قامع بدعت وحید دوران حضرت جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت فیوضہم بعد ازسلام مسنون واضح رای سامی ہو۔ یوں تو ہندوستان میں کچھ دنوں سے متعدد انجمنیں مختلف بلاد و امصار میں قائم ہیں اور اسلامی ہمدردی قومی ترقی کا سب ہی کو بہت کچھ دعوی ہے لیکن صرف ندوۃ العلماء کے دم سے یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ یہ مجلس ضرور اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مفید ثابت ہوگی اور اوسکے ارکین جو کچھ کہتے ہیں وہ کرکے دکھاوینگے۔

نہایت افسوس کہ جو لیفونگا اوسپر وار چلگیا اغیار کی شرکت نے اوسکو کایا پلٹ کردیا اگر اوس کے بڑھتے ہوئے اثر کو جلد نہ روکا جاتا تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کا بڑا حصہ نیچری ہوئے بغیر نہ رہ سکتا ایسے پر خطر وقت میں ایسے سخت ہنگامی میں آپ حضرات کا مذہبی حمایت میں نہایت مستعدی کے ساتھ کھڑا ہوجانا ضرور ایک قابل یادگار ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سنی بھائیوں نے آپکو تھوڑی مدد بھی پہونچائی تو بہت جلد ہم ادن عمدہ نتائج کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرینگے جو اسوقت ہمارے خیال میں نہایت مشکل معلوم ہوتے ہیں۔

میں نہایت خوشی کے ساتھ ابتدائے ماہ ربیع الاول شریف سے پانچ روپیہ ماہوار مجلس اہلسنت کی اعانت کے لئے نذر کرتا ہوں اور ایکسال کا پیشگی یعنے ساٹھ روپیہ اور پندرہ روپیہ گذشتہ علاوہ ماہواری

جملہ پچہتر روپیہ مرسل خدمت ہین ۲۹۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ھ

(۴۹) نامہ جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب رئیس پیلی بھیت

جناب مولوی احمد رضا خان صاحب ادام اللہ علینا ظلال رافتکم

بعد سلام کے التماس ہی فتوے و رسائل متعلقہ ندوہ وصول ہوکر باعث مباہات ہوئے جنکو اسمائے مبارک اونپر تحریر تھے تقسیم کر دیے یہان کسی نے اون سے مخالفت نہین کی سوائے دو تین شخصون کے دو کو تو بحث کر کے سمجھا دیا۔ ایک نے نہ قبول کیا اور یہ فرمایا کہ ہمارے پاس حیدرآباد سے تحریر آئی ہی کہ مولوی لطف اللہ صاحب سے دستخط دہو کے سے کرالیے یہ ہو قصت بابت اونکی موجب ضحک ہوئی

ردیف ص

(۵۰) تحریر جناب مولوی حکیم محمد صادق صاحب ابن مولوی عبد القادر صاحب وکیل صاحب گنج بنام مولوی عبد الوحید صاحب

السلام علیکم۔ رسالہ فغان اسلام کی تحریر خوب ہی اور پردہ دری صاحبان ندوہ کی خوب کی ہی

(۵۱) نامہ جناب منشی صدر الدین محمد قمر علی اختر صدیقی النعمانی از کلکتہ

جناب مولوی صاحب مجمع خوبیہائی صوری و معنوی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب منتظم دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارے عنایت فرما جناب مولوی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی نے ایک رسالہ دستور العمل مجلس علمائی اہلسنت و مطبع اہلسنت وجماعت عنایت فرماکر ممنون کیا مضمون سے اوسکی واقف ہوا اور از حد خرسند انشاء اللہ تعالی ایک منشور نام صاحبان سنت وجماعت کے روانہ کرونگا

(۵۲) دیگر

جملہ حالات موجودہ پر غور کرنے سے مجھپر حقیقت ندوہ کی صاف ظاہر ہوگئی اسمین ہر امر نزاعی و فاسد ہین عقائد باطلہ اور خیالات ضالہ ہین جو صریح مخالف و مضر اہلسنت وجماعت کی ہین۔

محمد صدر الدین علی اختر حنفی صدیقی بہاری وارد کلکتہ

(۵۳) نامہ حضرت سید شاہ صوفی جان صاحب صابری از میرٹھ

مخدومنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیضہ

السلام علیکم۔ حتی الامکان اصلاح ندوہ مین کوشش بلیغ کی گئی ہی بعد اسکے جو حال ظاہر ہوا جبتک کامل طور

اطمینان نہوگا تب تک ہم شریک نہوا وینگے ورنہ آپسی درخواست شرکت کرینگی اطمینان فرمائیے۔ آپکا خیر طلب صوفی جان عفی عنہ

ردیف ظ

(۵۴) نامہ جناب مولوی ظہور احمد صاحب بیتھوی

معدن علوم سبحانی مولوی عبد الوحید صاحب دام مجدہ

رسالہ فغان سلام مصنفہ محب مشاہدہ نمودم طبیعتم را مسرت حاصل گردید ترقب کہ باستیصال مفسدان و بارشاد مضلان کوشش نمایند و این امر مہم را الخوبی انجام دہند۔

(۵۵) تحریر جناب منشی ظہور الحق صاحب قادری مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

ندار ندوہ کا آزادی پر ہے وہ آزادی جو اسلام کے مخالف نقیض عقیدہ خصوصًا مین حنفی اہل سنت اور ندویہ و نیچریہ و وہابیہ نجدیہ و شیعہ کا مین جانی دشمن ہون سے ایکہ تو درر ہ او قرب خدا و آبرو بر در مخلوق چرا می طلبی۔

(۵۶) نامہ جناب مولوی سید ظہور اللہ صاحب از ٹونک

بخدمت اقدس حضرت مقدس سیف دین سید المرسلین مولانا احمد رضا خان صاحب دام ظلہ بعد سلام مسنون گذارش ہی ہین حضور کا نہایت درجہ شکر گذار ہون کہ اپنے رسالہ سوالات حقائق بر ندوہ العلما خوب ہی ارقام فرمایا۔ اسکا جواب دینا محال ہی۔ جملہ سوالات حق ہین ندوہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہوگا۔ اگر وہ تسلیم نکریگا تو سوا رسوائی کے اوسکو چارہ نہوگا۔ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۴ سید ظہور اللہ از ٹونک

ردیف ع

(۵۷) تحریر جناب مولوی عبد الباری نعمانی حاجی پوری وکیل مجلس اہلسنت

بسبب قول دہمیان ندوہ ندوہ ابھی بچہ ہوا ور ظاہر ہی کہ بچون کے قول و فعل کا اعتبار نہیں بہر حال نازبرداران ندوہ کی خدمت مین عرض ہی کہ اوس بچہ یعنی ندوہ کو بہت لا یعنی یعنی خلاف عقائد حقہ سے باز رکھکر ملت اہلسنت وجماعت کی گود مین دلویں تو اوسکی پرورش بجا دانیہ ...

کیا خوب ہوتا کہ ندوہ اہلسنت سے اختلاف نہ کرتا اور مصداق ؎ گر بر سر و چشم من نشینی ؎ نازت بکشم کہ نازنینی ۔ ۱۲ بُنتا۔

(۵۸) نامہ جناب مولوی عبد الحق صاحب مدرس مدرسہ علی آباد ضلع بارہ بنکی رکن ندوہ

عالم اجل فاضل اکمل مولانا و مخدومنا حضرت حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم آداب نیاز کے بعد یہ حقیر بھی انجمن ندوۃ العلما کا ایک ممبر اور علمای اہلسنت کا کفش بردار ہے۔ دو تین ہفتہ ہوئے کہ مکرمی منشی محمد مظہر الحق صاحب نائب الریاست عثمانپور ضلع بارہ بنکی نے ایک رسالہ سرگزشت و ماجرای ندوہ مجھکو مرحمت فرمایا۔ کچا چٹھا انجمن مذکور کے صدر نشینان و علمائی عظام کا دریافت ہوا جسنے فقیر کو تذبذب مین ڈالدیا ایک عریضہ ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین برای رفع شکوک ابلاغ کیا موصوف نے بجواب عریضہ صحیفہ ہمراہ ۲۴ علمای اہلسنت پر طنز و تشنیع مین تحریر فرمایا اور نیز دو رسالے ارشاد کملا و قول فاصل عنایت کیے جس سے میری کچھ بھی تسکین نہین ہوئی۔ پھر عریضہ روانہ کیا ہے جواب سے ہنوز مستفیض نہین ہوا۔ اب حقیر ملتجی ہے کہ مبارک ۱۲ قدس انجمن اہلسنت کی فیس شرکت سے آگاہ فرمایئے کہ ابلاغ کرون۔ ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ

(۵۹) نامہ جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی از بنارس

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ تینون رسالون کے مطالعہ سے نہایت تازگی حاصل ہوئی جناب من تعقب ندوہ مین رسالے تو تینون اچھے ہین۔ لیکن جیسا کہ حامی شرما جی خیریہ ندوہ تھا ویسا اُنکے سوالات حقائق نما نے خوب اُنکے ناک مین دم کیا۔ والحمد للہ علی ذلک۔ اس ندوہ کا صدمہ تو احقر کے دل پر بھی بہت تھا۔ لیکن قلت سامان عدم اطمینان سے چپ تھا۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے اسکو خادم بہت سے علما کھڑے کر دیے۔ ندوہ کے ذریعہ سے بہت سے فساد پھیل گئے ہین اسنے بہت لوگون کے عقائد کو خراب کر ڈالا ہے۔ اسکے فتنو نکا سدباب ضرور ہے۔

عبد الحمید پانی پتی از بنارس ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

(۶۰) تحریر جناب محمد عبد الحمید صاحب حنفی قادری مدرس مدرسہ حجر ہوہ

جب تک ندوہ خود اپنی اصلاح نہ کرے اوسکی شرکت ناجائز ہے۔

(۶۱) نامہ جناب محمد عبد الحی صاحب از کانپور قریب مطبع نظامی

جامع الفضائل والکمالات واقف الاحادیث والآیات حضرت اقدس سیدنا و مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالے۔

بعد عرض تسلیم بعد تعظیم عرض ہے کہ ندوہ سے جو طوفان بے تمیزی اوٹھا تھا اور جس نے بہ سعی مولوی شبلی اور تحریک سر سید احمد خان تمام مسلمانوں کو اپنے عقائد اور یقین حقانیت مذہب اہلسنت وجماعت مین سست کرنے کا عزم کر لیا تھا الحمد للہ حضرت والا کی سعی سے وہ طوفان فرو ہوتا معلوم ہوتا ہے اور کچھ امید ہوتی ہے کہ گویہ بادی اہل اسلام کا ذریعہ قرار دی گئی تھی مگر اصلاح ہوکر مسلمانونکو فائدہ پہونچانے والا ہو جائے۔ اکثر لوگ جو شریک ندوہ ہین وہ اسکی حماقتون پر مطلع ہو گئے مگر افسوس بعض ہٹ اور ضد پر جمے ہوتے ہین خدا تعالی اونکو بھی راہ راست پر لائے۔ اور مخالفین اسلام اسمین سے خارج ہون اور علمای اہلسنت وجماعت کے اختیار مین ہو اور اس سے مسلمانون کو نفع پہونچے اور آپکی سعی وکوشش کا پورا پورا اثر ظاہر ہو۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ رسائل اور مضامین اسکے طبع اور قلمی لکھوانے اسکے بارہ مین طبع ہوئے ہین اونکی قیمت سے آگاہی ہو تو بارسال قیمت طلب کر لیجائین۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳ھ

(۶۲) نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب نقشبندی شافعی از بنارس

بخدمت حامی دین مصطفے جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب مد اللہ ظلہ العالے

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسائل اربعہ مرسلہ آنجناب اس احقر اور نیز جناب مولوی عبد الحمید صاحب کے پاس پہونچے مجملا اسوقت عرض کرتا ہون کہ ہم دونون کو جناب کی راے سے اتفاق ہے۔ ۲۹ محرم ۱۳۱۷ھ

(۶۴) نامہ جناب مولانا مولوی عبد السلام صاحب قادری جبلپوری سابق اراکین ندوہ

مخدومی ومکرمی جناب مولانا المعظم مولوی حکیم مومن سجاد صاحب زادت شفقتکم۔

پس از اہدای ہدیہ سلام مسنون اشتیاق مشمول ملتمس سامی آنکہ رسائل ستہ اعنی فتاوی السنہ وفک فتنہ مظہر الحق حشوہ مزق شرارات ندوہ مراۃ الندوہ وسہ اشتہارات در بارہ مرسلہ آن مخدوم بعد صدور وشرف وصول باعث نضرہ ومسرہ موفور۔ وسبب حصول مامول ہوئے۔ چونکہ دین فروشان ندویہ نے اپنی عیاری ومکاری سے تو اکثر سفہاء ہند کو صید دام تزویر کیا۔ مضامین ابلہ فریبی سے تسوید اوراق کرکے ظاہری ٹیم ٹام بنا کے اہتمام ازدحام عوام کالانعام کا اشتہار دے دے کے آزادوں کو منہ بنیو نکو اپنی کا ذبہ کا مشغوف وشیفتہ وفریفتہ بنا لیا۔ آزادان وبوالہوسان زمان لطلب حب جاہ ومال بدست القلوب ہو رہے ہیں۔ دنیا کی طلب وجاہ ومال کی شغفت میں سائق تحقیق مسائل وتکمیل دین کے غیر شائق ہیں۔ ندوہ میں حضوری وشرکت وشمولیت کو ایک نعمت کبرے وباعث افتخار وسبب اعتبار وانتصار جانتے ہیں بعض صلحاء مومنین کہ جو سیدھے سادے مسلمان اور پکے سچے مومن ہیں باثر صحبت وتوانس وتحریص مذبذبین سے اونکا بھی میلان طبع جانب ندوہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ اس فقیر کی چند روزہ غیبت میں مسلمانان جبلپور کی نہایت وانقلاب کے اسباب وسامان مذبذبین کیطرف سے پورے طور پر مہیا ہوچکے تھے۔ کہ بحمد اللہ تعالے وربعونہ فقیر کا یہاں پہونچنا۔ اور ایضاح حق واظہار واثبات مفاسد وشناعات ندوہ۔ واتباع سنت واتفاق واتحاد باہل سنت کی مواعظ بذاکرے کے دہوم دہام مچ گئی فقیر اہلسنت کی فہمائش اور مذبذبین کے ایرادات کا دفع اور ہفوات باطلہ وخیالات لاطائلہ کا ازالہ وابطال ہر وعظ میں باحسن وجوہ کرتا رہا پھر اسی اثنا میں رسائل مرسلہ آنمکرم کے شرف وصول ہوئے جاء الحق وزہق الباطل کا پورا فائدہ دکھلایا۔

اکثر منکرین اب اس فقیر حقیر کے مطالعہ رسائل سامیہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ایک دہوم دہام مچگئی ہے غالباً عنقریب ہر رسالہ کے متعدد نسخے خاصکر فتاوی السنہ کے اکثر نسخے بارسال قیمت مطلوب ہونگے۔ فتاوی السنہ کی اشاعت تو ہر شہر ودیار میں عام طور پر مزید

ولایدہی اورا ماجد واخیار وعلماء کبار کی مواہیر تو او سپر جسقدر زیادہ ثبت ہونگی اوتنا ہی وہ فتوی معتمد ومسلم ومقبول ہوگا انجمن جبلپور کا حال تو غالبًا آنکرم کو معلوم ہوگا اجانب واغیار ولامذہبونکا سمین دخل کامل وتصرف قوی ہی یہ انجمن ندوہ کی نہایت گرویدہ وجان نثار ہی۔ یہان سے اہلسنت کو ورغلانے کے ندوہ کی فریفتہ بنانے کے لیے ساعی وکوشان۔ لہذا مامول از مکارم عنایات آنکہ ہمیشہ مجلس متبرک علماء اہلسنت نصرہم اللہ تعالی کی بشارتون سے مسرور فرماتے رہیے اور کار لائق سے ممتاز کیجیے السلام علیکم وعلی من لدیکم۔ از ین فقیر واز سائر طلبا ورفقاء واحباب بحضرات کبراء اہل سنن سلام بصد نیاز واکرام ہدیہ فرمایند۔

راقم اثم اذل خدام علماء اہلسنت فقیر حقیر گمنام خاکپا محمد عبدالسلام جبلپوری سلمہ اللہ تعالی من الذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون۔ از بلدہ جبلپور متصل مسجد کوتوالی تاریخ ۱۵ شوال المکرم ۱۳۱۴ھ

(۶۲) نامہ جناب مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ وغیرہ ردوہابیہ از میرٹھہ

جناب مولوی مومن سجاد صاحب مہتمم مجلس ومطبع اہلسنت دام الطافہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب کا فتاوی اسنہ پہونچا چاہا کہ اوسکو دیکھون نہ دیکھ سکا۔ اور عقیدہ مین میرا وہی دین وملت ہی جو کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب تحریر فرما چکے ہین۔ اسوقت بھی میری آنکھ کام نہین دیتی مگر جناب کے رفع انتظار کے لیے لاچار لکھنا ضرور ہے۔ ۱۰ رمضان ۱۳۱۴ھ عبدالسمیع از کمپ میرٹھ۔

(۶۳) دیگر

محقق مدقق موید عقائد سلف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ جس جلسہ مین خاص پانچ آدمی خلوت مین تھے مجھسے مولوی محمد علیصاحب ناظم نے فرمایا کہ بس دو ہی آدمی تو غیر فرقے کے ایک شبلی وہ تو غائب ہی رہتے ہیں تو یہ نامہ لکھوادون دوسرے محمد ابراہیم آروی وہ کالعدم ہی کبھی شریک ہوتا ہی کبھی نہین مین نے کہا کہ اونکو آپ الگ کرین کیون اپنی جماعت مین تفرقہ ڈالا ہی فرمایا ایک ترکیب سے الگ کردونگا جب یہ بات قرار پا چکی تب مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تار دیا گیا کہ ندوہ آپکو بلاتا ہی

اور آپکی اصلاح کو مانتا ہی اوسکی جواب مین اونھون نے مولوی منور علیصاحب کے ہاتھ یہ ارشاد فرمایا کہ جب تک ہماری بھائی دیوبند یونکا قافلہ شریک نہوگا ہم شریک نہو نگے یہ خبر صحیح ہے اور اس سے پہلے ناظم صاحب کی نام خط مولوی محمد حسین صاحب کا آچکا تھا آپ مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور ندوہ مین شریک کرین چنانچہ ناظم صاحب لینی کو گئے مگر دیوبند تک پہنچے تھے وہان کے مولویون نے کہا کہ ندوہ کا وقت کم رہا ہی گنگوہ جانے مین پانچ دن لگینگے وہیں جاؤ بنا ءعلیہ واپس آئے یہ بیان ناظم صاحب کا ہی۔ دوسرے آدمی یہ لکھتے ہین کہ اونھون نے اعتراضات کئے اور کہا کہ اگر ہمارے اختیار مین ندوہ رکھو تو سال آئندہ مین شریک ہونگے عبد السمیع ۱۱۔ شوال ۱۳۱۴ھ

(۶۵)

دیگر

جناب مستطاب محقق مدقق مؤید عقائد سلف ذی شرف جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دامت افاداتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ مولوی حقانی صاحب و ناظم و مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب وغیرہم میری پاس تشریف لائے اور پھر مین بھی بطور مکافات اون کے پاس حاضر ہوا سب مجھے لکھتے ہین کہ ہمارے فریق سے اگر کسینے کچھ خطا کی ہو تو ہم توبہ کرتے ہین بعض نے کہا کہ شبلی بہت اچھی نماز پڑھتا ہی اور اوسکی سیرۃ النعمان علماء عرب نے پسند فرمائی اب اوسکا ترجمہ عربی ہوگا میری حالت یہ ہی کہ نہ مین نے سیرۃ النعمان دیکھی اور نہ اہل ندوہ نے اپنے رسائل کتب دیئے جنکو مقامات ضرورت سے دیکھ لیتا آپکے رسائل بندہ زادہ میان محمد صاحب سلمہ نے دیکھے ہین اونکا خط رام پور سے آیا ہی کہ اہل ندوہ کا قول ظاہر مین جیسا چیتا معلوم ہوتا ہی درحقیقت نتیجہ بد رکھتا ہی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اون کے رگ و ریشہ سے واقف ہین۔ عبد السمیع ۱۲۔ شوال ۱۳۱۴ھ۔

(۶۶)

دیگر

بخدمت سراپا برکت محقق مدقق ناصر الاسلام جناب مولانا احمد رضا خان صاحب قادری دامت افاداتہم وافاضاتہم۔

بعد تقدیم ہدیہ سلام التماس مرام آنکہ صحیفہ شریفہ بصحابت مولوی محمد حسین صاحب صادر سوا

لیکن اوسوقت بندہ مجلس ندوہ مین دو گھنٹہ شریک ہوکر واپس آچکا تھا۔ اگر روز یکشنبہ آٹھ بجے
بھی والا نامہ مجھکو ملجاتا تو خداع اس فریق کا کہ اقرار کرتے ہین پھر وفا نہین کرتے مجھپر کھل جاتا۔
مین ہرگز شریک نہوتا۔ اور قصہ میری شرکت کا یہ ہی کہ اول جسروز اصحاب ندوہ میرٹھہ مین آئے
ہین اوسروز مولوی عبد الحق صاحب دہلوی میرے پاس آئے اور دیر تک بات ہوئی رہی
جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ہمارے رسالو نمین جو عبارتین ہین ہمارا وہ معقتد نہین جسپر اعتراض ہی۔ دوسرے دن
مولوی محمد علی صاحب ناظم بھی دیر تک مکالمت رہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ہمارے ندوہ مین فقط دو آدمی
ہین جنمین کلام ہی سو مولوی شبلی سے مین توبہ کرالونگا اور مولوی ابراہیم آروی کو علیحدہ کردونگا
لیکن پسر بھی جلسہ اول و دوم دونون مین شریک نہوا دوسرے دن چار علما بعد ظہر میرے
پاس آئے ایک عبد الجمیل ولایتی تھے یہی صاحب مجھسے محرک شمول جلسہ ہوئے مین نے کہا
کہ مین ایک ناچیز تمہارے ندوہ مین نہوا نہوا۔ یہ خیال جانے دو۔ کہا سب کی نظر اسپر پڑتی ہی
کہ عبد السمیع کیون شریک نہین۔ ہر کوئی پوچھتا ہی کہ وہ کیون نہین آئے اصحاب ندوہ کو سخت ملال
ہوتا ہے ہم آپکو محض اسلیے کہ کوئی یہ حرج نہ کرے کہ وہ کیون موجود نہین لیے جاتے ہین نہ ہم آپسے
کچھ پڑھوائین نہ کچھ اور تکلیف دین تب مین نے کھلکر کہدیا کہ شبلی صاحب کی توبہ ہوجائے تو
آؤن تب وہ چلے گئے جب رات بیس پچیس ثقات مین توبہ اونھون نے کراوے الحاصل مجھکو ثابت
ہوا کہ شبلی صاحب نے توبہ کی لیکن اگلا دن روز یکشنبہ ہوا تب بھی مین نہ گیا۔ تب خود ناظم صاحب
مع مولوی عبد الجمیل صاحب مینہہ برستے مین گاڑی لائے مین نے انکار کیا تب اونھون نے
دوستانہ ناز ظاہر کرکے فرمایا کہ ہم آپکو جبرًا لیجاینگے مین نے کہا لا اکراہ فی الدین ناظم صاحب نے
فرمایا ہم رات توبہ لیچکے ہین بیس پچیس آدمیونمین مین نے کہا توبہ چھپ بھی جائے فرمایا مین چھپوا دونگا
یہ کہا اور میرا ہاتھ پکڑکر کھڑے ہوئے کہ بس اب دیر نہ کیجیے مین ندوہ کو بیچ مین چھوڑکر آرہا ہون
توبہ لکھی گئی اب چھپا بھی دونگا۔ انجام کار مین وہان پہنچا۔ مفتی لطف اللہ صاحب نے بہت الطاف سے
مصافحہ کیا۔ اور یہ فرمایا کہ مین اور میرا جلسہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہی مین نے عرض کیا میرا نہ آنا بھی
اللہ کے واسطے تھا۔ اور اب آجانا بھی اللہ کے واسطے ہی کیونکہ ناظم صاحب ندوہ نے وعدہ
طبع کرانے توبہ کا کیا ہے۔ جناب بہی ناظم صاحب سے فرمادین کہ توبہ چھاپ دین۔ پھر مین واپس اپنے گھر

بعد اتمام جلسہ آگیا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے رسائل جناب کو مین نے دیکھے واقعی اپنی اصلاح مین کوئی دقیقہ سعی کا باقی نہین رکھا حق سبحانہ اس نیت خیر کی جزا عطا فرمائے۔ عبد السمیع روز پنجشنبہ ۱۲۔ شوال ۱۳۱۸ھ

(۷۰) والا نامہ حضرت مولانا مولوی حاجی رشید شاہ محمد عبد الصمد صاحب مودودی چشتی نظامی فخری۔

حضرت معین الاسلام والمسلمین قامع اساس الملحدین مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ کالانعام فقیر بعد سلام خیر اسلام مکلف ہے مین آج ۲۸۔ ماہ مبارک کو جھانسی مین ہون جناب والا کا عنایت نامہ کے فتاوے مطبوعہ مکتوبہ سے پہنچا غایت مرتبہ کا ممنون ہوا۔ مین نے جو کچھ ناظم ندوہ کی خدمت مین لکھا ہے اور اونھون نے اوسکا جواب عنایت فرمایا ہے سب پھپوند مین ہے آج مین کارڈ پھپوند کو لکھتا ہون جس حکیم صاحب وہان سے روانہ کر دینگے استفتا دستخط کر کے واپس کرتا ہون مجھکو مولوی سید شفاق حسین صاحب سے تعجب ہے کہ اونھون نے باوصف ظاہر ہوئے شناعتون اور

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا	نامہ ناظم ندوہ
مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۳ھ	مورخہ ۱۶ شعبان ۱۳۱۳ھ
حضرت مکرمی دام مجدہٗ	بخدمت شفیقی و محبی زیدت شفقتہ و محبتہ۔
فقیر بعد سلام مکلف ہے میرا قصد ان ایام مین وطن کا نہین جس وقت سے یہ جلسہ ندوۃ العلما کا مقرر ہوا ہے مجھکو مولوی صاحب قبلہ سے شرف ملازمت حاصل نہین ہوا جو مین قیاس کر سکتا کہ میری تحریک کا کیا نتیجہ کا یا مولوی صاحب قبلہ کے اس جلسہ کی نسبت کیا راے ہے مولوی صاحب قبلہ نفس جلسہ کے ہرگز مخالف نہونگے ہان اوسکے بعض اغراض ہا جنکا اظہار ہوا بلا مضرت دینی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وقت مفارقت سے بوجہ عدم دریافت خیریت مزاج شریف ایک خیال ہے مجھے معلوم ہوا تھا کہ شاید آپ بجانب وطن تشریف لیجانے والے ہین اوس اطراف مین ہمارے مکرم جناب مولوی عبد القادر صاحب بدایونی جو ہر اعتبار سے ایک اعلی درجہ پر ہین ضرور انکو ہماری طرف متوجہ فرمائین خصوصاً اس موقع پر کہ جلسہ آیندہ غالباً بانس بریلی مین ہو تو جناب مولوی صاحب کی شرکت ضرور ہے۔ اسوقت تک

تباعقون ندوہ کے پھر اہتمام بریلی مین ہونے کا کیا والسلام خیر ختام۔

حضرت معظمی حامی السنہ ماحی البدعہ مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ برکاتہم

تقیر بعد سلام مسنون مکلف ہی حضرت نے میری تحریر کی نسبت چھپنے کے واسطے ارشاد فرمایا ہے میں یہ چاہتا ہون کہ اس جلسہ تک انتظار کر لیا جائے اور دیکھا جائے کہ حضرت ناظم کچھ اصلاح کرتے ہین یا نہین اگر نہین تو ضرور چھپوا دیجاویگی۔

(۱۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مخدومی مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہ وعم فیضہ

تقیر بعد سلام مسنون و شوق ملازمت مکلف ہی آج دہم شوال چہارشنبہ کو والا نامہ رجسٹری شدہ آیا ممنون و مشکور ہوا مخدوما میری غیبت مین حضرت قبلہ و کعبہ کا ایک کارڈ میرے نام آیا میرے اعزہ و احباب نے محض خالصاً للہ اوسکی نقل ناظم کے پاس روانہ کر دی خصوص مکرمی مولوی مومن سجاد صاحب نے اس خیال سے کہ ناظم کو یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت قبلہ و کعبہ اور اون کے توابع صرف ندوہ کی اصلاح چاہتے ہین نہ اوسکا توڑنا اور خراب کرنا اور مجھکو بھی جہانسی مین مضمون کارڈ اور اوسکی نقل روانہ کر دینے سے اطلاع کر دی اور چونکہ حضرت مولانا صاحب قبلہ کے الفاظ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

بالتخصیص جناب مولوی صاحب کو نوبت تحریک نہین آئی مبادا کسی کی غلط بیانی سے جناب مولوی صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہو آپ بخصوص مولوی صاحب کو ٹھیک اور سچی کیفیت اور اصلی و حقیقی غرض سے واقعی طور پر مطلع کرین اور مصالحت اوران تمام کے شریک کرنے کی مصلحت جیسی آپسے عرض کیگئی اچھی طرح سمجھا دیجیے ہمارا مقصد اصلی جب حاصل ہو سکتا ہی۔

جواب از حضرت مولانا

اور طرز اور ترتیب پہ کلام ہوا ورنہ شاید بعض قیود پر گفتگو ہو لہذا مین اپنی تحریک بتوسط تحریر بھی بے سود جانتا ہون اسوجہ سے مستدعی ہون کہ مین معاف کیا جاؤن والا نامے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس تبہ یہ جلسہ پانس بریلی مین ہوگا میرا دل چاہتا ہی کہ کچھ عرض کرون جس مقام پر یہ جلسہ منعقد ہو اوس سے پہلے ارکان جلسہ کو اس امر پر غور کر لینا ضروری ہے

الفاظ مثبر کہ مصلحانہ ہین نہ طرفدارانہ ہین بھی اوسکو غیر مناسب نہ سمجھا لہذا مین بعینہ نقل کرتا ہون ۔

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

کہ آپ حضرات اسکے رکن ہون کہ صلاح حسن درجہ کی مد نظر ہے اوسی طبقہ اوسی درجہ کے مصلحین درکار ہونگے اور اس نظر سے مولانا ہمارے مقصد کے اعلے رکن ہین ۔ محمد علی ناظم ندوۃ العلما ۔

دیگر

مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

بخدمت شریف مجمع الفضائل والکمالات زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واقع مین آپکی رائین ہر طرحسے قابل و واجب التعمیل ہین نہایت سنجیدگی و متانت کی ساتھ جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہی نہین ہے بلکہ اسکے ساتھ ہی آپکی دلچسپی اس جلسہ کے ساتھ بخوبی ثابت ہوتی ہے مولانا جلسہ بانس بریلی کی نسبت جو وجوہ مانعہ آپکے نزدیک ہین یہی وجوہ ہین جو مجھو ابتک وہانکی دعوت قبول کرنے مین تامل مین ڈال رہی ہین ورنہ ہمارے ممبران انتظامیہ جلسہ رائے سے اسے منظور کر چکے ہین اور ڈپٹی اشفاق حسین صاحب کی کوشش بے انتہا اسکے علاوہ بہرحال اب جلسہ بانس بریلی مین ہوتا

جواب از حضرت مولانا

کہ جلسہ کے وہان ہونے سے کیا منفعت ہوگی اور جلسہ کچھ مضرت تو نہین پہونچیگی ۔ اگر منفعت اوسکے مضرت پر غالب ہو تو بھی مضائقہ نہین ۔ مین چاہتا ہون کہ نفع کچھ ہو یا نہو مگر ضرر کسی قسم کا نہو بانس بریلی ایسا مقام ہے کہ جہان اس سے بہت بڑے مخالف جناب مولوی احمد رضا خان صاحب موجود ہین اور یقین ہو کہ جناب مولوی صاحب قبلہ بھی اونھین سے متفق ہونگے اور دوسرے مخالف مولوی لطف اللہ صاحب رامپور مین موجود ہین مجھکو بالتحقیق معلوم ہوا کہ وہ بھی مکدر ہوگئے اور یہ حضرات مشاہیر سے ہین ان حضرات کی مخالفت کی حالت مین اکثر روسا بریلی و بدایون ورامپور شریک نہونگے اور شاید کسی وجہ سے تحریر کی نوبت آجائے اور یہ امر بہت ضرر کا باعث ہے اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ بریلی مین جلسہ ہو اور کچھ ضرر بھی نہو تو میرے نزدیک آپ خود مع مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی بریلی تشریف لیجائے اور مولوی سید اشفاق حسین صاحب کے مکان پر ایک جلسہ مقرر ہو اوسمین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اور مولوی صاحب قبلہ کو

مکرمی معظمی مولانا سید عبدالصمد صاحب زاد برکاتہم۔
بعد سلام مسنون کے ملتمس عنایت نامہ موصول ہو کر موجب سرور موفور کا ہوا۔ مین دل سے بہتری خواہ جلسہ ندوہ علمائی اہلسنت کا ہون خدا ے تعالی کرے کہ ناظم ندوہ اور ارکین اون کے اوسکو محدود بر طریق اہلسنت کرین اور آفت رفض و نیچریت کی علیحدہ کردین بریلی وغیرہ مین اہلسنت روافض و نیچریہ کو نہایت خوشی اپنی شرکت کی ہی کہ رودداد ندوہ نے اونکو امیدوار کردیا ہی کہ اہلسنت کی مذہب مین رفض اور نیچریت ایسا ہی جیسا اختلاف حنیفت اور شافعیت مین پس اونکو گمراہ اور کافر سمجھنا چاہیے اور تبرا اور سب اصحاب کرام و ازواج مطہرات کو اہلسنت کی نزدیک بیجا ہی مگر ایک امر ضعیف اور سہل ہی اس قابل نہین ہی کہ اوسکی بنا بر روافض سے علیحدگی کیجاتی

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

ہوتا معلوم ہوتا ہی لیکن اسکے ساتھ اصلاحات بھی ضرور ہے جناب مولوی عبدالقادر صاحب فی الواقع اس جلسہ کے خلاف نہین ہو سکتے ہان اوسکے بعض اغراض جنکا پورا ہونا بغیر مضرت دینی غیر ممکن ہے بیشک ہر مسلمان کے مخالف ہین جناب مولوی صاحب کی شان تو بہت ارفع ہے لیکن وہ کون سے اغراض ہین جنکے پورا کرنے مین مضرت دینی لازم آتی ہی ہماری غرض ایسے ایسے مقدس حضرات کے شریک و تکلیف دہی سے محض یہی ہے کہ جو غلطی ہو وہ ایسے انفاس متبرکہ کی برکت سے دور ہو جائے علی ہذا القیاس طرز و طریقہ و ترتیب و قیود وغیرہ کی بھی اصلاح پیش نظر ہے۔ ہان ان باتون کا تذکرہ و تحریک صرف بذریعہ تحریر ٹھیک نہین

جواب از حضرت مولانا

اور گفتگو کیجائے یہ تو میرا خیال ہرگز نہین کہ یہ جلسہ بہیئت مجموعی سالم رہی اور یہ حضرات شریک ہو جائین بلکہ جس امر کے تغیر و تبدل کو فرمائین اوسمین غور کیا جاتے کہ ان بزرگون کی رائے قابل تسلیم ہی اور اون کے شریک کرنے مین نفع زائد ہے اور نفع مین بھی عموم کا لحاظ کیا جائے تو تسلیم کیجیے

الٰخ سید عبدالصمد

دیگر

مورخہ ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ

ص
ہے بلکہ نفع اسکے عموم سے مراد جلسہ کا عام کر دینا ہی
باطرفنہ ہونی کی ترقی [illegible] کا لاکسے کہ صرف دینی
منافع [illegible] دینی [illegible] ہون۱۲

پس اس کید سے دو ہزار دن غریب سنی جاہلونکو شکار رفض اور نیچریت کرنا چاہتے ہین۔
ناظم ندوہ کی نیت گو خیر ہو لیکن بیان اونکا نہایت موہم مرام اور مستلزم خلاف عوام ہی مجھکو معلوم
ہوا کہ جلسہ بریلی مین مقرر ہو چکا ۱۸ شوال مقرر کر دی افسوس مین یہ چاہتا تھا کہ یہ جلسہ شروع ذیقعدہ مین
ہو کہ مولوی لطف اللہ صاحب بھی جو تعطیل مین وطن کو جانے والے ہین شریک ہون اور اصلاح
ہو جاویگی لیکن چالاک لوگونکی مصلحت کے خلاف تھا اب مین ارادہ سفر کرتا ہون اور آپ سے ملتجی
ہون کہ آپ بھی تکلیف فرما کر ۱۶ شوال تک بریلی تشریف لاکر مولانا احمد رضا خان صاحب سے
ملکر حکیم صاحب اور ناظم صاحب کو آمادۂ اصلاح تایید مذہب اہلسنت و تغییر مقاصد موہمہ پر فرمایئے تو

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

جناب مولوی صاحب سے زبانی گفتگو ہونی چاہیے جلسے سے
قبل اسکے کوشش کیجائے۔ اوسکے مقاصد کے
اعتبار سے ہمیشہ مطلق اختلاف اوسکے
مقصد کے خلاف ہی۔ پھر اوسکا پیدا
کرنا چہ معنے دارد منشاء اختلاف جہانتک آپ
صحیح پتہ لگا سکین ہم نہایت شکرگزاری سے اوسکو
اوسکو تلقی بالقبول کرکے اوسکے رفع کی کوشش
جلسہ اگر بہیئت مجموعی قایم رہا تو تعمیم نفع کی امید ہے

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

حضرت مخدومی معظمی مولانا ناظم ندوۃ العلماء دام مجدہ
فقیر بعد سلام مکلف ہی والا نامے سے فقیر کو
شرف حاصل ہوا۔ اور اسکو بھی مین اپنی عزت
سمجھتا ہون کہ میرے بعض ملتمسات کو حضرت نے
قابل لحاظ اور لائق قبول خیال فرمایا بریلی مین اس
جلسہ کے ہونے سے جو خدشات میرے پیش
نظر تھے اونمین بھی آپنے اتفاق فرمایا تھا کہ
اونکی اصلاح کے واسطے سعی بھی مرکوز خاطر ہی
وکان سعیکم مشکورا۔ مین نے جو بعض علمائے کرام
احتراز فرمانے کے بعض وجوہ قیاساً عرض
کیے تھے۔ اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ "منشاء
اختلاف جہانتک آپ صحیح بتا سکینگے ہم نہایت
شکرگزاری کے ساتھ اوسکو تلقی بالقبول کرینگے

میری شکایت جو عدم شرکت عرس شریف وغیرہ کی ہے جاتی رہیگی اس امر مین توجہ ضرور ہے
مولانا یہ ہی عبارت حضرت قبلہ وکعبہ کے کارڈ کی ہمین نہ ایسا کوئی لفظ ہے جو اون سے
مخفی کرنے کے قابل ہو اور نہ کسی لفظ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ تو مولانا احمد رضا خان صاحب کی
بریلی جا کر مذکر ہمین یا تو اون صاحب کی فہم کا قصور ہی جنھون نے آپکو تحریر فرمایا ہی یا ناظم ندوہ کی
نفسانیت ہی جو اونھون نے اس عبارت سے ایسا سمجھا۔ اور اسطور پر ظاہر کیا اور اب گمان
قوی یہی ہی کہ ناظم نے ایسا بیان کیا ہو گا بہر حال سطرف تو للہیت ہی اور جو کیا جاتا ہی اور کیا جائیگا
وہ محض خدائے تعالے کے واسطے مقصود ہے۔ نہ تعصب اور نفسانیت مولانا یہ تو فرمایے میں

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اور نزق مخالفین کی ترقے روز افزون کی بہی
رکاوٹ ہوگی اونکو مردود کہدینا یا لکھدیا گیا اونکو
راہ راست پر لاسکتا ہی میرے خیال مین ہرگز
نہین چنانچہ ابتک اسی قسم کی تدابیر سے کام لیا گیا
جسکا نتیجہ جو کچھ ہوا ظاہر ہے۔ کہ ہمارے اکابر کو
سب وشتم ہوئے اور کیا کیا ہوا اب اگر ہماری
میل ملاپ سے سب وشتم فضیح ورسوائی سربازار
وعدالت کی ذلت وہر قسم کی جنگ وجدل موقوف
تو کچھ برا ہے اور جب تحریرات وتقریرات کا سلسلہ

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

اوسکو رفع کی کوشش کرینگے اور آخر مین تحریر
فرمایا کہ "آپکے نزدیک سمین جو جو نقائص اور عیوب
شرعی ہون اونھین آپ بلارو رعایت بمقتضائے
الدین النصیحۃ ظاہر کیجئے مین کسیطرح نہین چاہتا کہ
اس جلسہ کے ساتھ مخالفت کرون مگر حضرت کی
تعمیل ارشاد نے مجبور کر دیا اور مین نے بھی سمجھ لیا
کہ میرے دل مین جو باتین کھٹکتی ہین اون سکے
ظاہر کرنے کا یہی موقع ہے یہ امر تو ظاہر ہے
کہ عموماً اہل اسلام اور خصوص مسلمانان ہند بہت
پستی کیحالت مین ہین نہ دنیوی حیثیت سے بلکہ دینی
تنزل بھی اونمین غایت مرتبہ کا آگیا ہے ایسے
وقت مین ایسے جلسہ کا قائم کرنا ضرور ہے ایسی
علما کا اول فرض یہ ہی کہ مسلمانون کی اول دینی حالت
کو درست کرین کہ انکی دینی حالت روز بروز

اور میری مدد کیا اور وہ بھی آپ کے واسطے استغفر اللہ من کل ذنب اس زمانہ مین بفضلہ تعالی جناب
والا ایک رکن اعظم مذہب اہلسنت اور علماء اہلسنت کے ہین ہمکو تو بہت کچھ امید آپکی ذات بابرکات سے
ہے اور نفس الامر یہ ہے کہ آپکو میری اور کسیکی عون و اعانت کی حاجت کیا ہے حق سبحانہ تعالے کے
فضل و کرم سے آپ صرف تن تنہا خبائث وہابیہ نیچریہ و روافض کی سرکوبی کے واسطے
کافی ہین حق سبحانہ تعالے آپکو صحیح و سالم رکھے آمین ثم آمین مولانا مین عریضہ خدمت والا
مین روانہ کرچکا ہون اوس سے میرا اچھا کسنی سے واپس آنا اور بریلی مین تاریخ معینہ تک
حاضر ہوجانا ظاہر ہوگا مین نے کل ایک خط مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو اور ایک
مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری کو اور ایک ناظم ندوہ کو روانہ کیا ہے اور اوسمین یہ صرف استفسار ہے

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

موقوف ہو تو اونکی ترویج مذہب معلوم آعزیہ ترقی[عہ]
غیر مقلدین وغیرہ فرق مخالفین طریقہ رد و مدح سے
تو ہہین مگر کبھی نہ کوئی غیر مقلد مقلد ہوجاتا ہے ہماری
شدت اشتغال سے جو وہ اپنے طریقہ نامرضیہ کی
اشاعت مین سرگرم ہین نرم ہوجاینگے آئمہ
دین و اولیاء عظام کو جو سب و طعن ہو رہا ہے
وہ اگر معدوم نہوجائیگا تو کالمعدوم ضرور ہوجائیگا

عہ
اونکی ترقی مذہب کا کون مانع ہے
بلکہ وہ تو نقل مولوی ابراہیم آروی ندوہ مین شامل ہو [illegible]
لکھون حامل ہو نیگا الی آخرہ
اور آپکی متعہ و برائی مذہب کی بھینگا اور آزادی شائع کرینگا
اور ایک مخلوق گمراہی و تذبذب مین پڑیگی
مضمون ثنائی کو دیکھیے ۱۲

جواب از حضرت مولانا

زیادہ تباہ ہے مسلمانون پر ایسا زمانہ بھی آچکا ہے
جسمین لاکھون مسلمان قتل اور شہید کیے گئے
کتب خانے انکے دریا مین ڈبو دیے گئے تاہم
وہ حوادث انھین مسلمانون کی ذوات و اجسام
پر محدود و محصور رہے بقیہ مسلمانون کو کسی قسم کا
تنزل نہ ہوا۔ اس زمانہ مین کہ بظاہر ہر طرح سے
امن کا زمانہ ہے مگر الحاد و آزادی و نیچریت سے
اسلام کو سخت صدمہ پہونچ رہا ہے پس علما کو
مناسب بلکہ واجب ہے کہ ان کے دینی امور کو مقدم
سمجھکر اسلام کی دستگیری فرماکر ایسی کوشش کرین
کہ انکا ایمان و اسلام آزادی سے محفوظ رہے
اور مسلمان سلف کے طریقہ پر قایم رہین کہ اسمین
ہماری عزت اور اسی مین ہمارے واسطے برکت

اس جلسہ مین روداد کی عبارت مین اور مقاصد مین کچھ تغیر و تبدل ہوگا یا نہین دیکھے وہ کیا جواب دیتے ہین اور کس پہلو پر چلتے ہین مجھکو خدا کی قسم اسوقت تک یہی امید تھی کہ ناظم سے یہ چونکہ دیدہ و دانستہ ایسا فعل نہین ہوا بلکہ غلط فہمی سے تو وہ ضرور عبارت روداد مایہ فساد کو بدلینگے اور مقاصد کی بھی تشریح کچھ تغیر کے ساتھ کرینگے مگر حضرت کے سوالات کا جواب جو خشونت کے ساتھ اونھون نے دیا ہی اوس سے میری امید منقطع ہوگی اور معلوم ہوگیا کہ قصداً اونھون نے جال پھیلایا ہی اور صرف وہابیہ و نیچریہ کے ملانے کے واسطے یہ سارا فساد مچایا ہی انشاء اللہ تعالی ہمکو ہی غلبہ ہوگا۔ الا ان حزب اللہ ہم الغالبون والسلام خیر ختام۔

المکلف محمد عبد الصمد دہم شوال چہارشنبہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری۔

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اسیطرح بہت فوائد ہین جنکا بیان کرنا آپکے روبرو آفتاب کو چراغ دکھانا ہی اونکی شرکت گو فی نفسہ معیوب نہ ہو مگر اوسکے بعد نتائج اونپر مترتب نظر آتے ہین جنکی وجہ سے اسوقت نہایت مستحسن بلکہ ضروری معلوم ہوتی ہے بالآخر مین پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپکے نزدیک اسمین جو جو نقائص و عیوب شرعی ہون اونھین آپ بلا

جواب از حضرت مولانا

اور نیز انکو اعمال سے انکے عقائد کیطرف توجہ کرنی مقدم ہے اور ایسا جلسہ بفضلہ تعالے دو برس سے قائم ہوگیا علما بھی جمع ہونے لگے روسا بھی شریک ہونے لگے مگر بدقسمتی سے اس جلسہ متبرکہ کا شروع و شیوع بھی اوسی بلا نیچریت اور آزادی کے طرز و ترتیب پر ہوا جو مسلمانون مین آندہی کیطرح پھیلتی جاتی ہے اور علما کو اوسیکا روکنا اور دفع کرنا مقدم ہے جب علماء کرام کے ہاتھون سے نیچریت اور الحاد کے مبادی ظہور مین آئین تو پھر ہمکو اپنی قسمت کے او بھرنے کا اور مسلمانون کی نیچریت سے بچنے کی کیا امید ہوسکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم

بعد سلام خیر الاسلام مکلف ہی ایک عریضہ روانہ کر چکا ہون اسوقت یہ ضرورت ہی آج مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری کی رکن ندوہ بلکہ وہ بازو ناظم صاحب کے خطوط آئے شاہ صاحب نے خوب لکھا اور ہمارے موافق ہین ندوہ سے اپنے آپ کو وہ علیحدہ کرتے ہین اور اصلاح کے مستدعی ہین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ ایک خاص جلسہ قبل عام جلسہ کے ہونا چاہیے جسمین آپس مین اس مرحلہ کو طی کر لیا جاوے اس جلسہ مین اگر میری ضرورت ہو گی تو مین بھی آسکتا ہون وہ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک خط حکیم اشفاق حسین صاحب

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

رو و رعایت بمقتضای الدین النصیحۃ ظاہر کیجیے تاکہ اگر وہ واقعی پائے جائین تو مین اونکی اطلاع کر کے اون حضرات کے سامنے پیش کرون جو حضرات اسوجہ سے محترز ہین۔

دیگر

مورخہ ۱۳۔ رمضان سنہ ۱۳۱۳ھ

بخدمت مجمع الکمالات مولوی شاہ حافظ عبد الصمد صاحب زید فضلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے عنایت نامے نے دو وجہ سے مسرور کیا ایک تو بمقتضائے الدین النصیحۃ آپنے اپنے شبہات مخلصانہ طور سے ظاہر فرمائے دوسرے کہ اونکو دیکھ کر یہ معلوم ہوا کہ میری اور آپکی خیالات متحد ہین شاید کسی

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

جب علمائے امت محمدیہ و حکمائے ملت احمدیہ نے نیچریت کی ظاہری لطافت و لفریب کو دیکھا اور اسکی باطنی سمی مواد پر غور فرمایا تو اونھون نے اوسکی لطافت ظاہری کے پاکیزہ سمجھنے کو بھی مثل باطنی سمیت کے قاتل ہی مانا۔ ان بزرگان دین نے جب کہ یکایک جلسہ ندوۃ العلما کے (ابتدائی) اشتہار جو علما کی کانفرنس کے عنوان سے مشتہر کیے گئے تھے دیکھے اور اشتہار کی عبارت مین اور کارروائی جلسہ کی تحریر مین اکثر بے ضرورت تمام الفاظ انگریزی ہی مستعمل پاتے اور طرز و ترتیب جلسہ علما بالکل انگریزی نیچری وضع کا قرار پایا ہوا دیکھا۔ ایک کلب کا خاکا بھی کھنچا ہوا آنکھون کے سامنے سے گذرا اور علما کی سینون پر نشان (مارک) کا لٹکایا جانا بھی معلوم کیا تو متحیر ہو گئے

کو بھی لکھ چکا ہون اور جلسہ خاص کی تحریک کر چکا ہون ـ فقط

مولوی ظہور الاسلام صاحب لکھتے ہین کہ یہ مرحلہ تیری ذات سے طے ہوگا میرا وجدان قطعی حکم کرتا ہے اور ضرور سر روئداد کی بعض تحریرین باعث مفسدہ ہوتین انہین اصلاح کیقدر ضرور ہوگی تیرا چلنا بریلی کو ضروری ہے باقی امور کے استفسار کا جواب مین تنہا نہین دیسکتا ـ بغیر ناظم صاحب کے ملے ہوئے کچھ نہین لکھ سکتا ـ فقط ناظم صاحب نے آج تک جواب نہین دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو تکدر زیادہ بڑھ گیا بہر حال جو کچھ ہوا انشاء اللہ تعالی فتح آپکے ہاتھ ہے مولنا آپکا اس وقت سرگرم ہونا اور ندوہ کے اصلاح ہو جانا دین کو بڑی قوۃ کا باعث ہوا مین انشاء اللہ تعالے دوشنبہ کو یہان سے چلونگا اور سہ شنبہ کو تاریخ ۱۶ شوال پہونچونگا حضرت مولانا صاحب قبلہ کو جلد بلوایئے ـ والسلام عبد الصمد از پھپھوند ضلع اٹاوہ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

امر جزئی مین تھوڑی سی مخالفت ہو بین اول تفصیل جواب عرض کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اپنے جو تشبیہ ظاہری پر گرفت کی ہے اوسکی حقیقت مین سچائی اور صفائی مین بیان کرتا ہون آپ پہلے جلسہ کی کیفیت بیان فرماتے وہ جلسہ نہ میرے انتظام سے ہوا نہ کسی دوسرے مولوی کے مشورہ سے ـ علیہ حافظ الہی بخش وغیرہ اوسکے کرنے والے تھے البتہ مین نے اونکو زیادہ منع بھی نہین کیا ـ اسکی جو

[illegible]

جواب از حضرت مولانا

کہ الہی علما کے جلسہ کا یہ طرز اور اونکی دعوت کی یہ تحریر اس طرز کی کیون ہے پھر اندر مجلس کے دیکھا تو یہ باتین پائین کہ کرسیان بچھائی گئیتن میزین لگائی گئیتن پروگرام رزولیوشن وغیرہ اوسی حیثیت اور پابندی کے ساتھ جلسہ کہ انگریزون اور نیچرلون مین جاری ہے ـ تقریر دشمن اسلام اور مسلمانون کی توہین کے واسطے جھوٹے میاں یعنی انگریزونکو جنٹلمین یعنی معزز اور مسلمانون کو اون کے مقابلے مین عوام سمجھنا اور نہ صرف سمجھنا بلکہ چھاپکر شائع کرنا اوسپر طرہ یہ کہ کارروائی جلسہ ایک مشہور رکن نیاچرہ کے ہاتھ ہونا اونھون نے جو پروگرام لکھدیے وہ پروگرام جاری اونھون نے جو رزولیوشن لکھدیے وہ رزولیوشن پاس

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

یہ ہو گی کہ ہال یا کلب وغیرہا فی نفسہٖ بعث کوئی ممنوع
شئے نہین اسلیے اسپر نظر نہین ہوئی کہ یہ امور تمام
ایک فرقہ باطلہ نے اپنے جلسہ کے لیے معین کیے
ہین اگرچہ تشبہ تام کفار سے مجھے طبعی نفرت ہے
اور محل ضرورت مین بھی چاہتا ہون کہ جہانتک
ہو سکے امتیاز و علیحدگی رہے مگر مسامحہ سے
علاوہ خاص خیال بھی اس سکوت کا باعث ہوا
ایک وہ خیال جیسا ہو کہ سرگروہ نیاچرہ کو جو مولویون
گویا عداوت ہی اور ذلیل و پست خیال اپنی کار
روائیون کے سامنے جانتے ہین وہ بھی دیکھن
کہ مولوی ایسا کر سکتے ہین اسیطرح اور غیر مذہب والے
مولویونکو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین پھر ہرگز دینی
کارروائی کو ایسی صورت مین دکھایا جاوے حسین

دین ۱۲ - اف ... وان کی علت ... [illegible] ندوہ مولوی سلیمان صاحب ... جواب ... [illegible]

نفرت کی زیادتی ۱۲ - اگر جلسہ ... عام ہو جاتی ... [illegible] اہل عقیدہ و طبیعت ... ان سرقاتو ... لوجہ نفرت کی ... وہ بیان ... بہت درست ... بھی نفرت بھی [illegible]

جواب از حضرت مولانا

ہونے لگے بلکہ ایک رکن نیچریہ کا ندوۃ العلما
مین ایک رکن ہونا جتی کہ وقت رپورٹ خوانی
شرف نیابت حضرت ناظم اونھین کو حاصل تھا
پھر اہل سنت و اہل ہوا مین ایسا خلط
ملط کہ بعض اہل ہوا کو داخل اہلسنت سمجھنا بلکہ بہت
زور سے متحد المذہب قرار دینا کسی فرقہ کے
واسطے کچھ خصوصیت نہ قرار دینا۔ اب یہ دیکھنا
چاہیے کہ ایسا جلسہ سالانہ غیر مختص المقام
اس طرز و ترتیب کے ساتھ ہند مین مسلمانونکے
نام سے کوئی اور بھی ہوتا ہے۔ یا نہین ضرور
ہوتا ہے اور وہ کون جلسہ سر سید کا اب محکو
دیکھنا ہے کہ اس جلسہ کی کارروائی اور انداز
مین سید صاحب کے جلسہ سے کیا فرق ہے
کوئی فرق نہین مولانا مین۔ تو اس وقت
اس جلسہ متبرکہ کی طرز و طریقہ پر ہی کلام کرتا
اور اوسکو نیاچرہ کے شعار سے ثابت کر رہا ہون
اور اوسکی قباحت بیان کیا چاہتا ہون مضامین
عالیہ کی نسبت جنکو ان دونون جلسونمین تحریرًا
و تقریرًا بیان کیا کچھ بھی نہین لکھتا مگر سید صاحب کی

صاحب ... اربعہ وغیرہ ... مولود ... بکو کا سوال ... [illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اسلام کی وقعت مخالفون کے ذہن مین ہوا اور فی
نفسہ وہ امور ممنوعات شرعیہ سے نہون تو کوئی
ہرج نہین معلوم ہوتا ہے دوسرے جلسہ کی نسبت
آنجناب یہ شبہہ کہ ایک سربرآوردہ بناچرہ سے کار
گزاری پڑہوائی گئی جس شخص کی نسبت آپنے
یہ خیال کیا مین بھی اوس سے پہلے ایسا ہی سمجھتا
تھا مگر ملاقات ہونے کے بعد میرا خیال بدل گیا
اور معلوم ہوا کہ پہلے اوسطرف ڈھل گئے تھے.
مگر اب برا سمجھتے ہین اور ہمارے گروہ مین آنا
چاہتے ہین اسپر آپ یا اور کوئی صاحب کبھی بھی بد
گمانی کرین بہت سی باتون سے معلوم کرچکا ہون
کہ اونکا دل اودہر سے ہٹ گیا ہے مگر افسوس کے

علہ ہمکسی وہابی [illegible] یاد ہائی ہو [illegible] ہان ایسی الفرد [illegible] سکے ہون تو آپکے نزدیک اور ممنوعات شرعیہ [illegible] ۱۲

علہ [illegible] مولوی امانت اللہ [illegible] ندوہ [illegible] ۱۲

جواب از حضرت مولانا

شہادت پیش کرتا ہون جو مولوی محمد سلیمان صاحب
متوطن پھلواری شریف کے مضمون کی نسبت تہذیب الاخلاق
مطبوعہ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۳ نمبر ۲ مین سید صاحب
فرماتے ہین "ندوۃ العلما جناب مولوی محمد سلیمان شاہ
صاحب نے جو بہت بڑے عالم اور سجادہ نشین صوفیہ کرام
پھلواری ہین ایک نہایت عمدہ اور مفید لکچر مجلس
ندوۃ العلما مین دیا جسکی نسبت ہمنے سنا ہے کہ بعض
مولویون نے پورا پڑہنے نہین دیا درحقیقت وہ لکچر
حسب حال زمانہ ہوا اور اسیلیے ہم اوسکو جسطرح کہ نجم الاخبار
اٹاوہ مین چھپا ہے اپنے تہذیب الاخلاق مین درج
کرتے ہین اوس لکچر مین جناب مولوی صاحب نے
نیچریونکا بھی نام لیا ہے مگر وہ بھول گئے جو کچھ اونھون نے
فرمایا ہے اوس سے تو وہ خود نیچری ہی معلوم ہوتے
ہین سے وجد و منع باد صوفی نیچہ کافر نعمتیت پی منکر
می بودن و ہمرنگ مستان زیستن - یہ تحریر سید صاحب کے
مضمون کی نسبت ہے اب مجموعہ کی نسبت ملاحظہ
فرمایئے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے نوین اجلاس
کی روداد مطبوعہ مفید عام آگرہ مین صفحہ ۶۰ پر محمد
شاہ دین پریسیڈنٹ جلسہ بناچرہ کن لفظون سے
اس جلسہ کا ذکر فرماتے ہین "لیکن اسقدر عرض
کرنا شاید بیجا نہوگا کہ ندوۃ العلما کی کارروائی کی

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

ساتھ علیحدہ بھی نہین ہوا ہو کہ بیساختہ تمام رسیان توڑکر ہم مین آملین اور بڑی روک میری نزدیک علما کی یہی بدگمانیان ہین خدا کو منہ دکھاتا ہی کام کا ہی آدمی اگر پورا درست ہوگیا تو میری نیت کا ثواب مجھے ملیگا۔ اوسکے سوا ایک اشد ضرورت مجھے اوٹھین بکھیڑا کرنے کی پڑی اوسی وقت ملاقات پر محول کرتا ہون مولانا اصل یہ ہو کہ ندوۃ العلما کی تائید مین سید احمد خان اور اون کے حواریین نے جسقدر رزولیوشن پاس کیے ہین اور وقتاً وقتاً اوسکی موافقت ظاہر کرتے ہین مین اونکی نیک نیتی پر محمول نہین کرتا ہوا سلئے کہ علما کے ساتھ اونکا دلی بغض وعداوت محتاج اظہار نہین ہی ضرور ہے کہ اسمین خباثت اور بدنیتی ہوگی وہ اسکو خوب سمجھے ہین کہ اگر ندوۃ العلما قایم ہوگیا تو اونکے مذہب کا تار و پود بکھر جاویگا۔ اور شیرازہ جمعیت لٹ جاویگا جس سے اونکی کانفرنس بیکار منتشر ہوکر

ف — ملاقات بھی ... ہوئی ... بھی ... [illegible]

ف — اون کے مذہب کا ... [illegible]

جواب از حضرت مولانا

تفصیلاً ذکر کرنے سے نواب صاحب نے ہمکو یہ نتیجہ نکالنے کی یہ جرأت دی ہے کہ اوستاد زمانہ کے زبردست ہاتھ نے آخرکار ہمارے عالی دماغ علما کی اگر گستاخی معاف کچھ گوشمالی کی ہے جس سے اب امید ہوتی ہے کہ وہ مبارک گروہ ایک شاگرد رشید کیطرح چند مفید سبق سیکھنے کی کوشش کریگا۔ ان بزرگوار کی عبارت سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ علمائے اہل اسلام نے اس جلسہ کا طرز اور ترتیب و طریقہ و طور وغیرہ وغیرہ آزادی سے زمانہ کے موافق اور نیچریت کو مقتضے کے مطابق قرار دیا ہے جبکہ علما بھی یہی طریقہ اور طرز اختیار کرینگے تو کوئی وجہ مسلمانوں نیچریون کے برا جاننے کی اور اون سے احتراز کرنیکی نہ رہیگی اگر اس جلسہ کو اسلامی طریقہ سے یا قدیمی طور سے ترتیب دیا جاتا یا مرتب کیا جاسکے تو کیا ندوہ کے مقاصد مین سے کوئی مقصود فوت ہوجاتا یا ہوجایگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ ترقی تعلیم اور اور اوسکی اصلاح اور نزاعات باہمی کے رفع مین

ف — ... تسلیم ہی اور ... الزام دیا گیا ۱۲ [illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

برباد ہوجاویگی. اسواسطے وہ چاہتے ہین کہ یہ کام
ہی نہ ہونے پاوے اسکی مخالفت کی دو صورتین تہین
ایک تو یہ کہ وہ علم کھلا اسکی مخالفت کرتے لیکن اس
صورت مین تمام قوم اونپر بدگمانی کرتی اور جو سادہ دل
مسلمان اوسکے دام تزویر مین پھنس گئے تھے.
وہ علیحدہ ہوجاتے ہو اسطے اوس طرز کو باران مدعی ندوہ نے
اوسکو اختیار نہین کیا. دوسری صورت دانشمندانہ
یہ تھی کہ موافقت اور تائید کیجاوے تاکہ علما اوس سے بدظن
ہوجاوین اسیکو اونہون نے اختیار کیا آپ فرماتے ہین کہ اوسکی
اس جنگ زرگری کا علاج ہمارے پاس کیا ہے
بجز اس وعدہ الہی کے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم
ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ المشرکون آپنے فرمایا ہے
کہ اس سے مناظرہ کا سدباب مقصود ہے. مولانا ندوۃ العلما
کا یہ مقصد ہرگز نہین کہ بالکل مناظرہ کا سدباب ہوجاوے
اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ احقاق حق و ابطال
باطل مسلما پر واجب ہے مقصود یہ ہے وہ فضیحت کن
مناظرے جن سے کتب مقدسہ کی توہین اور غیر قومونکی
مضحکہ اور اسلام کی کسر شوکت مقصود ہے موقوف
ہوجاوین چنانچہ روداد سال دوم کے صفحہ ۸۰ پر
یہ عبارت لکھی ہے. اس قسم کے نزاعات اوٹھا
دینا چاہیے. جن سے مخالفین دین کو ہنسنے کا موقع ملتا ہے

جواب از حضرت مولانا

کوشش کرنا اور مسلمانونکی صلاح و فلاح مین تدبیر سوچنا
نہ اس طریقہ مین منحصر ہے نہ اس طور مین محصور.
مشہور رکن بیچارہ کی نسبت جو کچھ مین لکھ آیا ہون.
وہ مین نے تعصب کی راہ سے نہین لکھا. بلکہ اسوجہ سے
کہ جب جلسہ کا یہ طرز اور طریقہ قرار پایا اور پھر اون بزرگ کی
شرکت اور شرکت بھی کیسی کہ بہت خصوصیت اور
امتیاز کے ساتھ واقع ہوتی تو اور بھی شبہہ مین
قوت ہوگئی. مین ایک ضابطہ کلی عرض کیے دیتا ہون
کہ جلسہ ندوۃ العلما کی نسبت جو امر پیش آئے اول حرمت
جائز ہونا اوسکا شرع شریف سے نکال لیجیے بعد جائز
ہونے کے دیکھیے کہ اوس جزئی کو ہم قدیم طور
سے برتین اور چھپے مقصود تو ہمارا فوت نہوگا تو
پھر اوسیکو رہنے دیجیے ورنہ مجبوری کے واسطے
طریقہ جدیدہ کے استعمال مین کسکو کلام ہے۔
المختصر جلسے کی ان باتون کو دریافت کرکے بلحاظ
ہو اسے زمانہ و سرایت نیچریت حضرات محترزین کو
کوئی وجہ اس یقین نکرنے کی معلوم نہوئی کہ اس
خلط بحث مین خیر نہین ہے انگریزی طرز
اور ترتیب سے مزید نیچریت کی تقلید ہی اور عدم

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

اور ہمارے علما و معززین کی ہتک ہوتی ہے)
اور اوسی کتاب کے صفحہ ۱ مین ہے (اس سے
یہ غرض نہین کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کیجائے
بلکہ یہ غرض ہے کہ مقتضائے وقت کے موافق ان دونوں
کو عمل کروں) مسودہ دار العلوم کے صفحہ اول مین پہلے یہی
دفعہ ہی کہ (سب سے مقدم یہ امر ہے کہ قوم کی ایسے علما
کی ایک جماعت موجود ہو جو علوم مذہبی مین نہایت اعلے درجہ کا
کمال رکھتے ہون خصوصًا علم کلام مین تاکہ غیر مذہب والون کے
مقابلہ مین اسلام کی حقیقت اور عمدگی ثابت ہو) آجکل جو
نزاعون کی حالت ہے وہ آپ خوب جانتے ہین کہ نفس
مسئلہ سے تجاوز کرکے ذاتیات سے بحث ہونے لگتی ہی اور ایک
دوسرے کے اکابر کو لعن طعن سے یاد کرتے ہین ندوہ ایسی
ہی نزاعون کو روکنا چاہتا ہی۔ اور اسکو سر چشمۂ اصل تغیر کرتا ہے

یہ بالکل غلط ہی جو مفتری دیکھ [illegible]
جلسہ سوم دیکھی ہو اور جسمین مرزا حیرت کی [illegible]
مقاصد الندوہ دیکھی ہو وہ خوب جان سکتا ہو کہ کھلی کھلی [illegible]
بھی ایک یہ خاص مفتری دہلوی مین لکھا ہی کہ مولوی احمد رضا خان صاحب
[illegible] مولوی عبد القادر صاحب کی تصنیف ہے دہریوں کا لفافہ کھل گیا [illegible]
یہ اکابر پر لعن طعن نہین کی اور سب کا زور اب بھی ابھی اپنے خاتمہ ۲۳ رمضان مین [illegible]
دیکھ چکی ہو کہ اب تحریرات و تقریرات کا سلسلہ موقوف ہو اور کوئی
ترویج مذہب معلوم) اور تحریرات و تقریرات کا سلسلہ
بند کرنا اسناد ندوہ مین
نو آور کیا ہی ۔ ۔ ۔

جواب از حضرت مولانا

اہلسنت و اہل ہوا مین وہی بیقیدی اور دہریہ کی
تائید ہے اور ایسے امور سے مضرت دینے کا
وقوع مین آنا کیا بعید ہے۔ پس ندوۃ العلما کی
ایک بزرگ اور عالم کے ناظم سے اور اکثر علما کی
شرکت سے اونکا وہ یقین زائل نہو سکا کیونکہ وہ
اس کون فساد کو جو دفعتہ واقع ہوا اسلام کے
قدیمی طریقہ کے توڑنے کے واسطے ایک مرگ
ناگہانی سمجھی اور مرگ ناگہانی ایسا ہی ہوتا ہے کہ
بظاہر اعضا توانا قوے قوی مگر دفعتہ واقع ہو جاتا ہے
یا یہ خیال کیا ارکان جلسہ مین خلط فاسد غیر طبعی کی طرح
کوئی طبیعی نیچری ضرور پیدا ہو گیا ہے جو اخلاط
صالحہ طبیعیہ مین اپنا رنگ دکھا رہا ہے گو بظاہر
افعال صحیحہ سلیمہ کے صدور مین بالفعل کوئی فتور
نہ واقع ہوا لیکن باطن مین اوسنے ایسا فساد برپا
کر دیا ہے کہ اب آیندہ فعل صحیح و قول سلیم کے
صدور مین کلام ہے اور اوسی وقت علالت بھی
ظاہر ہو جائیگی اور اگرچہ مریض اوسی وقت مریض
کہلاتا ہے جب امور بالا مین فتور واقع ہو لیکن نباض
اوسکو پہلے سے پہچان کر مضرات سے احتراز و احتما کو
عمدہ تدابیر صحت سمجھتا ہی چنانچہ اون نبض شناسان
ارباب دانش نے پھر اسطرف توجہ فرمائی کہ یہ نیچری طبیعی

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

نامہ ناظم ندوہ

فلسفہ جدید کی نسبت آپکا سمجھنا صحیح ہی مگر بدگمانی
نہ فرمایے بعض وقت پوری منشا لکھنے سے رہجاتی
ہو میرا منشا یہ ہی فلسفہ جدید درس مین داخل ہوگا تو
ہمارے علما کو اوسکے رد کیطرف توجہ ہوگی اور بغیر
داخل درس ہوے کیسکو توجہ نہین ہے اور بعینہ یہ
یہ غل مچا رکھا ہے اور شبہات آپنے نصاب عربی یا
مسودہ دار العلوم کی نسبت لکھے ہین۔ نصاب و مسودہ
ابھی تک منظور نہین ہوا ہے وہ درحقیقت اسیواسطے پیش
کیا گیا ہی کہ آپ حضرات اوسپر رائے دین۔ وہ بھی
تحریر کیوقت ممکن ہے کہ بہت سی باتین فروگذاشت ہوگئی
ہون اس بارہ مین جو رائین آپنے تحریر کی ہین وہ نہایت شکر
گذاری کے ساتھ رکھ لی گئی ہین جب مسودہ پر بحث
ہوگی یہ رائین پیش کیجاوینگی اور حتی الامکان اوسکے
موافق اصلاح کی کوشش کیجاویگی۔

[illegible]

[illegible]

جواب حضرت مولانا

انحرافات کن کن اشکال کے امراض کا سبب ہوگا
تو آپ دونون نے مقاصد کلیہ ندوۃ العلما کو اغراض جزئیہ
پر لحاظ فرمایا کیونکہ ترقی تعلیم رفع نزاع باہمی تدبیر
فلاح مسلمین تو امور کلیہ مین جو خارج مین
اپنے جزئیات مین متحقق ہونگے اگر مخالفت کے
قابل کوئی امر ظاہر کیا جاویگا تو عموم مقصد سے خصوصیت
ہی کیطرف توجہ کرنی پڑیگی کہ ترقی تعلیم جن امور سے
اور جس طریقہ سے منظور کیجاتی ہے اوس سے دین
اور اہل دین کو کس حد تک فائدہ پہونچیگا رفع
منازعت باہمی کا کیا طریقہ قرار دیا گیا ہی آیا مناظرہ
حرام کیا جاویگا یا اہل بدعت کے دام سے ناواقفون کے
بچانے کے لیے احقاق و ابطال نہ کیا جاویگا
تدبیر فلاح مسلمین کن وسائل سے ہوگی۔ دیکھا جاوے
کہ اون کلیات کی جزئیات جو دونون جلسون مین مقصود
قرار دیے گئے وہ کس حد تک مفید اور کہانتک
مضر ہین معلوم ہوا کہ باب مناظرہ بالکل مسدود کرنا
ندوہ کا مقصود ہی۔ اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ مسائل
شرعیہ مختلف فیہ کی بحث کا پورا پورا انسداد کرنا اگر
کیا جاتا ہے آیا وہ مسائل فی نفسہا لغو ہین دین سے
اونکو کچھ تعلق نہ تھا یا اونکو کچھ مناسبت نہین یا نفس
مناظرہ ایسی چیز ہی جو گناہ کا باعث ہوتا ہی

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

جو کبھی نہ بخشا جائیگا یا تفریق عقائد اہلسنت و اہلبدعت کا نام نفاق انگیزی ہی جو اس اہتمام تام سے ساتھ اوسکے انسداد کو ندوہ نے اپنا مقصود قائم کیا ہے مولانا یہ مقصود میری فہم سے بالکل باہر ہے صحابہ و تابعین سے لیکر الی الآن تفریق مذاہب ہوتی چلی آئی ہے اور اہلحق ہمیشہ اہل باطل کا رد کرتے چلے آئے ہین اہلبدعت سے احتراز و اجتناب اون سے قتال اون کے عقائد کا ابطال احادیث صحیحہ سے ثابت ہو تو کیا وہ اکابر دین جنکی شان لا تزال من امتی طائفۃ ظاہرین علی الحق کی مصداق ہے معاذ اللہ کج اندیش صدد اسلام مخرب دین تھے یا ہین ہرگز نہین۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہو کسی امر باطل کو شائع ہوتے دیکھین اور اوسکو روکا نہ جائے گو وہ نہ رکے یا اوسکی شناعت اور قباحت ظاہر نہ کیجائے۔ گو اوسکے مرتکبین قبول نکرین۔ یہ مقصود بغیر مداہنت کے پورا نہین ہو سکتا اور ضرور اگر ایسی مداہنت عمل مین آئیگی تو امر کا تسلیم کل ہونا ایک دن نیچری اور آزادی دنیا دیگا آزادی و نیچریت کا یہ ایک زینہ ہے۔ اس مقصود کے سلسلے ممبرون نے جو مضمون ارشاد فرمائے اونمین مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی مضامین ندوہ صفحہ ۲۶ پر ارشاد فرماتے ہین الخ مولوی صاحب ممدوح نے عموما علمائے سلف کی ہجو صریح و مذمت فضیح الفاظ کے ساتھ ادا فرمائے حالانکہ ہمارے مولوی صاحب ہی مناظرہ کیواسطے جو مقلدین غیر مقلدین مین ہوتا ہے بنگالہ مین تشریف فرما ہوتے اور آپکی تفسیر مین بھی اون فرق باطلہ کا رد موجود ہے جو اپنے کو قائل لا الہ الا اللہ کا سمجھتے ہین بلکہ ٹھیٹھ اسلام اپنے اسلام کو اور خالص مسلمان اپنے آپکو جانتے ہین مولانا اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ مین مغالطہ کا مؤید ہون بلکہ یہ چاہتا ہون کہ مسلمانون مین لڑائی جھگڑا ہوتی رہے۔ مین یہ عرض کرتا ہون کہ مقصد یہ قرار دیا جائے کہ فرق خارج الاسلام کے رد مین زیادہ کوشش کیجائے اور اسلامی مسائل مختلفہ ضرور بہ پر قاعدہ سے بحث و مناظرہ ہونا چاہیے جو مکابرہ و شنیعہ و مجادلہ فضیحہ کے حد تک نہ پہونچے۔ بلکہ اہلسنت پر اسقدر زور دیا جائے کہ تاوقتیکہ اون کے مخالفین کیجانب سے کوئی رسالہ امور باطلہ کی اشاعت اور رواج کے واسطے نہ مشتہر کیا جائے۔ اوسوقت تک نہ لکھین تو وہ اپنے مقصود مین اصلاح ترمیم فرمادے جیسا کہ مین نے عرض کیا تو شاید کسی کو کسی امر کلام نہو سکا کیا جواب ہے کہ اہل ہوا مین سے کسینے امور معتقدہ اہلسنت کا رد لکھدیا اور مذہب اہلسنت کو

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

کسی شخص کی نسبت باوصف یقین نیچریت اطلاق نیچریت نہین کیا گیا۔ نیچریونکا ایک رکن لکھا گیا گو وہ اوسوقت متذبذب مین ہون جب تک نیچریون مین رہینگے اون کے جلسون مین بطور رکن شامل ہونگے یہ اونکی اونکے مداح ہونگے اوسوقت تک نیچریون کی ایک ممد ومعاون اور اون کے جلسہ کے رکن ہونے کون میٹ سکتا ہے یہ بزرگ خالص مناظرہ اور بحث کے نسبت قرون سابقہ کے اکابر پر جو فرق باطلہ کا رد فرماتے تھے بہت سے کشادہ پیشانی سے طعن فرماتے ہین اونکو کذب مفتری جھوٹا جانب دار جانتے ہین۔ سیرۃ النعمان کو ملاحظہ فرمایئے اون احادیث صحیحہ کو جو افتراق امت واختلاف فرق کی خبر دیتے ہین اور بعض فرق باطلہ کی مذمت بیان کرتے ہین اور صحاح مین مندرج ہین صرف بدگمانی سے موضوع قرار دیتے ہین جب اونکو مخرجین ومصححین رواۃ احادیث کے ساتھ بلا وجہ ایسی بدگمانی ہو کہ اونکو جھوٹا اور مفتری قرار دین پھر مین نے اگر وجوہ صحیحہ کے ساتھ بدگمانی بھی کی ہو تو اس قابل نہین کہ ملامت کیا جاون اگر دیگر علما بھی صرف بدگمانی سے مجرب قرار دیے جایئن۔ اگر وہ مائل صراط مستقیم ہین اور کام کے آدمی ہین تو بلائیے ملایئے لیکن رفع شبہہ دیگر علما کے لیے کوئی مضمون خالص سنیت کا ع تحریر پڑھوا دیجیے جو کچھ وہ رائے دین محض حسن ظن سے درست سمجھ لیجیے۔ ایسے لوگ نیک نیتی سے بھی جو رائے دینگے وہ وہی ہوگی جو آزادی کی ہوا اور نہ اس تقلید سے سرسید کے خیال ہین کچھ وقعت ہو سکتی ہے کیونکہ یہ شاگردی ہوئی اور شاگرد کی وقعت ہی ہمیشہ گوشمال کے لائق ہوتا ہے اگر ہمین امتیاز کرلیا جاوے تو کیا یورپین وغیرہ اقوام کی نظرون سے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ مثلا علما کے بیان کے لیے ایک طرف موقع سے ممبر نصب کیا جائے تو کیا غیر مذہب والے اشرکت مین کچھ مضائقہ سمجھینگے اور جوش اسلام مین کچھ کمی ہو جائیگی صرف میز کرسی ہی کی نشست کو باقاعدہ نہ کیجیے اوسکے حسن کو عبارات تخئیلیہ مین نہ بیان فرمایئے اون سے زیادہ دلچسپی نہ ظاہر فرمایئے۔ صدر نشین کے اختیارات ور تبہ مین امتیاز کر کے تفصیل کر دیجاتے بالکل انگریزی پریسیڈنٹ نہو ممبر یعنے رکن لقب یکسالہ منتخب نہون تقلید محض ہو جائیگی۔ نیچریون کی سی بیباکانہ عبارات اونکی سے الفاظ متضمن معانی غیر معروفہ اور اونکے خاص مصطلحات بھی ترک فرمائے جایئن اونکی سی تقریرین اور مضامین بھی نہ بیان مین آئین اسوقت

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

آزادی کے کا زور دہریت کا شور ہے ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے علما کی ہجو کا رواج ہو گیا ہے زمانہ سازی صولت بتہ ضروریہ سے قرار دیگئی ہے ان باتونکا انسداد اور و نصارے سے زیادہ اہم ہے مولانا شاہ سلیمان صاحب کا مضمون ایسا آزادانہ ہے کہ عوام کے خیال مین جم جائے تو نیچریونکی ترمیم مذہب کو بھی بے تکلف پسند کرنے لگین کہ مسٹر بلنٹ مصنف فیوچر آف اسلام کا یہ مقولہ مشہور صحیح ہے کہ **قانون اسلام ایک مردے کا سرد اور اکڑا ہوا ہاتھ ہے جب تک یہ تہذیب یورپ کا مسالا اوسپر نہ ملا یا جائے کام نہین دیسکتا۔** تو کسقدر نقصان ہے۔ پھر اسقدر بیباکانہ تحریر علما بہود قرار دیجائین۔ ترمیم فقہ مین لکھا جائے کہ باب صکوک محو کر دینا چاہیے اوسکی جگہ باب النوٹ والمنی آرڈر لکھنا چاہیے مولوی حقانی صاحب نے جو مناظرین کو تخصیص و استثنا کے ساتھ بیان نہین کیا کیا استعمال الفاظ و عبارات ہجا سے آپ امید اصلاح بھی رکھتے ہین کیا اسمین کچھ فضیحت نہین کہ ہر رسالہ آدمیون مین علمائے اسلام علمائے اسلام کو برا کہین اور چھپ چھپکر شائع ہو غیر قومین مضحکہ نہ اڑائینگی نیچریونکی تالیف کیلیے یہ تحریر فرمادینا کہ جو صرف کلمہ طیبہ کا قائل اور متبلہ اہل اسلام کیطرف جھکتا ہو وہ مذہبی بھائی بنایا جاسکے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ وہابیہ کا اختلاف مثل اختلاف مذاہب اربعہ ہرگز نہین ہے اختلاف فروعی ائمہ سراپا رحمت ہے قیاس اس اختلاف اہل ہوا اوسپر نہین ہو سکتا اون کے بعض عقیدے مستلزم کفر اور بعض مستلزم ضلالت ہین تحلیل حرام تحریم حلال سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جبکہ مسلم حلت و حرمت کا قطعی ہو۔ اور تمام مسائل اجتہادیہ محتملہ ہین اس سے ایسا حکم نہین نکلسکتا ہے جس سے شرکت اسلامی بھی نہ باقی رہے۔ حضرت کا یہ امر خاص فرمادینا نہایت ہی تعجب خیز ہے۔ اگر کوئی نصرانی رافضی ہو جاتے تو اوسکو اپنا بھائی سمجھین کیا مضائقہ نہین رفض و تبرا کو خفیف سمجھکر سنی مسلمان سمجھ سکتا اگر اوسکے جواز کی کوئی شکل نکلے اور تغیر زمان سے ایسے احکام بدلے تو دین کا خدا حافظ ہے۔ امر و نہی سے رد اہل باطل ہرگز مراد نہین لیگئی۔ خاص رد ہی کو فضیحت کن نزاع کہا گیا ہے۔ اقتضاے مشیت کی قید مشعر استحسان مسامحہ ہے اور محکمہ افتا مین جواب اختلافی مسائل کا نہ دیا جانا دلیل اول ہے۔ کہ آپکے نزدیک رد اہل ہوا کسی طریقہ سے مہذب ہو خواہ غیر مہذب خلاف ندوہ ہے آپ جانتے ہین کہ یہ سد اسکا

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

وغیرہ اس کیدسے پیش آرہی ہین کہ علما ندوہ سے متوحش ہون ایسے وقتین ان جمیع امور کا لحاظ واجب ہے ہی نئی روشنی والون کی تالیف کا خیال نہ کیجیے وہ اگر ندوہ کی تائید مین کچھ لکھین تو مطلق فخر نہ کیا جاوے خلیفہ اظہار فخر سے روکے جائین اون کے اطوار نہ لیے جائین انکو یگانہ نہ بنایا جاوے۔ علماء اہلسنت کو انکا نہ خیال فرمایئے اگلی جلسہ مین ان امور کی تلافی کافی طور سے کیجیے۔ اور سب کارروائیون سے پہلے صاف صاف مقاصد بیان فرمایئے اہل بریلی سے موافق کرنے کو جناب مولوی احمد رضا خان صاحب کو تسمیع اصلاحات کی خبر تحریراً دیدیجائے یا وہان پہونچکر ایک جلسہ خاص مین صاف صاف سمجھا دیا جاوے اور روئداد کی عبارت جو سراسر مخالف علماء اہلسنت ہے بدل دیجائے علاوہ جلسہ عام جلسہ خاص مین اہلسنت کی سنیت بھی اہم سمجھی جاوے اور نصاریٰ سے زیادہ رد نیچریہ مین کوشش کیجائے کیونکہ آج کل ایک خدا کی پرستش سے تو طبائع نفور ہین۔ تین خدا کو کون مانتا ہے ہان اولوالعزمی اسلام اسکی مقتضی ہے کہ نصاریٰ کے رد سے بھی غفلت نہو مگر آریہ وغیرہ متمسکین فلسفہ کا رد بہت ضرور ہے۔ مولانا جسقدر تحریرین کی گئین ان سے صرف ندوہ کی رفعت مقصود ہے اگر اس مرتبہ جلسہ مین یہ مفسدہ رفع نہوا تو مخالفت سخت ہو جائیگی۔

نامہ ناظم ندوہ ۹ شوال ۱۳۱۴ ہجری۔

بخدمت مجمع الکمالات زید مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکا دوسرا عنایت نامہ آیا۔ مولانا عبد القادر صاحب۔ اور مولوی احمد رضا خان صاحب کی سرگرمی مخالفت دیکھکر متحیر رہگیا۔ نیچری۔ وہابی شیعہ بہت کچھ کر رہے ہین۔ وہابیون نے گانون کے گانون وہابی کر لیے۔ تمام ملک مین نیچریت کا شیوع ہو رہا ہے مگر ان حضرات کو کسیوقت ایسی سرگرمی انکی مخالفت مین دیکھی سنی نہین گئی جو کچھ مولانا عبد القادر صاحب نے یا آپنے روئداد سے مطلب نکالا ہے ہرگز ہرگز وہ میرا مطلب نہین ہسکو ر ہینے دیجیے مین ہر طرح صلاح کا خواہان ہون ایک یاد داشت

ع کوئی فرقہ اس سرگرمی سے علمائے اہلسنت کے پردہ مین بدعات نہین پھیلاتا۔ جیساکہ ندوہ والے جلد اور کوشش سے وسکی اصلاح کی استدعا کی گئی۔ اب اگر وہ اصلاح نہ مانے تو ندوہ ہی باعث مخالفت ہے ۱۲

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

غور کرکے لکھیے کہ جلسہ مین کیا کیا ترمیم ہونا چاہیے پھر وہ جلسہ خاص مین پیش ہو اور نہایت مناسب ہو کہ آپ بھی اوسمین ہون میری تمنا ہو کہ جلسہ اس طرز پر ہو کہ بنا چرہ وغیرہ کے جلسہ سے ممتاز ہو۔ مگر حسب حال شرکت بھی رہی۔ مین پندرہ تک جانیکا عزم رکھتا ہون مین نے معتبر ذریعہ سے سنا کہ نیچرلون نے اپنی مجلس مین کہا کہ مولویون مین کچھ نہین ہوتا ہم پیشین گوئی کرتے ہین کہ عنقریب باہم جوتا چلیگا اوسکی تصدیق ہمارے حضرات نے بہت جلد کر دکھائی والسلام۔ محمد علی عفی عنہ

جواب از حضرت مولانا ۱۲ شوال سنہ

حضرت مخدومی مولانا ناظم ندوۃ العلما۔

فقیر بعد سلام مکلف ہے والا نامہ حالت مایوسی مین پہنچا کیونکہ آپنے دعوت اور تاریخ معینہ کی اطلاع سے بھی محروم رکھا گو اس عنایت نامہ مین میرے تمام امور مستفسرہ کا مطلقاً جواب نہین بلکہ اواصل بے اصلاح ہونے نہونے کا جواب کسیقدر دیا گیا۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے آپنے میری تحریک کے جواب مین کلیۃً اتفاق فرمایا لیکن وہ کچھ سودمند نہوا میری تحریر مین جو سابقہ کارروائیونکا سچا خاکہ دکھارہی ہین کیا اور نیز تھوڑی توجہ سے بھی یہ معلوم نہین ہوسکتا کہ یہ تمام کارروائیان ہوئی ضرور ایسی ہین کہ آپ پر بدگمانی کو جائز کرین

[illegible]

[illegible]

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

آپنے مولانا احمد رضا خان صاحب کی تصانیف رد اہل بدعت نہ دیکھین تو چندان تعجب نہین لیکن نہ سننا تو بہت زیادہ ہی اور حضرت ماحی بدعت حامی سنت مولانا و استاذنا مولوی محمد عبد القادر صاحب متعنا اللہ بطول بقایٔ کی تصانیف اور اونکی شدت رد اہل بدعت وہابیہ ورافضیہ سے آپکا واقف نہونا افسوسناک ہی ہندوستان مین اگر بالاستیعاب رد وہابیہ کا کیا ہی تو حضرت مولانا ممدوح اور اون کے پدر بزرگوار تاج الفحول حضرت مولانا فضل الرسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی کیا ہی۔ جو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی۔ ورنہ لوگ باوصف کسیقدر علم کے بھی وہابیون کو سنی ہی جانتے تھے اور سنی و بدعی کے مابہ الامتیاز کو نہین پہچانتے تھے۔ مولانا اگر ان کے کانون سے کانون وہابی ہو گئیے تو ملک کو ملک رافضی ہو گئے مگر بحمدہ تعالے علمائے اہلسنت متقدمین و متاخرین کی کوشش ضائع نہین گئی اونھون نے ہرکہ ومہ کو دکھا دیا کہ یہ فرق باطلہ مذہب اہلسنت سے خارج ہین اب اگر کوئی اپنا منہ کالا کرے تو کرے اور یہ جو ارشاد ہوا کہ میرے مقابلہ مین نہایت سرگرمی کیگئی اور سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا ہو لانا جسوقت آپ انصاف سے اپنے طور کو جو جلسہ مین اختیار کیا ہے اور اپنی تحریر کو جسکی نسبت مین نے قبل اس مخالفت کی فتحپور مین مولوی ظہور الاسلام صاحب وغیرہ کے عرض کیا تھا کہ یہ تحریر آپکی جانب سے ہرگز نہ ہونا چاہیے اور سخت فساد کا باعث ہوگی ملاحظہ فرمائینگے تو یہ مخالفت بہت خفیف نظر آئیگی۔ یہ تو فرمایئے کیا کوئی کام کی بات اور واقعی قباحت مخالفانہ طریقہ سے ظاہر کیجاتے تو اوسکیطرف توجہ کرنا شرعًا یا عقلًا ممنوع ہے جو آپ مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریرات سے برا مانتے ہین یہ تو ہو نہین سکتا کہ آپکو مولانا احمد رضا خان نے چھپوا اطلاع بھی نہ دی ہو سنا ہے چھپوا دیے ہون اور اگر اظہار حق کے لیے رسالے چھپوا کے تو کیا قباحت ہوئی پہر لو یہ جو الہام ہوا وہ کیونکر صحیح ہوا سوالات حقائق نما کی لوح پر جلی قلم سے درج ہے کہ مولانا عبد القادر صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب ہرگز ہرگز ندوہ کے مخالف نہین اونکا منشا اصل اصلاح ہے پھر یہ جو بیزار کیونکر ہوئی ہم ایسے احمد خان اور سمیع اللہ کی نزاعون سے بھی اسمین زیادہ قباحت ہی اور اگر صرف مضحکہ کا لحاظ کیجیے تو وہ اسپر بھی ہنستے ہین کہ یہ خدائے تعالی کو عدم سے وجود مین لانیوالا جانتے ہین خالق بالذات ہر شے کا مانتے ہین قادر و علیم او سکا نام رکھتے ہین ہر بات پر انشاء اللہ

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

کہتے ہین تو پھر شرما کر اسکو چھوڑ دیجیے۔ اسوقت آپکی طلب پر سردست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپکے مقصود کے موافق ہو بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسی پر جو کچھ ہونا ہوگا بحث مزید ہوکر طے ہو جائیگا۔

صحیفہ حضرت مولانا بجواب نامہ ناظم بعد ندوہ بریلی

مورخہ ۱۴۔ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۴ھ

حضرت مخدومی مولانا سید ناظم صاحب۔

فقیر بعد سلام مکلف ہو۔ والانامہ سے یہ امر تو ظاہر ہے کہ حضرت کو نفس مخالفت سے رنج نہین جیسا کہ ارشاد ہو رہا اونکا فرض منصبی یہ تھا کہ نرمی کے ساتھ اصلاح کی کوشش کرتے) حضرت اپنے مخالفین سے یہی چین ملاحظہ فرمائین۔ ملاحظہ ہو وہ خط جو مولوی صاحب قبلہ نے حکیم اشفاق حسین صاحب کے نام تحریر فرمایا اوسمین ندوہ کی اصلاح کی نسبت کس نرمی سے استدعا کیگئی اور کس تہذیب کے ساتھ درخواست فرمائی گئی ہو۔ اور ندوہ مین اپنی شرکت کو کن لفظون سے ادا کیا ہو کہ خدمت کفش برداری علماء اہلسنت کو اپنا فخر سمجھو نگا ہمارا افسوس کہ ندوہ نے ان لفظونکی کچھ قدر نہ کی۔

ملاحظہ فرمایئے مولوی احمد رضا خان صاحب کے خطوط کو جو مراسلات مین چھپے ہین اون کے الفاظ کسقدر نرم اونکی عبارت کس متانت کے ساتھ ہو۔ مگر سخت تاسف ہو کہ ندوہ مین اوس متانت و نرمی پر کچھ لحاظ نکیا گیا اور یہ جواب دیدیا کہ آپ بجائے نفع کے نقصان اوٹھائینگے اور آپکے موافق مخالف ہو جائینگے۔ ان تحریر و نکو خود غرضی پر ڈہالا گیا۔ انھین تحریر و ن کے جواب مین تو اصلاح چاہنے والون کو سب کچھ کہا گیا بحث کرنے والے بھی ٹھہرائے گئے خود غرض بھی بنائے گئے خانہ زاد ضلالات کے ساتھ بھی متصف کیے گئے دیگر علماء اہلسنت کی مسجد بنانے والے بھی قرار دیے گئے۔ پیری مریدی کی بھی طعنین ہوئین قطبیت پر بھی تشنیعیں ہوئین وغیر ذلک خدا کے واسطے ارشاد فرمایئے اوس صلاح چاہنے کا با وصف ترقی تہذیب اور لینت و نرمی کے ندوہ سے یہی نتیجہ ملنا چاہیے تھا۔ مین تو بریلی مین خود موجود تھا اور سمین جلسہ مین بھی حاضر تھا کہ جب مولوی محتبی حسن اور مولوی کرامت اللہ صاحب صلح کا پیام لائے ہین اوسوقت بھی موجود تھا کہ جو

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

مولوی عبداللہ صاحب منتظم امور دینیہ کالج علیگڈہ صلح کی بابت کچھ لکھنے آئے ہین اوسوقت بھی حاضر تھا جب مولانا عبدالحق اور حافظ عزیز الدین صاحب نے صلح کی درخواست کی ہے مین نے وہ کاغذ بھی دیکھا تھا جسکو مولوی عبدالحق صاحب صلح کیواسطے اراکین ندوہ کے پاس لیگئے مگر اس تذکرہ سے کیا فائدہ نہ وہ وقت رہا نہ صلح ہوئی نہ اصلاح ہوتی۔ زیادہ تعجب اس ارشاد پر ہوا کہ مین نے مجھسے اپنے آنے کا وعدہ ضرور کر لیا تھا مگر اوسکے ساتھ لفظ انشاء اللہ ملحق تھا اس وجہ سے ایفائے وعدہ میرے اوپر واجب نہ تھا، مولانا میری طلبی کا پہلا خط مین تھی میری طلب مین بریلی سے حضرت نے والانامہ روانہ فرمایا کانپور کے مقام سے برابر یہ مشورہ رہا کہ ایک جلسہ خاص کیا جاسکے اوسمین مولوی احمد رضا خان صاحب بھی شریک کیے جاتین میری نسبت بھی صراحۃً یہ ارشاد ہوا کہ نہایت مناسب ہو کر تو بھی وہان ہے یہانتک کہ بریلی کا مقام بھی آگیا۔ اور مین خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور یہ ارشاد ہوا کہ شب کو اطلاع ہوگا اور صبح نہوا۔ کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ حضرت کے سب وعدوین انشاء اللہ ملحق ہے اور ایفائے وعدہ کا قصد نہین ہو تو مین کبھی تقصد نکرتا حضرت فرماتے ہین کہ تیری لکھی ہوئی عبارت ہمنے کارروائی مین درج کردی لو اب ندوہ سے کیون انکار ہے- مولانا مین نے یہ عبارت آپکے حکم اور مکرمی مولوی ظہور الاسلام صاحب کے زمانے سے لکھی تھی مجھکو اس عبارت سے صرف یہ ندوہ سے دور نکالا ہونے کا لقب مرحمت ہو چکا ہے حضرت نے میرے معروضات سابقہ پر لحاظ نفرمایا مین نے اپنے خط مین صاف لکھدیا تھا کہ عبارت روئداد جو سراسر مخالف اہلسنت کے ہے اوسکو بدل دیجیے اور اس عبارت کو جو مین بھیجتا ہون اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اور اس جلسہ سے وہ جلسہ مقصود تھا جسکی نسبت آپ متعدد والانامون مین اور مولوی ظہور الاسلام صاحب اپنے عنایت نامون مین تحریر فرما چکے ہین کہ ایک جلسہ خاص بریلی مین کیا جائیگا اور اوسمین مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ بھی شریک کیے جائینگے اور اون سے تصفیہ اوس جلسہ مین کیا جائیگا۔ مین نے اوس عبارت کے ساتھ یہ عرض کر دیا تھا کہ اسوقت آپکی طلب پر سردست ایک عبارت متعلق مقاصد جو آپ کے مقصود کے موافق ہے بھیجی جاتی ہے اسکو اپنی طرف سے جلسہ مین پیش کیجیے اسپر جو کچھ ہونا ہوگا بحث ضروری ہو کر طے ہو جائیگا۔ یعنی مولوی احمد رضا خان صاحب وغیرہ جو کچھ گھٹانے بڑھانے کی بابت بحث کرینگے گھٹا بڑھا کر طے کر دیا جائیگا

سلسلہ کتابت حضرت مولانا و ناظم ندوہ

جواب از حضرت مولانا

اوسوقت صلح کے معاملات پیش تھے یہین خط وکتابت ہورہی تھی پس ندوہ عبارت جلسہ مقصود مین پیش ہوئی نہ وہ جلسہ ہوا حضرت نے اون حضرات کو اہل فتنہ سمجھکر اعراض فرمایا۔ اور نہ وہ عبارت تمہید بدلی کچھ توجیہ کیگئی تو وہ بھی ایک شخص غیر کے نام سے نہ ندوہ کی جانب سے پھر اوس سے بدرجہا زائد مولوی ابراہیم صاحب کی مضمون پر اعتراضات این پھر حضرات کا یہ فرمادینا کہ جلسہ انتظامیہ مین پیش کر دیگئی اور جس اصلاح چاہی وہ ہوگئی میرے مقصود کے خلاف اور میری مراد کے مخالف ہی مین ضرور بعض تحاریر عن بھی دیکھتا ہون اہلسنت کے مذہب کے مخالف پاتا ہون اگر اوسکی اصلاح کر دیجاتے یا اوسکا حق ہونا مجھکو سمجھادیا جاتے تو آپ مجھکو سب سے اول ندوہ کا موافق پائیگا۔ اور بغیر اسکے تو مجبوری ہے۔

فائدہ

واضح ہو کہ حضرت مولانا کے اس خط کا جواب ناظم صاحب نے کچھ ندیا۔ اور مسائل دائرہ کا طے ہوجانا پسند نفرمایا۔ یہ تو سلسلہ خط وکتابت تھا جو ختم ہوا۔ لیکن پٹنہ بہار شریف پھلواری شریف مین چند مرتبہ دوستانہ مکالمہ اور باقاعدہ مناظرہ کی درخواست کی گئی اوسکو صاف صاف نامنظور کیا وعدے کرکے مکر گئے دعوے کرکے واپس لیے اور اصلاح کے پہلو پر نہ آئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خیر ناظرین اس سلسلہ کو یہین چھوڑین۔ اب اور علما کی تحریرین ملاحظہ کرین

(۴۳) تحریر جناب مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب حنفی صابری سہارنپوری ارشد تلامذہ مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی

ندوۃ العلما نے دین اسلام کی بیخکنی پر کمر باندہی ہی ہر بے پیر نیچری کی تقلید کو اپنا شعار گردانا ہی مخالف لعنت اہلسنت و جماعت پر اوسی اصرار ہو مجلس علماء اہلسنت اوسکی مدافعت کے لیے بریلی مین قائم ہوئی ہی میں ندوہ سے سخت بیزار ہون اور مجلس علماء حنفیہ بریلی کا طرفدار ہون سید محمد عبد العزیز عفی عنہ

(۴۴) تحریر جناب مولوی حکیم عبد العلیم صاحب عالم گنج پٹنہ

میں سنی حنفی ہون لہذا ندوہ کا مخالف ہونگا۔

(۴۵) نامہ مولوی حکیم عبد الغفور صاحب شاگرد مولوی عبد الحی صاحب مرحوم۔

بخدمت لازم البرکۃ فاضل متین حامی شرع مبین جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام لطفہ

السلام علیکم رسالہ سابق وغیرہ اور دجال کو من اولہ الی آخرہ دیکھا جناب کی رائے درست و صائب معلوم ہوتی ہی بندہ ابتک شریک جلسہ نہین ہوا۔ گو طلبی کا خط فقیر کے پاس از جانب ارباب ندوہ آیا تھا۔ خادم عبد الغفور از بنارس ۱۴ صفر ۱۳۱۸ھ

(۴۶) صحیفہ حضرت مولانا تاج الفحول محب الرسول مولوی حافظ حاجی محمد عبد القادر صاحب بدایونی مدظلہ

مخدومی معظمی و مکرمی مولانا محمد عادل صاحب کانپوری زادت برکاتہم۔

بعد سلام نیاز التضمام کے واضح رائے شریف ہو مین وارد حیدرآباد ہون اور بہت جلد ارادہ وطن کا انشاء اللہ رکھتا ہون اسوقت بحکم ضرورت شرعی و دینی کے مکلف اوقات گرامی ہوتا ہون مجلس ندوۃ العلما جس نیت سے تجویز ہوئی نہایت محبوب ہی اور شرکت علماء اہلسنت موجب خیر و برکت مگر روداد مطبوعہ مین جو سال گذشتہ مشتہر ہوئین اونمین بعض مقاصد ایسے اجمال و ابہام کے ساتھ بیان کیئے گئے کہ جس سے انحصار حقیت و نجات کا مدار مذہب اہلسنت پر نہین رکھا ہر گونہ اسمین روافض و نیچریہ و غیر مقلدین کی بڑی تائید ہی اس بنا پر

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ناظم صاحب سے بکمال عاجزی کہ شان دینداری ہے
واسطے اصلاح بیان مقاصد مذکورہ کے اور تبدیل صورت روئداد آیندہ کے بار بار تحریراً گزارش
کیا لیکن ناظم صاحب نے اپنے خیالات کے مطابق اونکی غرض کو قبول نہین فرمایا جب مجبور نوبت استفسار
حال کی آئی تھی ہمنے بھی موافق اپنی فہم کے حضرات اہل سنت بریلی کیخدمت مین تحریراً و تقریراً
عرض حال کر دیا تھا یہ تو ظاہر ہے کہ جناب ناظم صاحب سنی حنفی مشہور ہین پھر کسطرح دل سے
نجات و حقیت کو مذہب اہلسنت مین منحصر نہ جانتے ہونگے اور روافض و نیچریہ کو کافر فی بعض المسائل
و مبتدع و گمراہ فی بعض المسائل جانتے ہونگے۔ ہان کسی مصلحت سے اگر اعتقاد حق پر عمل فرماتے
ہون تو دوسری بات ہے۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر ناظم صاحب کے اون خیالات کے مطابق دو چار مجتہدان روافض یا اکابر نیچریہ
جلوہ معیت ناظم صاحب کے جلسہ کی تشریف زبانی کر بھی دین تو کیا یہ احتمال بھی ہے کہ صحابہ کرام
و ازواج مطہرات و دیگر ائمہ اسلام کے مطاعن سے بھی وہ ناظم صاحب کے جلسہ کی برکت سے
باز آجائینگے پھر کسواسطے خواہ مخواہ اپنی روئداد کی سخن پروری کرکے مولوی احمد رضا خان صاحب
وغیرہ اتقیاء علماء اہلسنت کے خارج کرنیکو ان اشقیاء بددینون کے شامل کرنے پر ترجیح دیجاتی ہے کوئی
منشاء صحیح اسکا میرے خیال مین نہین آسکتا میرا خیال تھا کہ مین خود کانپور مین حاضر ہو کر بوساطت
جناب کے ناظم صاحب سے کچھ گزارش تائید مذہب اہلسنت مین کرون اور نیز واسطے انعقاد جلسہ بریلی کے
بماہ ذیقعدہ درخواست کرون کہ مولوی لطف اللہ صاحب بھی اون ایام مین علیگڈہ ہونگے
اور انعقادی جلسہ بریلی مین تشریف لا سکینگے لیکن بالفعل خطوط بریلی سے معلوم ہوا کہ کسی مصلحت سے انعقاد
جلسہ کا بماہ شوال بحالت غیبت مفتی لطف اللہ صاحب کے اشتہار دیدیا گیا میری امید و تمنا مین بہت
خلل واقع ہوا پھر بھی توکلاً علی اللہ فتوی مصدقہ مفتی لطف اللہ صاحب وغیرہ کا جو بریلی کو بھیجا
گیا اور مولوی عبد الرزاق صاحب نے یہان اوسکو طبع بھی کروا دیا ہے ارسال خدمت گرامی ہے
ممکن ہے کہ آپکی تحریک سے اسوقت جو صدمہ مذہب اہلسنت پر بسبب روئداد کے پڑ گیا ہے اور روافض
بریلی و نیچریہ کو واسطے تذلیل و تضلیل علماء اہلسنت کے موقع ہاتھ آگیا ہے اور وہ نا اتفاقی علماء اہلسنت کی
شہر بریلی مین بہت خوشی کر رہے ہین کیا عجب ہے کہ وہ کید اون کا اون ہی پر پڑ جاوے اور

اہلسنت ساتھ اتفاق اور خوشی کے اس جلسہ خیر کی تائید کرین اور اب صورت اسکی سوا اسکے کچھ نہین ہو کہ قبل از انعقاد جلسہ جناب ناظم صاحب ایک روئداد اسمضمون کی چھاپ دین کہ بعد حمد و نعت و بیان فضیلت صریحہ خلفاء کرام حضر حقیت مذہب اہلسنت کی و ضرورت اتفاق اہلسنت کے دفع مکائد ہنود و نصاری و روافض مین و ابطال رسوم نیچریہ مشرکین مین و تہذیب طریقہ درس و تعلیم مین اوسکا حاصل ہو اور روافض و نیچریہ وغیر مقلدین کو ارکان دین نہ قرار دیا جائے اور مسائل دینیہ کے جواب سے سکوت کا حکم لازم نکیا جاتے فقط مجھکو امید ہو کہ ناظم صاحب کے جلسہ کی بنیاد مین روافض و غیرہم کے نکلجانے سے کچھ خلل واقع نہو گا اور اگر خدا نخواستہ فی الواقع ناظم صاحب موافق بیان روئداد کے سب فرق مدعیان اسلام کو ناجی اور اہلحق اور اسلامی بھائی اور واجب التعظیم و محبت عقیدہ رکھتے ہین اور روئداد سابق کو قابل تغیر و تبدیل نہین جانتے تو اسکا کوئی علاج نہین بہرحال آپ بھی ایک بار تکلیف فرماکر ثواب اصلاح ما بین علماء اہلسنت کا حاصل فرمالیجیے۔ اگرچہ تکلیف ہوگی لیکن اسکی جواب درقطعہ سے مشرف فرمایئے ایک ہی نشان سے سکندرآباد دکن اسٹامٹ لین بنگلہ نواب سردار دلیرالملک بہادر نزد عبد القادر برسد دوسرا نشان سے بدایون مولوی محلہ مدرسہ قادریہ فقط

کہ اگر ناظم صاحب کو مذہب اہلسنت پر رحم آگیا تو مین ضرور حاضر ہو کر پوری خدمت مندوہ کی بجالاونگا

(۷۷) دیگر

بخدمت مولانا الاجل الاکرم مولانا احمد رضاخان صاحب زاد مجدہم

از فقیر عبد القادر عفی عنہ بعد سلام مسنون بنیاز مشحون واضح ہو احقر چندروز ہوئے وارد سکندرآباد ہوا جناب مولانا مفتی لطف اللہ صاحب کیخدمت مین فوراً حاضر ہوا بعد قدرے مکالمہ کے اقرار فرمایا کہ فی الواقع ناظم صاحب سے غلطی اور خلاف مصلحت کا ظہور ہوا بیانات روئداد مشتمل بر خدشات ہین اونکو لکھا جائیگا کہ وہ انکی اصلاح فرمائینگے اسکے جواب مین گزارش کیا گیا کہ اگر اصلاح موقوف رکھی گئی انعقاد جلسہ پر تو متضمن فساد عظیم ہے اور اہلسنت کو جو خدشے ہین اونکا طے ہونا اوس جلسہ مین جسمین مجتہدان شیعہ اور نیچریہ وہابیہ ارکان قرار دیے جائینگے ہرگز متصور نہین ہو بلکہ لازم ہے کہ اول قبل انعقاد جلسہ کے اشاعت مذہب اہلسنت کی بذریعہ فتاوی

علماے اہلسنت ہوجاوے پھر اگر ارکان جلسہ کو پابندی ہمارے مذہب کی منظور ہو تو ہم شریک ہون ورنہ احتراز کرین تاکہ وقت انعقاد جلسہ کے احتمال وقوع جنگ وجدال کا نہ رہے اسکو پسند فرمایا جسکی بناپر سوالات وجوابات لکھواکر اور مین نے تقسیم ثبت کر کے مین ہی نے اونکی خدمت مین بغرض کر دی آج ملاقات ثانیہ مین مولوی صاحب نے دستخط و مہر سے جواب کو مشرف فرمایا جنکی نقل مرسل خدمت ہے اعیان وحاضرین اہل مجلس کے مواجہہ مین مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیان ناظم بہت بیجا ہے جسکو ناظم صاحب کا کہ مسائل نزاعیہ کے جواب مین سکوت ہی نہایت صواب ہے مین جس جلسہ مین موجود ہونگا اور کوئی شخص مجھسے مسئلہ ختم نبوت بلکہ حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بلکہ حقیت مذہب امام اعظم کا سوال کریگا مین اور دوسرا کوئی عالم ہرگز تحریرًا و تقریرًا سکوت نہین کر سکتا۔ پھر غیر مقلدین کے ذکر مین جب مین نے فتح المبین مولوی منصور علی صاحب اور جامع الشواہد کا ذکر کیا مولوی صاحب نے خود فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب ناظم تو خود بانی مبانی تھی۔ اب نہین معلوم کسطرح مجوزہ رسالہ تمہید کی ہوئی ایک صاحب نے گواہی دی کہ ناظم صاحب بیمار تھے انھون نے شبلی صاحب سے فرمایش کر دی تھی چنانچہ شبلی صاحب نے تالیف کر کے مولوی صاحب کے طبع کیلئے اس بیان کو پڑھا مولوی ناظم صاحب نے غور نفرمایا ہوگا بالجملہ ابھی تک حسن ظن کیا جاتا ہے مین نے عرض کر دیا ہے کہ اگر ناظم صاحب بھی ان جوابات کی تصدیق بتصریح فرمائینگے اور اپنی ندوہ کی آیندہ کارروائی بھی بپابندی مذہب اہلسنت کے فرماینگے تو سب حسن ظن مفید ہے۔ ورنہ ہرگز مفید نہین

(۸۷) نامہ جناب نواب محمد عبد القادر خانصاحب رئیس بریلی۔

بجناب مخدوم ومطاع پیشواے اہلسنت حامی ملت حق مولانا احمد رضا خان صاحب دام ظلہ فیضہ

آداب عرض کرتا ہون۔ بدایون سے آکر کئی مرتبہ حاضری کا قصد کیا مگر بوجوہ معذور رہا مولوی محمد ادریس ومولوی محمد ایوب صاحبان نگرامی کی تقریر وبیان سے تنفر عقائد اہل ندوہ سے معلوم ہوتا ہے لہٰذا ہر مولوی محمد ادریس صاحب کو بنسبت مولوی محمد ایوب صاحب کے زیادہ بہت اشتیاق ہے اعتراضات جو ندوہ پر ہوئی تھے مجھسے مانگے اور لیگئے

آپکا نیاز مند امیدوار دعا عبد القادر عفی عنہ ۲۰۔ ذیقعدہ۔

(۷۹) نامہ جناب شیخ عبد القادر صاحب تاجر از بمبئی

بجناب مولانا دام فیوضہٗ

بعد آداب تسلیمات مسنون واضح ہو کہ شہر بمبئی میں نیچریوں نے بہت کچھ شور و غل تائید ندوۃ العلما کے چندہ کے باب میں کیا و تین مجلسیں بھی منعقد ہوئیں نواب محسن الملک نے لکچر بھی دیئے مگر مجلس میں بجز دس بارہ صاحبوں کے جو اون کے ہم مشرب تھے کوئی نہ آیا۔ اور نہ کچھ حاصل ہوا۔ اب مولوی لطف اللہ صاحب مفتی انگریزی حیدرآباد اور مولوی عبد الحق تفسیر حقانی والے آئے ہوئے ہیں بذریعہ اشتہار ساری شہر کو دعوت دی گئی باوجود اشتہار دینے کے فقط چار سو آدمی تھے اور جس میں بجائے ان کے متعلقین انجمن تھے باقی عوام اور عوام میں بھی کوئی رئیس شہر یا علماء بمبئی سے کوئی نہ تھا علماء بمبئی نے مولوی لطف اللہ صاحب سے ملاقات تک نہیں کی میں شہرہ سنکر گیا تھا کہ بڑے بڑے دو عالم آئے ہیں مولوی لطف اللہ صاحب کو صدر بنایا اور مولوی عبد الحق نے بیان شروع کیا پہلے تو کچھ توحید بیان کی بعد اسکے حاصل تقریر یہ تھا کہ اتفاق رکھنا بہت ضرور ہے گو کوئی مذہب و طریقہ رکھتا ہو لیکن کلمہ گو ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ پس ہم اور وہ سب جنتی ہیں اور اصول ہمارا اور روافض کا ایک ہی فقط امامت کے مسائل میں ہمارے اونکے اختلاف ہے وہ چنداں ضرر رساں نہیں کہ مانع دخول جنت ہو یا مغفرت نہو پھر دیر کے بعد محسن الملک کھڑے ہوئے مولوی عبد الحق کی تائید میں کلام تھا فقط ہی بیجا تھی پھر آخر میں مولوی لطف اللہ صاحب بھی کھڑے ہوئے کہا کہ ان صاحبوں نے جو اسوقت بیان کیا سب درست ہے غرض کہ جو کارروائی ہوئی وہ سب بیدینی پر تھی اور جس لیئے شور و غل کیا اور دوڑ دھوپ ہوئی وہ خاک بھی وصول ہوا اور آیندہ بھی انشاء اللہ ایک حبہ کی امید نہیں ہے

۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ

(۸۰) نامہ جناب مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب فرزند مولوی بہاری بنام مولوی عبد الوحید صاحب

کرم فرمائی بندہ دعنایت شما

یہاں ارباب ندوہ سے جو جو باتیں ہوئیں اور اون کے وعظ کا جو نتیجہ یہاں ہوا اور کیوں عموماً

بہار یون پر اوسکا اثر مرتب نہوا اوسکی حقیقت انشاء اللہ صاف صاف تفصیلوار لکھونگا ہم لوگ چاہتے ہین کہ موافقت مین مصلحین ندوہ کی ایک انجمن قائم کرین اور اوس انجمن کو بریلی کا تابع کرین بریلی صدر انجمن قرار دین چنانچہ اشتہار لکھکر مین نے شائع کیا ہی مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کا تار آیا تھا کہ مین آسکتا ہون اگر ناظم صاحب مناظرہ کرین تار کا مضمون جامع مسجد مین مجمع مین پڑھا گیا جواب نمار دیئن چونکہ محی الدین نگر جانے والا ہون اسلیے سکرٹری مصلحین ندوہ مولوی ابو البرکات صاحب خانقاہی مقرر فرمائے گئے عبد القادر ۱۹ جنوری سنہ ۹۷ء

(۸۱) نامہ جناب مولانا مولوی حکیم عبد القیوم صاحب قادری بدایونی از سکندر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم العلیہ۔

آداب۔ آج بتاریخ ۲۵ ماہ مبارک تحریر سامی مع نقل مراسلات واخبار صادر ہوئے بروز جمعہ مولوی لطف اللہ صاحب کے پاس مین حاضر ہوا تھا حضرت کا پیام پہونچا کہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب نے جو فتوی آپکی تصدیق وتصویب کے واسطے بھیجا ہے اوسپر آپ اپنی مہر فرمادیجے اور ازان بعد میرے پاس بھیجدیجیے کہ مین بھی مہر کردون مولوی صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ جوابات صحیح ہین لیکن مقتضای وقت کے خلاف ہے۔ رقیمہ نیاز عبد القیوم قادری عفی عنہ

(۸۲) نامہ جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب از صاحبگنج

مولوی صاحب حامی ملت تابع شریعت معین مجلس اہلسنت مولوی محمد عبد الوحید صاحب اوصلہ اللہ الی المآرب۔

رسالہ فغان اسلام بندہ کی نظر سے گذرا نہایت طبیعت خوش ہوئی ہزار شکر خداوندی سبحان اللہ اللہ کے فضل سے آپنے بڑے امر مہم مین کوشش فرمائی ہے دیکھیے یہ ندوہ کیا کیا رنگت لاتا ہو اور کیا کیا گل کھلاتا ہے خدا خیر کرے۔

(۸۳) نامہ جناب مولوی عبد القیوم صاحب از ضلع صاحبگنج

کرم فرمای من جناب مولوی [illegible] سجاد ممتاز و کرمہ

بعد سلام علیک عرض ہی کہ رسالہ مظہر حق جدیدہ مطبوع ہوا ہی اگر کوئی نسخہ موجود ہو تو میرے پاس [illegible]

روانہ فرمایے اور کیفیت جدیدہ جلسہ ندوہ واقع میرٹھ سے بھی مطلع فرمایئے۔ مین کوشش میں ہون کہ فتاوی الستہ پر چند علماسے مہرین لیکر روانہ بریلی کرون چنانچہ اکثرنے لکھا بھی ہے اللہ تعالے آپ لوگونکو جزاے خیر عطا فرماے بہت اہم امر مین کوشش فرمائی ہے۔

(۸۴) تحریر جناب شیخ عبد الکریم صاحب حنفی از جرہوہ

عقائد ندوہ مبائن مذہب اہلسنت ہین۔

(۸۵) نامہ جناب مولوی عبد الکریم صاحب از احمد آباد

بخدمت جناب معلی القاب فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام حشمتکم
بعد السلام علیکم وعلے من لدیکم عرض خدمت بابرکت ہین یہ کہ حضور پرنور کا روانہ کیا ہوا پولندہ وصول ہوا سوالات رسائل کے اور اشتہار جو حضور پرنور کی طرف سے ندوہ کے بارہ مین چھاپے گئے ہین ارسال فرمایے اور تحریر جناب مولانا مولوی نذیر احمد خان صاحب کی جو بریلی مین چھپ رہی ہو وہ بھی روانہ فرمایئن ۲۵ ذی القعدہ ۱۳۱۳ھ الراقم عبد الکریم

(۸۶) نامہ جناب مولوی حکیم ابو العلا محمد عبد اللہ صاحب از گورکھپور

بجناب مولانا المعظم و مخدومنا المکرم حامی دین متین ماحی کفرہ و مبتدعین مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

پس از گزارش ہدیہ سنیہ سلام سنت الاسلام معروض آنکہ پولندہ مرسلہ والا وصول گردیدہ بحقیقت مینگویدکہ حق بجانب آنجناب ست ندیباکہ مقصود بالذات ازین اجتماع ہمواری مذہب اہلسنت وابطال مذاہب باطلہ و فرق ہالکہ است چون اراکین ندوہ مختلف المذاہب چگونہ این مقصود پیدا خواہد شد لہذا تنبیہ نمودن ضرور بود پس ازین سوالات تنبیہ کامل خواہد شد و آیندہ ہمچنین بیباکی عالیا در رد ازاراکین ندوہ بعمل نخواہد آمد۔ رقیمہ ابو العلا محمد عبد اللہ عفی عنہ از گورکھپور ۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ

(۸۷) نامہ جناب مولوی عبد اللہ صاحب قادری از جونپور

جناب مولنا و بالفضل اولنا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی و دام مجدکم
السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مانعیہ تحفہ مین دو رسالہ حضور کے مولانا ہدایت اللہ خان صاحب مدظلہ کے ملاحظہ سے گزرے بہت پسند فرماتے اور جسقدر اشتہار اور رسالے

حضور کی طرف سے ندوہ کی رد میں چھپی ہوں نزد تر مولانا صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ فرمایئے۔ فقیر عبد اللہ قادری عفی عنہ

(۸۸) نامہ جناب مولوی حکیم ابو سعید محمد عبد المجید خان صاحب خلف حکیم محمد محمود خان صاحب دہلوی

سعادت آثار مولوی حکیم خلیل اللہ خان زاد قدرہ۔

بعد دعا اینکہ رسالہائے مخالف ندوہ پہونچے۔ میں بھی انجمن ندوۃ العلما سے مخالف ہوں اور ان تمام اعتراضات سے متفق ہوں جو انجمن کے اوپر کیے گئے ہیں۔ محمد عبد المجید عفی عنہ۔ ۱۴ محرم ۱۳ھ

(۸۹) نامہ جناب مولانا محمد عبد الواحد خان صاحب رامپوری مدرس مدرسہ فیض رسول بہار شریف

بخدمت ہمہ مکرمت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ندوہ کے بارہ میں بعض ملاؤں سے جو بہی خواہ ندوہ ہیں احقر کو بحث کی نوبت آجاتی ہے چند پرچہ سوالات کے روانہ فرما دیے جائیں کہ تقسیم کر کے شرکت ندوہ کی نفرت ظاہر کیجائے یہاں اکثر مولوی ظاہر میں حنفی المذہب ہیں اور باطن میں وہابیت رکھتے ہیں پرچہائے مذکور و دیگر جوابات جو ندوہ کو دیے گئے ہیں روانہ فرما دیے جائیں۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳ھ از بہار

دیگر

(۹۰)

بگرامی خدمت ہمہ مکرمت سراپا عظمت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کتب و رسائل والا پہونچیں۔ احقر کو زمرہ وکلا میں درج فرمایا جاوے۔

۱۴ ربیع الآخر ۱۳ھ۔

دیگر

(۹۱)

مولانا المکرم جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی محمد اظہر امام صاحب رضوی المشہدی نے ۸ ربیع جمادی الاولی داخل کیے ہیں انشاء اللہ تعالی ماہ بماہ چندہ مجلس اہلسنت وجماعت روانہ کیا کرینگے ۲ جمادی الاولی ۱۳ھ

دیگر

(۹۲)

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولانا حکیم سید سجاد صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بہار کی حالت بفضلہ عمدہ ہے اہل ندوہ کو انشاء اللہ فروغ نہوگا۔ بریلی سے جو تار آیا تھا جمعہ کے روز جامع مسجد میں ناظم ندوہ وشاہ سلیمان صاحب علمائی ندوہ کی موجودگی میں سنا دیا تھا۔ ندویوں کا رنگ پھیکا ہو گیا۔ خاموش بیٹھے رہے پھر شاہ سلیمن ندوی نے وعظ کہا۔ ندوہ کا کچھ ذکر نتھا۔ دوسرے روز محلہ مرداد میں ندویوں نے وعظ کہا۔ شاہ سلیمن نے قسمیں کہا ہیں کہ ہم وہابی نہیں ہیں ہمکو ناحق بدنام کیا ہے۔ مولوی محمد عظیم صاحب نے وعظ میں کہا کہ حنفیوں کا مدرسہ بنایا جائیگا مدرس اور طالب علم حنفی رہینگے کبھی وہابی کا اسمین گذر نہوگا۔ سترہ شعبان کو خانقاہ میں اہلسنت کا اتفاق کے واسطے ایک جلسہ کیا گیا اور کل بروز جمعہ موفقین ندوہ سے ایک شخص وعظ کھنا چاہتا تھا کہ ہم نے اپنی ایک جماعت کی ایک شخص کو وعظ کے واسطے کھڑا کر دیا۔ موافقین ندوہ کو بہت قلق ہوا اور اوٹھ گئے۔

اب ایک اشتہار میں ندوہ کی تحریرات مع نشان صفحہ وسطر و نام کتاب درج کر کے ظاہر کیا جاتے کہ یہ اقوال ندویوں کے قرآن وحدیث وفقہ واقوال بزرگان دین کے خلاف ہیں۔ اگر اہل ندوہ حق پر ہیں تو جسقدر درخواستیں مناظرہ کی اہلسنت کیطرف سے ہوئیں کیوں مناظرہ نہیں کرتے مخلوق کے دھوکا دینے کو قسمیں کھاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب حنفی رہینگے کسی وہابی کا گذر نہوگا۔ حالانکہ رکن ندوہ غیر مقلد شیعہ نیچری ہیں اونکو کوئی نہیں نکالتا۔ ہماری اتنی درخواست ہے کہ ندوہ میں کوئی بد مذہب رکن انتظامی نہ بنایا جائے اور ندوہ کی کتابوں میں جسقدر تحریرات مذہب اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں ان تحریرات کی نسبت ندوہ کیطرف سے اشتہار دیدیا جائے کہ فلان فلان تحریریں خلاف مذہب اہلسنت ندوہ سے جو شائع ہوئیں وہ غلط اور باطل ہیں بس اسی پر تصفیہ ہے۔ محمد عبد الواحد نقشبندی مجددی عفی عنہ ۲۷ شعبان سنہ ۱۳۱۴

(۹۳) تحریر جناب شیخ عبد الواحد صاحب رئیس ضلع حاجی پور

میں جلسہ اہلسنت پٹنہ کا دل وجان سے شریک ہوں۔

(۹۴) نامہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب فردوسی عظیم آبادی

ناصر ملت مصطفویہ حامی مذہب حنفیہ جناب مولانا اجل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی بعد تسلیم محض غائبانہ اخوت اسلامی وحمایت مذہب حنفیہ کے جہت سے یہ خط لکھ رہا ہوں اور مولوی عبد القادر صاحب بدایونی کو بھی لکھ رہا ہوں جلسہ ندوہ سے میں سخت بیزار ہوں اور شاید حضور اوسکے مخالف ہیں لہذا موافقت فی المخالفۃ وحمایت مذہب حنفیہ کی جہت سے لکھتا ہوں ایک اخبار تردید مذاہب باطلہ ومخالفت

ندوہ میں نکالنے والا ہون آپ سرپرستی کریں مذہب حنفیہ کو حق سمجھتا ہون اور اس ندوہ کو باطل انشاءاللہ
اگر آپ لوگ آمادہ ہون تو ندوہ حنفیہ پٹنہ میں عنقریب قائم کرون۔ خادم عبد الوحید غلام صدیق حنفی ۹ ذیقعدہ ۱۳ھ

(۱۹۵) دیگر

عالم اہلسنت دافع وماحی رسوم شرک وبدعت ناصر الاسلام المسلمین حامی شرع متین جناب مخدومی مولانا مولوی عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب حنفی القادری البرکاتی بریلوی مدظلہ العالی وعم فیضہ الجاری۔

تسلیم میں ابتدا سے جلسہ ندوۃ العلما کا مخالف تھا۔ اس ننگ خاندان خاکپائی درویشان کا نام بھی فہرست مخالفین ندوہ میں درج فرما لیجیے۔ عاجز محمد عبد الوحید غلام صدیق حنفی۔

(۱۹۶) دیگر

امیرالعصر جناب مولانا ومخدومنا قبلہ وکعبہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی قادری سنی برکاتی مدظلہ
تسلیم۔ ایک رسالہ رد ندوہ خاص اپنی طرف سے تصنیف روانہ کرتا ہون شائع فرمائیگا۔ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳ھ

دیگر

جناب مولانا وبالفضل اولنا مخدومنا دامت برکاتکم۔

بعد فراوان التسلیم آنکہ۔ مولوی امجد علی کانپوری کا رسالہ (یعنی ہدایۃ الالہام) اس شہر میں بہت لوگون کو خراب کیے ہوئے ہے اور مولوی عبد الحق دہلوی کا بھی (یعنی اعلام) آخر الذکر کا جواب تو حضرت مولوی عبد القیوم صاحب بدایونی دیکھ چکے ہین نہایت کافی ووافی ہی مگر ہدایۃ الالہام کا جواب نہین ہوا ہی۔ ہر دو کا جواب ارقام فرمائین ضرورت زمانہ کا پورا جواب ہونا چاہیے۔ تحفہ محمدیہ کانپور میں آپ دونون حضرات کی ہجو چھپی ہی اور واقعات بطرز دیگر مندرج ہوئے ہین مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قبلہ کا نوازش نامہ آیا۔ کہ مولوی لطف اللہ صاحب نے بریلی میں اظہار حق سے انکار کیا۔ سخت تعجب ہی یہ تو بڑے پکے معتبر عالم حنفی تھے۔ خدا رحم کرے۔ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

(۱۹۷) دیگر

حامی العلوم المسلمین ناصر دین سید المرسلین فخر العلما والفضلا جناب مخدوم محترم مولانا ومقتدانا مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی القادری زیدت اکرامکم والطافکم۔

ہدیہ مسنونہ مع التعظیم والتکریم قبول فرمایئے۔ خواجہ تجمل حسین صاحب اکبرآبادی ومولوی نصرت علی صاحب

دہلوی آمادۂ مخالفتِ ندوہ ہیں۔ ۱۵ محرم ۱۳۱۴ھ

(۹۹) **دیگر**

حضرت مولانا قامع الشرک والبدعۃ حامی الشرع والملۃ فخر علمائی دوران محسود ساکنان عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی ادام اللہ برکاتہم
التسلیم مع التکریم۔ ایک عجیب واقعہ پیش آیا مولوی عبد الباری صاحب کے یہاں مولوی محمد سلیمان
پھلواری رکن ندوہ سے ملاقات ہوئی گھنٹوں متعلق ندوہ کے گفتگو رہی۔ خیالات بالاجمال میں نے
دریافت کر لیے۔ اثنائے گفتگو میں کچھ کچھ رد بھی کرتا گیا۔ بفضلہ تسلیم کرتے گئے آئندہ پابندی مذہب
اہلسنت کا وعدہ بھی کرتے رہے۔ جانب ندوہ بھی بچاتے رہے مسلک اصلح کل پر پورا پورا عمل کرتے
رہے اس مخالفت کا نام انھوں نے جنگ جمل رکھا ہے آپکی اور مولانا بدایونی کی کچھ تعریف بھی اور
بعض غیر معلوم واقعات بیان کر کے مذمت بھی کرتے رہے۔ ضرورت زمانہ پر اونکا لور اور مدارات
کو مخالف کتاب و سنت ہے اختلافات فرق باطلہ کو غیر تفطیعات میں بتاتے ہیں۔ مجرد کلمہ گوئی کا نام اسلام
رکھ چھوڑا ہے۔ قرآن شریف کو ہمارے ہاتھوں میں ہے دخل بشری سے غیر محفوظ بتلاتے ہیں۔ عیاذا باللہ
میں نے جوابدہی سے کچھ تسلیم کرتے رہے۔ کچھ ٹلتے رہے میں نے خیالات دریافت کر کے صاف کہدیا
کہ ناظم صاحب اور جملہ اراکین ندوہ مداہنت فی الدین سے بری نہیں ہو سکتے۔ چاہے ناظم صاحب کو آپ
ولی کیوں نہ کہیں۔ اسپر سکوت اختیار کیا۔ یہ حضرت عجب قماش کے آدمی ہیں موافقین و مخالفین دو
دونوں سے ملتے ہیں اور حنفیت کا ابطال کرتے ہیں۔ اللہم احفظنا۔ محمد عبد الوحید ۲۱ محرم ۱۳۱۴ھ

(۱۰۰) **دیگر**

افضل العلماء اکمل الفضلاء جناب مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قادری الحنفی
البریلوی مد ظلہ العالی۔ بعد ادائے لوازم تکریم التماس یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ سے مفصل کیفیت
معاونین چندہ و مخالفین ندوہ معلوم ہوگی۔ ناظم صاحب ندوہ آئے تھے مجھکو محض صحبت سمجھکر اپنے یہاں بلا
بھیجا مگر میں نے کہلا بھیجا کہ میں نہ آؤنگا جلسہ مناظرہ مقرر ہو۔ اور میں فریقین کی حقانیت و تعصب کا حال معلوم ہو گا
اور علی الاعلان تبرئہ و تحریر اقرار غلطی کا کرنا پڑیگا مگر جواب نہ آیا۔ کمترین عبد الوحید غلام صدیق۔

(۱۰۱) **دیگر**

منبع کمال عالم عامل ملک العلماء بحر العلوم مخدومنا مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قادری۔ بید اکم فضلکم

تسلیم۔ شکر خدا کا کہ بہت لوگ مخالف ندوہ مخذولہ کے ہو گئے۔ مولانا مولوی سید عبد العزیز صاحب تلمیذ رشید فاضل خیر آبادی کا نام بھی فہرست میں درج فرمایئے۔ مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی فخری نظامی اور مولوی حکیم یوسف حسن صاحب کا نام بھی درج فرمایئے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

(۱۰۲)

دیگر

محی السنہ ممیت البدعۃ محسود اقران۔ نوادر زمان جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی مدظلہٗ

ان حضرات کے اسمائے گرامی بھی مندرج فہرست مخالفین ندوہ مخذولہ کیجیے۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد العلی صاحب چشتی صابری حنفی محلہ عالم گنج پٹنہ

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری موضع سبلپور پٹنہ۔

جناب مولانا حکیم حافظ محمد سجاد صاحب حنفی صابری چشتی محلہ کمہرار پٹنہ

جناب منشی ماسٹر شیخ صدر الدین محمد علی اختر صاحب صدیقی حنفی وکیل اہلسنت ساکن موضع فتوچک من مضافات بہار شریف۔ حال مقیم شہر کلکتہ چنار بازار بلندس لین نمبر ۱۔

جناب مولانا مولوی حکیم عبد اللہ صاحب قادری حنفی۔ کلکتہ۔

جناب مولوی ماسٹر غیاث الدین صاحب حنفی الصدیقی برادر معظم جناب وکیل اہلسنت محلہ لودیکٹرہ پٹنہ۔

جناب حافظ سلامت اللہ صاحب صدیقی حنفی قادری رئیس پٹنہ محلہ کالو خان کے باغ۔

جناب میر امیر جان صاحب حنفی محلہ لودیکٹرہ پٹنہ رئیس محلہ۔

جناب سید شاہ معین الدین عرف سید شاہ محمد جلال صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس پٹنہ لودیکٹرہ حامی مجلس۔

جناب شیخ تفضل صاحب عرف مجاہیان محلہ مضافات کی میدان پٹنہ

جناب حاجی شیخ خورشید علی صاحب و شیخ محبوب علی صاحب حنفی حال ساکنان پٹنہ لودیکٹرہ

جناب شیخ محمد امیر صاحب جناب شیخ اولاد حسین صاحب حال ساکنان پٹنہ۔

جناب شیخ مہدی جان صاحب جناب شیخ محمد جان صاحب پٹنہ

جناب مرزا محمد انور صاحب شاعر محلہ مضافات کی میدان پٹنہ۔

جناب شیخ عبد الکریم صاحب محلہ مغلپورہ
جناب سید شاہ منیر الدین صاحب حنفی قادری محلہ مغلپورہ پٹنہ حال مقیم کلکتہ
جناب شیخ طہارت حسین صاحب رئیس پٹنہ موضع بسپلپور حال مقیم لودیکٹرہ پٹنہ
جناب شیخ فصیح احمد صاحب خلف جناب موصوف الذکر لودیکٹرہ پٹنہ۔
جناب سید شاہ لطف الرحمان صاحب حنفی مجددی فضل رحمانی رئیس موضع کاکو ضلع گیا
جناب سید شاہ عزیز الرحمان و حبیب الرحمان صاحبان خواہرزادگان جناب موصوف۔
جناب سید محمد لئیق صاحب موضع سید آباد پرسان ضلع گیا
جناب شاہ سید محمد ذکریا صاحب حنفی قادری الوارثی موضع کاکو ضلع گیا
جناب منشی محمد ہاشم صاحب موضع سلیمان پور ضلع گیا۔

موضع جہرہوہ ضلع مظفر پور

جناب سید شاہ احمد حسین صاحب حنفی رئیس موضع برادرحز جناب شاہ محمد حسین حنفی قادری فضل رحمانی۔
جناب منشی چراغ علیصاحب۔
جناب شیخ نصیر الدینصاحب۔
انشاءاللہ آیندہ اور لوگون کے نام جلسے مبارک لکھکر روانہ کرونگا مطمئن رہین بفضلہ خدمت مذہب سے غافل نہین ہون۔ سلام وخیر ختام مع الاکرام۔

خادم تقصیر دار عبد الوحید حنفی عظیم آبادی

دیگر

(۱۰۴)

مخدوم و معظم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مدظلہ
تسلیم۔ مولوی عبد السلم رکن ندوہ کا بیان ہے کہ اس سال جلسہ عظیم آباد مین ہوگا عند الحنفی دل کے ہمارے ذیل درج فہرست ندوہ کیجیے
جناب مولانا مولوی حافظ قاری صوفی عین الحق صاحب قادری شہر بنارس
منشی سید محمد سعادت حسین صاحب حنفی پٹنہ

شیخ فدا حسین صاحب شیخ عابد حسین صاحب پٹنہ

(۱۰۴) دیگر

مقتدائی اہلسنت وجماعت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قادری دام فیوضہ العالیہ
ہدیہ مسنون قبول باد۔ مولوی علی اسلم معین الندوہ نے ایک رسالہ تائید الندوہ وبعض دیگر مضامین اخبار میں شایع کیا ہی اوسکے رد میں ایک رسالہ لکھ رہا ہون مولوی یوسف حسن صاحب بھی ایک رسالہ تصنیف فرما رہی ہیں
عبد الوحید ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۴ھ

(۱۰۵) دیگر

فاضل لبیب کامل اریب حضرت معین ملت بجویہ موید مذہب حنفیہ فخر العلما صدر الکبرا محی السنۃ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری زید حسنا تکم۔
بعد سلام مودت التیام عرض رسا ہون خدا کا شکر ہی اس خط کو میں نے علما مشایخ وغیرہم کے دستخط حاصل کر کے ندویون کے حلق سے باز رکھا ہے اونکی وقعت نہ رہی چار پانچ دستخط اجلہ مشایخ پھلواری کی دیہار شریف ہو جائیں تو حضور کو مژدہ سناؤن رسالہ تائید الندوہ کی عظمت جاتی رہی اب تسوید الندوہ کی دہوم دہام ہی
خاکسار عبد الوحید ۱۵ جمادی الاولی سنہ ۱۴ھ

(۱۰۶) دیگر

مخدومی مکرمی حضرت مولانا المعظم دامت برکاتہم۔
تسلیم عرض ہی۔ رسالہ ارشاد الکملا دہلی میں مولوی حفظ اللہ صاحب کی تصنیف سے چھپایا گیا ہی اوسمیں عجب عجب افترا پردازیان کی گئی ہیں۔ دعوی بدل کیا ہی ندوہ حق پر بتلایا گیا ہی۔ مناظرہ کے لیے مولانا بریلوی و مولانا بدایونی کو بلایا گیا ہی۔ ہسکار ضرور ساتھ لیتے آیئے اور رسالہ شرح مقاصد ندوہ (حیرت دہلوی) والقول الفاصل (مولوی ایوب پھلواری) کا جواب بہی ہمراہ لایئے۔ خادم عبد الوحید ۲۲ رجب سنہ ۱۳۱۴ھ

(۱۰۷) دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مد ظلہ العالی
تسلیم آج معلوم ہوا کہ ا۔ امسال جلسہ ندوہ پانچ جگہوں میں سے ایک جگہ ضرور ہوگا۔ حیدر آباد ۲ بمبئی ۳ پٹنہ ۴ کلکتہ ۵ میرٹھ میرٹھ میں مولوی عبد السمیع صاحب کو لکھیے بمبئی میں علمائی بمبئی کو لکھیے۔ حیدر آباد میں

بھی مخالفین ندوہ کو لکھے۔ کلکتہ مین مولوی مرزا غلام قادر بیگ صاحب کو لکھے پٹنہ کی حالت انشاء اللہ تعالے مین لکھتا رہونگا واقعہ پٹنہ ضرور شایع کیجیے صاحبان ندوہ پھر بہار شریف گئے ہین بہار شریف سے تار آیا کہ تم مع مولوی عبد الصمد صاحب آؤ مگر مولانا صاحب چلے جا چکے عبد الوحید ۲ شعبان سنہ ۱۴ھ

(۱۰۸)

دیگر

جناب مولانا و مقتدانا سندی و معتمدی مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری مد ظلہ العالی

تسلیم و ادب کے بعد التماس ہے کہ ایک بزرگ فاضل متبحر عالم معتبر تلمیذ ارشد حضرت مولانا مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری یعنے مولانا مولوی لطف الرحمن صاحب بردوانی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ آج غریب خانہ پر تشریف لائے ندوہ کا ذکر آیا۔ مجدد مخالف پائے گئے اور فرمانے لگے کہ انشاء اللہ کلکتہ مین ہم حتی الوسع ندوہ ہونے سے روکینگے اور علما کو شناعت سے آگاہ کرینگے۔ ہمارا نام انجمن اہلسنت مین درج ہو سب رسائل اور اشتہارات ہمارے پاس بھیجدیے جاتین۔ تم کلام زیادہ تسلیم خادم عبد الوحید حنفی ۱۵ شعبان سنہ ۱۴ھ

(۱۰۹)

دیگر

مولانا المعظم و مخدومنا الاکرم مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

بعد ہدیہ تسلیم مع التکریم التماس ہے خداوند کریم کی عنایت و کرم سے ایک جلسہ انجمن اہلسنت مصلحین ندوہ کا باہتمام خادم نہایت شان و شوکت سے ہوا جناب مولانا مولوی حافظ فتح الدین صاحب اوسکے صدر اور جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب نائب صدر مقرر ہوئے مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب اوسکے مہتمم اور یہ اذل الخلائق نائب مہتمم قرار دیا گیا۔ اور بہار شریف مین بھی جلسہ ہوا۔ مدرسہ کی بناکی رائے قرار پائی جناب شاہ صاحب قبلہ اوسکے صدر اور مولوی ابو البرکات صاحب خانقاہی مہتمم اور مولوی عبد القادر صاحب نائب مہتمم انجمن بہار شاخ بریلی اور انجمن پٹنہ شاخ بہار۔ انشاء اللہ تعالی رسالہ مرآۃ الہدیٰ و عروۃ الوثقی جلد طبع ہوکر حاضر خدمت ہوگا۔ شاہ صاحب قبلہ بہار کی مہر ضرور چھپوا دیے مظفر پور چھپرہ آرہ دربھنگہ۔ حاجی پور کی نسبت کوشش کرونگا بفضلہ تعالی پٹنے کے لوگ اب ہمارے بہت متفق ہوتے جاتے ہین وعظ بھی خدا چاہے رفتہ رفتہ ہوگا۔ مولانا مولوی حکیم یوسف حسن صاحب قبلہ صاحبگنج سے اپنے نامہ نامی مین ارقام فرماتے ہین کہ شب کو میرا ابو صالح صاحب رئیس صاحبگنج کے مکان پر مولوی ابو الخیر پسر مولوی امانت اللہ صاحب ندوی غازیپوری کی دعوت تھی علما و معززین جمع تھے مولوی حکیم فصاحت عالم

بھی باصرار تمام بلائے گئے اور مولوی ابوالخیر نے سب لوگون سے مخاطب ہو کر کہا کہ ندوہ سے اتفاق کرو مولوی صاحب نے فرمایا کہ علت غائی ندوہ کی معلوم ہونا چاہیے مولوی ابوالخیر نے کہا کہ آپ مخالف معلوم ہوتے ہین فرمایا کہ نہین ہم موافق ہین مگر بات تو معلوم ہو چنانچہ گفتگو مین مولوی ابوالخیر عاجز و ساکت ہوئے تو سخت و درشتی کی نوبت پہنچی جلسہ برہم ہوا قاضی فرزند احمد رئیس صاحبگنج اونکو اپنے مکان لیگیے راستہ مین مولوی ابوالخیر پوچھتے تھے کہین عبدالوحید تو نہین آگئے بہت ہراسان تھے اور دیگر واقعات ہیں بھی انشاء اللہ تعالی مطلع کرونگا۔ عبدالوحید نائب مہتمم انجمن اہلسنت ۲۳ شعبان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۰) دیگر

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب دام مجدکم۔

تسلیم۔ مین بضرورت صاحبگنج جا رہا ہون مولوی فصاحت عالم صاحب نے طلب کیا ہے ندوہ کا شورہے حال مفصل آیندہ لکھونگا۔ یکم رمضان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۱) دیگر

مولانا ذو المجد والکرام مولانا مولوی مومن سجاد صاحب۔

السلام علیکم۔ بحمدہ صاحبگنج گیا تھا کامیاب واپس آیا۔ مولوی فصاحت عالم صاحب یا مولوی عبدالقیوم صاحب جلد ہی علما کی مہرین لیکر روانہ کرینگے اور کیفیت مفصل لکھینگے۔ جناب شاہ صاحب قبلہ بہاری دام ظلہ کی مہری تحریر رسالہ مع بعد نقل بہت جلد واپس فرمایے صاحبگنج سے بھی انشاء اللہ تحریرین آتی ہونگی وہان بحمدہ سارے شہر کے علما مخالف ندوہ ہین مولانا فصاحت عالم صاحب بحمدہ حامی سنت ہین جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس جامع مسجد آگرہ دام مجدہم کے پاس دافع و فتوی روانہ کیے تھے اونھون نے نہایت تعریف کی اور پسند فرمایا۔ مولوی لطف الرحمن صاحب کلکتہ علمائے اہلسنت کی تشریف بری کے خواہان ہین۔ عبدالوحید ۱۲ رمضان ۱۳۱۴ھ

(۱۱۲) دیگر

حامی ملت ناصر اسلام مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دامت برکاتکم

تسلیم۔ میرٹھ مین کیا واقعہ گذرا مطلع کیجیے مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی لکھتے ہین کہ مجھسے مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی سے غرارسیہ ملاقات ہوئی میرے رسالہ حدیث کو مداح ہوئے ندوہ سے بیزار

ظاہر کی صرف دو شبہات کیوجہ سے انہی علیحدگی بتلائی ہم لوگون نے شوق صاحب سے پوچھا کہ وہ کون شبہے ہین کہا کہ یہ اسرار مخفی ہین لکھنے کے نہین نیازمند عبدالوحید از پٹنہ ۲۳ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ

(۱۱۴) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب شاگرد رشید مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری از الہ آباد

جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون النقلیہ والعقلیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدوم معظم والا شان جناب مولانا احمد رضا خان صاحب دام مجدہم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ توجہ ارسال گرامی نامہ مع فتاوی کا شکریہ غیر ممکن جزاکم اللہ خیرا۔ الحمد للہ کہ جناب والا بھی اسطرف متوجہ ہوئے۔ نیازمند نے عرض کیا تھا کہ اتفاق ندوہ کا جھگڑا احرام و ام نیاچرہ لیام انکی شرائیں حیرت انگیز ہین مضامین ثلثہ کے لوح ہین قرآن مجید ین ان ناخدا ترسون نے صلاح دی تھی بجائے یا قومنا اجیبوا داعی اللہ کے یا قوم اجیبوا داعی اللہ چھاپا ہو کاپی کیجا لمین خیاب۔ شیخ احمد صاحب کی نے اہل مطبع وغیرہ کو مطلع کیا مگر کسی نے کچھ پروا نہ کی۔

نیازمند نے پارسال جناب ناظم صاحب کے خط کے جواب مین پندرہ ورق سیاہ کیے مگر لوگون نے بھیجنے نہ دیے کہ انکو کوئی دیکھے گا بھی نہین۔ جو جوابات فتاوی حنیفیہ مین موجود ہین آج تک ہر ایک شخص سے انھین وجوہ پر لڑتا رہتا ہو بحمد اللہ کوئی جواب نہین دیسکتا ہو۔ الہ آباد کے اکثر لوگ تو مخالف ندوہ ہو گئے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ دیندار عالم ندوہ سے علیحدگی فرماتے جاتے ہین علماء الہ آباد کے خصوصًا مخدومنا جناب مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کے دستخط موا ہیر ہو گئے جو ابلاغ خدمت ہو مخالفین ندوۃ العلماء کی فہرست مین میرا نام اول نمبر ہوا اور میری مخالفت کا شہرہ دور دور تک ہو۔ مین نے تو ایک استفتا مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالی شرفا وتعظیما کو بھیجا تھا۔ شبلی صاحب نے نصاب تعلیم مین فقہ کو خارج از درس کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون مولوی پھلواری نے کہا کہ نیا زمانہ ہو نئی فقہ ہونی

سلہ مد مخزا سرار یہ ہین کہ قائل ہو کر مولوی شوق صاحب نے وعدہ کیا کہ جلسہ ندوہ کو مخصوص باہلسنت کرا دینگے۔ اور عقائد ومسائل ومضامین خلاف اہلسنت جو ندوہ سے شائع ہوتے ہین ان کا رد بھی موافق مذہب اہلسنت ندوہ سے شائع کرا دینگے ہمکو وہ کیونکر ظاہر فرماتے شناعات ندوہ کا اقرار نکلتا۔ اسیطرح مولوی عبید اللہ صاحب منتظم مدرسہ علیگڈھ بھی وعدہ فرما چکے لیکن اسوقت تک تو کوئی آثار اس تسلیم واصلاح کے پائے نہین جاتے ۱۲

چاہیے العیاذ باللہ زیادہ کہان تک سامعہ خراشی کرون رقمہ عبید اللہ عفی عنہ الہ آباد
۱۴۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۱۴)
جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ حاوی الفنون الاصلیہ والفرعیہ حامی الملۃ الحنیفیہ مخدومی المعظم ومطاعی المفخم
جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نامہ سامیہ نے ممنون احسان ومرہون توجہ بے پایان فرمایا۔ مخدومی جناب حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم کا مخالف ندوہ ہونا معلوم ہے۔ ایک اسکول مین محفل متبرک میلاد شریف ہوئی جناب موصوف نے بیان فرمایا تھا۔ بعد اوسکے ندوہ کا ذکر ہجو کے سا فرمایا۔ نیاز مند نے کہا استفتانہ عرض کرتا ہون کہ یہ میل جول جسکا جھگڑا ندوہ بکتا ہے شرعاً جائز ہے یا نہین ہے فرمایا نہین مینے کہا کہ جب یہ خلط ملط حرام اور ناجائز ہے تو ندوہ والون سے کہا جائے۔ مان لین تو بہتر ورنہ کھلی مخالفت کیجائے کہ عوام گمراہ نہون۔ فرمایا مین نے دیوبندیون سے کہا تھا کہ اپنے یہان جلسہ کیجیے۔ اونھون نے کہا کہ ہمین سب کی مخالفت ہوگی فقط پھر مین نے کہا کہ نہین صاحب کچھ تو کرنا چاہیے۔ جواب دیا کہ اچھا بعد رمضان کچھ مشورہ کیا جائیگا۔ جناب شیخ احمد صاحب کی تشریف لائے تھے وہ پہلے مخالف ندوہ تھے مجھکو بڑی مسرت ہوئی دربھنگہ مین غیر مقلدین آریہ کا جلسہ بہت پھیکا ہوا۔ کوئی حنفی اونکے جلسہ مین نہین گیا الا وھو ندوۃ بنکے چار شخص گئے تھے۔ مولوی ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی سلیمان صاحب پھلواری۔ مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری شبلی صاحب مگر سب جلسہ مین نہین گئے اول وسوم گئے سب لوگ ان سے متنفر ہوتے کہ سنی ہوکر وہابیون کے جلسے مین گئے۔ ندوہ کا اثر بہت دور تک معلوم ہوتا ہے مگر کسیکو اوسکے ما لہ وما علیہ سے کچھ خبر نہین۔ جب وجوہ پیش کیے جاتے ہین تو جواب ندارد خود مولانا ناظم صاحب و دیگر ارکین بھی ثابت نہین کر سکتے رسالہ قطع الحجۃ ایک نسخہ ملا ہے ملاحظہ فرمایے مولف قطع الحجۃ ناظم صاحب کے اوستاد بھی اور اوستاد بھائی بھی ہین دائرۃ السلطنۃ مین کسینے ارکان ندوہ کو پیشوای مذہب ہا دیان دین لکھا ہے۔ مجھکو اندیشہ ہوا کہ عوام اسکو دیکھکر گمراہ ہوجائینگے۔ رقمہ عبید اللہ۔ ۲۰۔ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ۔

(۱۱۵) دیگر

مخدوم معظم و مطاع مفخم والا شان حامی السنۃ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
سلام مسنون نیاز مشحون۔ کل نسخے مراسلات سنت و ندوہ تشریف لاکر باعث سربلندی ہوئے۔ مولانا بفضلہ تعالی آپ بے شبہ حامی اہلسنت ہیں اس تحفۃ الرجال میں آپکا قلم فیض رقم سیف سے بڑھکر کام کر رہا ہے۔ اور تمام اہلسنت پر آپکا احسان ہے اور ایک جہان کو فتنہ عظیمہ سے بچانے کے لیے آپ سرگرم ہیں ہر وقت آپکی عبادت متعدیہ میں گذرتا ہے جزاکم اللہ تعالی عنی وعن جمیع اہل السنۃ خیرا وجعل الیکم اکثر ما فی الآخرۃ والاولی آپکی مساعی جمیلہ و رسائل منیفہ کا اثر ایک یہ بھی ہے بغرض عرض کرتا ہوں کہ عزیز برادران مولوی احمد خان سلمہ الرحمن جناب قاری عبد الرحمن صاحب کانپوری کے پیچھے تراویح پڑھنے جایا کرتے تھے اوس میں حامی ندوہ کی حیثیت بھی نماز پڑھتے تھے لیکن وہ عزیز شوق قرات میں کچھ خیال نہیں کرتے تھے جب رسائل شریفہ کو ان لوگوں نے دیکھا تو وہاں جانا چھوڑ دیا ہے میں نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میری پہلی نماز خدا معاف فرمائے اب نہ جاونگا۔ میں خدائے تعالے کا شکر بجا لایا اور آپکا بھی شکر گذار ہوں۔

۱۵ شوال ۱۳۱۴ھ نیازمند عبید اللہ۔

(۱۱۶) دیگر

مخدوم معظم مطاع مفخم والا شان جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
از نیازمند محمد عبید اللہ سلام مسنون نیاز مشحون۔ جناب مخدومی مولوی حاجی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب سے ہم کیخدمت میں گیا تھا۔ فرمایا کہ میں ایک تحریر ندوہ کے متعلق تمہارے پاس بھیجونگا۔ دیکھ لینا ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ممدوح وہ تحریر ندوہ کو بھیجنے والے ہیں ایک پرچہ بنام تحفہ محمدیہ۔ بانپور محلہ احاطہ کھاتکتان [?] سے ماہوار شائع ہوتا ہے اوسکے مہتمم جناب ناظم صاحب ہیں اور اوسکے منتظم مولوی محمد احسن صاحب بہاری ہیں وہ مبارک کا ایک پرچہ بغرض دیکھنے ایک بشارت متعلق ندوہ کے بھیجا ہے اوسمیں ایک حدیث شریف کا ترجمہ لکھا ہے جسکی صحت کا حال خدا کو معلوم ہے۔ میں نے تو آج تک دیکھی سنی نہیں ماز الہ آباد۔

(۱۱۷) دیگر

مخدومی المعظم مطاعی المفخم والا شان جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بحمدہ تعالی آپ تو مصداق الذین جاھدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ دکھائی دیتے ہین بحمد اللہ تعالی اعلیحضرت قبلہ وکعبہ سیدنا وشیخنا دامت برکاتہم ندوہ سے کنارہ ہین معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت دامت فیوضہم نے جناب ناظم صاحب سے فرمایا کہ جسروز آپکے پاس گیا تھا وہان بیٹھتے ہی میری طبیعت منقبض ہوگئی اور اتنک انقباض ہی اور مین کچھ نہین جانتا مین اس غرض سے آپکے پاس گیا تھا کہ خداے تعالے ورسول صلے اللہ علیہ وسلم کی باتین ہونگی آپنے ندوہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ مخدومی جناب مولوی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم میرے سامنے دریافت فرماتے تھے کہ آپ شریک ہونگے یا نہین انھون نے فرمایا نہین تب آپنے فرمایا مین بھی یہی چاہتا ہون۔ ایک طالب علم ہموطن کا محبت نامہ کانپور سے آیا اوسمین لکھا ہوا ہے کہ سوالات حقانی نما کا جواب جناب مفسر حقانی نے تحریر کیا ہے۔ ایک مولوی صاحب مدرس مدرسہ رحمن آباد کانپور سے تشریف لائے اونھون نے کہا کہ جواب کیا لکھا ہے صرف جہلا کے دکھلانے کو کچھ کا کچھ لکھدیا ہے جناب مولوی نور محمد صاحب مدرس فیض عام بیان کرتے تھے سوالات سے کچھ تعرض نہین ادھر ادھر کا لکھدیا ہے کہ آپکے نزدیک جنت ایسی ہے تھوڑی سی جگہ ہے جسمین آپ اور آپکے مریدین اور آپکے اتباع آسکینگے اور کوئی نہین آسکیگا۔ جناب مخدومی مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم ناظم صاحب کو ایک خط بھیج گئے ہین بڑا لمبا چوڑا جسکا لب لباب یہ کہ مین تو ندوہ سے الگ ہون مگر آپکی ذات سے بطور قدیم محبت ہے بہتر ہوگا کہ ندوہ سے پہلے ایک جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین معترضین کو بلوائیے اور نیز اون علما کو جنکو معترضین برا نہ سمجھین اور اون اعتراضات کی نسبت تصفیہ ہو جاے ندوہ مین نہین اس جلسہ مین شریک ہونگا جو باتین واقعی بری ہین اونکو نکالدیجیے پھر اگر مخالفین بھی شریک ہون تو کوئی حرج نہین سنا گیا ہے کہ جناب مولوی سید عبد الصمد نے جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم سے دریافت کیا تھا جواب گیا کہ مین تو شریک نہونگا ندوہ مین ابتدا ہی سے جناب ناظم صاحب نے دو قسم کے لوگونکو شریک کیا ہے غیر مقلدین ونیچری۔ زیادہ تر نیچری کا زور ہے اور وہ جناب ناظم صاحب کی طبیعت مین بہت کچھ دخل پاگئے ہین جو کچھ نیچری لکھتے ہین جناب ناظم صاحب ہی کرتے ہین

یعنے جناب مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب مدرس اعلی کانپور ۱۲

نمقہ عبید اللہ عفی عنہ ۲۷ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ

(۱۱۸) دیگر

مخدومی المعظم مطاعی المفخم سیدی و مولائی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدہم
از نیازمند عبید اللہ عفا عنہ شفاہ سلام مسنون نیاز مشحون مخدومی جناب مولوی حافظ شاہ محمد حسین صاحب دام مجدہم آجکل بھوپال تشریف رکھتے ہین ایک روز کسی نے مبتدعین کے اثر پھیلنے کی شکایت کی تھی۔ تو نیازمند نے فوراً کہا کہ یہ سب خرابیان ندوہ کی بدولت ہین اور ابھی کیا ہے خدا نخواستہ جیند کا اسکا قیام ہوا تو خدا جانے کیا کیا خرابیان پیدا ہونگی نعوذ باللہ منہا۔ اوسوقت جناب موصوف نے بھی فرمایا کہ ان پہلو لکھنؤ مین کسی وہابی کا وعظ نہین ہوتا تھا تو حضرت شاہ مینا علیہ الرحمۃ والغفران کے میدان مین مزار شریف پر ابراہیم آروی کا وعظ ہوا کرتا ہے تھوڑے روز ہوئے کانپور مین ندوہ کا جلسہ ہوا تھا اوسمین جناب موصوف نے شرکت نہین فرمائی اوسکی شکایت کے خطوط بھی آئے واللہ اعلم بالصواب ۱۳ جمادی الاولی ۱۳۱۳ھ

(۱۱۹) نامہ جناب مولوی محمد عتیق احمد صاحب نائب دبیر انجمن اسلامیہ پیلی بھیت

عالیجناب فیضمآب جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم
بعد سلام مسنون عرض ہے کہ استفتا و رسالجات مرسلہ سامی جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ کے ذریعہ سے مجکو اور سب کو نام بنام پہنچے۔ آج ندوہ کو اس سے اطلاع کرتا ہون کہ بریلی کے جلسہ مین ہم سب جب شریک ہونگے اور دوسرونکو شریک کرینگے کوشش کرینگے کہ ندوہ اصلاح ضروری کرے۔ محمد عتیق احمد ۱۰ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۰) دیگر

بعالیخدمت بابرکت افضل الفضلا جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔

بعد سلام مسنون معروض کہ بعد ندوہ بریلی جمعہ اول کو جامع مسجد پیلی بھیت مین مولوی پشاوری صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے نکاح بیوگان کے بیان مین ندوہ کی مدح و تائید بھی داخل کی آخر الذکر نے جناب کی نسبت کلمات نا ملایم استعمال کیے جو سخت ناگوار ہوئے۔ بیان کے ختم پر اس حرکت نامناسب کی نسبت جو مجہکو مناسب جانا کہہ سنایا۔ پھر شاہ سلیمان صاحب تشریف لائے اون سے

وقعی کیا گیا کہ اول میں ایسا ہو چکا ہو جو غیر مناسب ہو تو ادنھون نے سہارہ میں کچھ نہ کہا۔ سبب اخبار مین
خلاف امور شائع کراتے گئے ہین۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ محمد عتیق احمد

(۱۲۱) دیگر

عالیجناب فضیلت مآب جناب مولانا احمد رضا خان صاحب۔

بعد اداب و سلام مسنون عرض ہو کیفیت ارسال شرائط از انجمن پیلے بھیت بدفتر ندوۃ العلماء اولی طور پر جانب
صدر انجمن ارسالخدمت ہے ۱۱۔ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ محمد عتیق احمد

شرائط رفع خلاف علما نسبت اصلاح ندوۃ العلما مجوزہ نائب دبیر انجمن اسلامیہ پیلی بھیت جلسہ
منعقدہ ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ

بالاتفاق منظور ہو کر بتوسط نائب دبیر محمد عتیق احمد کے ناظم صاحب ندوہ کی خدمت مین بمقام بریلی
پیش کیے گئے۔ ادنھون نے پسند فرمایا۔ لیکن بالاعلان نامناسب جانا۔ عرصہ تک سہارہ مین گفتگو ہوتی
رہی کہ آپ مولوی احمد رضا خان صاحب سے ملاقات فرما کر خلاف کو رفع فرمایے۔ مگر طبیعت نے رجوع نہ کیا
دوسرے دن وقت حاضری سب سے اول یہی فرمایا کہ اب مین مولوی صاحب سے ملنا چاہتا ہون چنانچہ
سواری منگا کر ناظم صاحب ممدوح کو مولوی صاحب کے مکان پر تشریف بریلی کی تکلیف دیگئی اور ملاقات
ہوئی۔ جناب مولانا عبد القادر صاحب بھی تشریف رکھتے تھے جسکو خوشی ہوتی۔ مگر ناظم صاحب نے اوس وقت اختلاف کے بارہ مین گفتگو
مناسب نہ جانا۔ بلکہ اوسکے لیے رات کو آٹھ بجے وعدہ تشریف آوری فرمایا لیکن تشریف نہ لائے جسکا
آیندہ بھی کوئی موقع نہ آیا اور کام انجام ہوتے رہگیا۔

ان شرائط و تجاویز کا جو نائب دبیر نے انجمن مین پیش کین کوئی محرک نہ تھا۔ بلکہ جلسہ اول کا پر شور کا حال ندوہ
دیکھکر اس قسم کی پابندیون اور شرائط کی ضرورت ذہن مین گذری تھی جنکی جلسہ لکھنؤ مین دیکھنے کی زیادہ حاجت
ہوئی جن مضر تونکا خیال ہوا تھا وہ اس اختلاف سے بالکل بے ہو گئین جب اختلاف شروع ہوا تو فوراً مکرر کر کے
بخدمت ناظم صاحب ارسال کرنے کا ارادہ کیا کہ قبل اظہار اسکے رفع ہو جاتے اور اراکین و ساکنان
شہر سے بھی اتفاق رائے کرالیا تا کہ جلد قبول ہو جائے۔ چنانچہ

جناب مولوی صفدر علیخان صاحب پشاوری رکن قسم اول ندوہ و رکن انجمن پیلی بھیت۔
جناب مولوی حکیم خلیل الرحمن خان صاحب ایضاً ایضاً

جناب مولوی عبداللطیف صاحب رکن قسم اول ندوہ۔ انجمن پہلے بیعت
جناب حافظ ولایت احمد صاحب رکن قسم دوم ندوہ ایضا
کے دستخط ثبت ہیں اور جناب حاجی حافظ قاضی خلیل الدین حسن صاحب رکن ندوہ انجمن کی رائی ارلی تھی۔

دیگر

(۱۲۲) عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مصلح ندوہ دام مجدکم
بعد سلام مسنون کے عرض ہی کہ عرائض قبل دیکھو ارشاد الکلام کے لوگون کے فخریہ بیان کیوجہ سے لکھا تھا۔
جب دیکھا تو اون لوگونکی عقل پر اور فخر کرنے پر تعجب ہوا چنانچہ مین نے اون صاحبان کی تشکین کردی۔
فتاوی السنہ ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف۔ آہ مظلوم دامغ اہل النفاق قطع الحجۃ سد اللصوص شکوہ دوست میرے
پاس بھیجئیں دیکھنے کا مشتاق ہون۔

(۱۲۳) تحریر جناب مولانا سید شاہ عزیز الدین حسین صاحب قمری ابو العلائی زیب سجادہ قمریہ عظیم آباد

چونکہ مین حنفی المذہب ہون اور یہ ندوہ مجامع مذاہب مختلفہ سے قائم کیا گیا ہی۔ لہذا مین اوسکے خلاف ہون

(۱۲۴) نامہ جناب مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب مدرس بمبئے

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم
بعد تسلیمات واضح باد۔ نوازشنامہ مع فتاوی وصول ہوا آپ حضرات نے ندوہ کا اسوقت کیا ہی جسکی جزا اللہ جل شانہ
کے پاس ہی حضرت ندوہ والون نے بمبئی مین بھی اس بدمذہبی کی جال کو پھیلانا چاہا مگر بحمد اللہ ناکام رہے چنانچہ
اوسکا قدرے نمونہ ایک اخبار رد دیا ہون جسکے صفحہ ۲ مین ذکر ہی۔ فقیر عمر الدین عفی عنہ ۲۷۔ رمضان ۱۳۱۳ھ

دیگر

(۱۲۵)

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام اللہ تعالی ایامہم
بعد تسلیمات اوضح رای عالی باد۔ جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب رام پوری مقیم احمد آباد مولف لوارق لامعہ
رد وہابیہ و تعاقب گنگوہی و لمعات عن اہل الضلالات وغیرہا کی تحریر تذیر الندوہ لیجانب اہل الجفوہ
نہایت عمدہ اہل ندوہ کا کھلا ہوا رد رسالہ مرسلہ مستے دو نون فتوی پر مواہیر ہو رہی ہی۔ انشاء اللہ تعالے
بروانہ ہو نگے۔ فقیر عمر الدین ۲ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۶)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رای عالی باد مولانا مولوی نذیر احمد خان کی تحریر اور آپکو اور ناظم کے مراسلات طبع ہوگئے ہیں تو جلد ارسال فرمایئے انڈیا گزٹ مین تحفۂ محمدیہ کے اوپر محمد احسن بہاری نے مولوی لطف اللہ صاحب کا ایک خط شائع کیا ہے جس سے عوام کو دہوکا ہوتا ہے فقیر عمر الدین عفی عنہ ۱۸۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۲۷)

دیگر

حضرت مخدومی مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائی عالی باد۔ مولوی لطف اللہ صاحب کی کارروائی سے بڑا تعجب ہوا کہ اب جبکہ پاؤن قبر مین لٹک رہے ہین یہ کارروائی ہوئی۔ آپکے ستر سوالات کا برائے نام جواب جو امجد علی نے لکھا ہے اور نیز جو عبد الحق حقانی نے لکھکر شائع کیا اوسکا جواب باصواب جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب عنقریب تحریر فرمائینگے۔ فقیر عمر الدین ۱۶۔ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۲۸)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

واضح رائے عالی ہو کہ شبلی نعمانی کو ندویون نے جلسہ تائیدی ندوہ کے لیے بلایا تھا۔ اخبار سفیر مین اطلاع شائع کی تھی۔ کہ شبلی اور مہدی علی صاحبان ندوہ کے مقاصد پر لکچر دینگے مگر قبل اسکے مولوی لکھنوی بمبئی تشریف لائے اور جمعہ کی نماز کے بعد وعظ مین خوب ندوہ کے پیچھے اوڑائے اور شبلی و عبد الحق صاحبان ارکین ندوہ کی بھی خوب خبر لی۔ شبلی صاحب بمبئی سے چلے گئے اور ارکین ندوہ کے حوصلے پست ہوگئے۔ ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۲۹)

دیگر

مولانا المعظم ذی الفضل الاعظم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رائے عالی اتکہ ناسک مین بہت بڑا جلسہ ہوا جسمین تمام شہر کے مسلمان جمع تھے حضرت مجہلے نے شناعات ندوہ ظاہر فرمائے۔ بعد وعظ مولوی اشرف علی صاحب رکن ندوہ نے مع دیگر اہل علم فتوے پر مہر و دستخط کردیئے۔ ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ عمر الدین۔

دیگر

(۱۳۰) حضور پر نور حامی دین متین مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

بعد تسلیمات واضح رای عالی باد کہ جس فتوی پر مولوی اشرفعلی صاحب رکن ندوہ و دیگر مسنے مواہیر کیے تھے وہ پہلا فتوے نہیں ہے بلکہ اور فتوے تازہ لکھا گیا ہے جسمین حقانی صاحب وغیرہ کبرائی ندوہ کے نام بنام اقوال سے تعرض کیا گیا ہے اور پہلا اور لاتمام علماء و قضاۃ بمبئی کی اسیطرح حیدرآباد کی قضاۃ و علماء کی خصوصا مولوی منصور علی صاحب مراد آبادی رکن ندوہ مصنف فتح المبین کے دستخط ہین جسمین انہوں نے ندوہ کو خود نمائی اور بدمذہبی کا جلسہ قرار دیا ہے۔ عمر الدین ۱۳۔ ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

ردیف غ

(۱۳۱)

نامہ جناب شیخ غلام اولیا صاحب از دہلی

حامی اسلام جناب مہتمم مطبع اہلسنت سلمہ،

السلام علیکم و قلبی الدیکم بندہ ایک طالب حق ہے ہمیشہ سے شعار یہ ہے کہ حق کو قبول اور ناحق کو ناقبول جانا ہے ندوۃ العلماء کو کیا کہوں بلکہ ندوۃ البلاء چہ سمجھنا چاہیے آج کل اطراف دہلی مین زور شور ہے نجم الدین صاحب میرٹھی کل لکھ رہے تھے کہ مولوی عبدالقادر بدایونی اور مولوی احمد رضا خان صاحبان کے پھپلگونی بلکہ کرلی گئی ہے جناب کی مطبع مین ندوہ کی پوری پوری پوست کندہ کیفیت چھپی ہے مجھے بھی ان کتب سے مشرف فرمایئے ہزاروں مخلوق سے نیچری رافضی ہوجانے کا خوف ہے بالیقین ان کتب سے دو فائدے ہونگے یہ تو دخت بھی نہونگی اور مخلوقات فسق و فجور سے بچیگی۔ بندہ غلام اولیا عفی عنہ

(۱۳۲) جناب مولوی محمد غیاث الدین صاحب حنفی صدیقی مخدومپوری

مین نے چند کتابونکو ندوہ کی دیکھا جو باتین کہ ممبران ندوہ سے سنی جاتی ہین صرف ہوا ے عوام کالانعام کے لیے ہین ورنہ کتب ندوہ مین تمام تر ضلالت و شقاوت کی باتین ہین ندوہ مجرد کلمہ گوئی و اتفاق و اتحاد کو دین اسلام ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ صرف اقرار کلمہ شہادت دین اسلام مین کافی نہین ہے جملہ فرائض و واجبات کا نگاہ رکھنا لابدی ہے۔

ردیف ف

(۱۴۳) تحریر جناب مولانا مولوی حافظ شیخ محمد صاحب پنجابی مدرس و صدر مجلس اہلسنت مٹیابرج

یہ بات کہ علمای غیر مقلدین اس مجمع مین داخل ہون مسئول منہ کے درست اور صحیح ہی اسواسطے کہ علمای غیر مقلدین و غیر مقلدین من حیث انہم کذالک اگر اس مجلس مین جمع ہوکر تردید خصم کرینگے تو بیشک مورد اقتدام خصم کے ہوجاوینگے اسواسطے کہ غیر مقلدین کے رسالہ الجہر بالتامین مین آمین بالجہر نکرنے والے کو تارک سنت کہا ہی اور تارک سنت بطور صغری سہیلۃ الوصول کے قاعدہ کل تارک السنۃ من السنۃ التی لعنہم ولعنہم اللہ من نبی مجاب یہ قاعدہ مشکوۃ صفحہ ۲۳ مین موجود ہی پس کل آمین بالجہر نکرنے والے نزدیک غیر مقلدین کے ملعون رسول اللہ و اللہ تعالے کے ہوئے اور اسیطرح مقلدین کی طعن جو غیر مقلدین پر ہین اون سے کتابین مشحون ہین اب حضرت کو مناسب یہ ہی کہ کہے آنکہ خود گم ست کرا رہبری کند۔ مناسب ہی کہ اس فعل سے توبہ کر کے بلفظ دیگر یعنی ندوہ تعبیر فرماتے ہین باز آوین بلکہ ایک اولیاء باکرامت صاحب شرع کی بیعت کرین اور ذکر و عبادت مین حسب ارشاد مشغول رہین ترقی اسلام ہوگی

(۱۴۴) تحریر جناب نواب شیخ فدا علی صاحب رئیس محلہ باغ کاولن پٹنہ

ہم ندوہ کے شریک نہین ہو سکتے

(۱۴۵) نامہ جناب منشی محمد فرید الدین احمد صاحب رئیس ردولی شریف رکن ندوہ ابن جناب شاہ محمد کرم رحمن صاحب سجادہ نشین حضرت مخدوم شیخ عبد الحق

حضرت قبلہ عالم مولانا سید عبد الصمد صاحب روحی فداکم

ندوۃ العلما کے بارہ مین میری راے ہمیشہ موافق اوسکی بنیاد اور بنا ڈالنے کے کیا سمجھ سکتے ہین لکھوا ایک نوٹس جلسہ کے نام سے لطف تھا اگرچہ حضور اوسکے مخالف ہین تو مین سب سے بڑا مخالف ہون ایک مضمون جو سر سید احمد خان نے اپنے اخبار علیگڈہ گزٹ مین جسمین تہذیب الاخلاق بھی شایع کیا ہی ارسال حضور ہی

(۱۴۶) تحریر جناب مولوی محمد فضل حسین صاحب مرسلہ مولوی عبد الوحید صاحب

مجھ ناکام ہیچمدان کے نزدیک یہ تحریرات حضرات علماے دین مخالفت ندوہ مین بہت درست ہین اھ

اسس ندوہ خلل انداز کی ایسی ایسی خرابی و نقصان امور دین مین ہو کہ اجتناب و احتراز جمہور اہلسنت و جماعت کو اوس سے شرعاً عقلاً واجب ہوا ہو واللہ اعلم

۱۳۷ نامہ جناب حافظ محمد یقین الدین صاحب انسپکٹر پولیس رکن ندوہ

مخدومی مکرمی جناب حافظ محمد یقین الدین صاحب زاد کرمہ

بعد سلام پاکٹ مرسلہ پہنچا۔ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب کا بار احسان اسقدر ہوا کہ سر نہین اوٹھا سکتا کہ جو باتین ندوہ کی طرف سے عاصی کے دل مین بہت دنون سے کھٹک رہی تھین اوس سے کہین زیادہ مولانا صاحب نے ظاہر کر دین جس سے اُمید قوی ہو کہ تمام بد مذہبی کا جسنے ندوہ مین راہ پائی ہو ازالہ ہو جاویگا خداوند کریم اجر جزیل عطا فرمائے اور کامیاب کرے عاصی نے بھی ایک تحریر اسی مضمون کی حیثیت ممبری بھیجی تھی ۲۰ جون

ردیف ق

۱۳۸ نامہ جناب مولوی ابو الحسن محمد قطب الدین صاحب واعظ ردالرضا ازعلیگڈھ

جناب محترم بندہ اجل فاضل اتم کامل مولانا محمد احمد رضا خان صاحب زید مجدہم

بعد سلام مسنون۔ علیگڈھ مین ندوہ کی طرف کتاب جلاء العین آئی ہو اور یہان ندوہ کے اتباع کرنیوالے بھی ہین آپ برائے خدا ندوۃ العلماء کے رد کی کل کتب جنمین سب کیفیت ہو ارسال فرمایئے عاشق اللہ

ردیف ک

۱۳۹ نامہ جناب مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب دہلوی واعظ رکن ندوہ

جناب مولانا مخدوم جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔ واقعی بندہ نے جلسہ ندوۃ العلماء مین وعظ نہین کہا اور دوسرے روز جلسہ دوم تھا احقر امپور چلا آیا۔ چونکہ احقر کو وہان کا طریقہ ناپسند تھا اور شب مولوی عبد الحی صاحب سے بہت کچھ گفتگو ہوئی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل سمجھدار شخص ہین اوسوقت اونھون نے داد دی اور اوسوقت احقر کی جانب ہو گئے اوس گفتگوی لاطائل کو کیا تحریر کرون غرض احقر اوسی روز چلا آیا

نہ وعظ کہا نہ شریک جلسہ ہوا اب وہ جو چاہیں خلاف واقع تحریر کریں ۲۴ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ

(۱۴۰) دیگر

جناب مخدوم مکرم بندہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ کتب مرسلہ شعر بحالات ندوہ پہونچین آپکی طرف سے جسقدر تحریرات ہوئی اہل انصاف کیواسطے کافی و وافی ہین میرٹھ مین جو جلسہ ہوا اوسمین حقیر نہین شریک ہوا اگرچہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سلیمان صاحب کا دوسرا خط تاکیدی آیا مگر دل نے نہ چاہا کہ جاؤن مولوی فاخر حسین صاحب تشریف لیگئے تھے مگر وہ بھی ناخوش آئے صدر صاحب نے اونکو بیان سے روک دیا مولوی صاحب حلیم الطبع صبر کو کام فرمایا ورنہ اکثر شہر اونکا معتقد تھا صورت بہتر نہ ہوتی آیندہ کے حالات سے مطلع فرماتے رہیے۔

۱۶ مئی ۱۸۹۵ء

(۱۴۱) نامہ جناب مولوی کریم اللہ خان صاحب از رامپور

کرمفرمای مہربان مولوی محمد حسین صاحب زاد الطافکم

بعد سلام مسنون واضح باد قبل ازین مولوی جعفر علیخان صاحب وقت مراجعت از جلسہ ندوہ عنایت نامہ آن مکرم مع پنج رسائل و خط مولوی عبد القادر صاحب و دیگر کاغذات رسانیدند از مطالعہ آن بسیار خوش و شاد کام شدم ہزاران آفرین بر فہم و رای مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب که چنین سوال در رد ندوہ و دندان شکن و شرعی تحریر فرمودند تا حال از جانب ندوہ کہ صد ہا اہل علم اند جواب با صواب بجز تو لوی ہین ہین قابل تفہیم نیامدہ مولوی کرامت اللہ خان صاحب نیز از دہلی تشریف در ندوہ بطلب آمدہ بودند یکروز در آنجا بودہ وعظ نفرمودہ روز دیگر در رامپور تشریف آوردند تعریف و توصیف مولوی عبد القادر صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب بسیار میفرمودند ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۴۲) نامہ جناب مولوی محمد کریم اللہ خان صاحب از رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔

جناب مولانا و مکرمنا و معظمنا و مخدومنا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتہم وزادت ارشاداتہم

السلام علیکم و قلبی لدیکم عنایت نامہ گرامی و صحیفہ نامی بنام فقیر احقر عباد آیا سرہون منت فرمایا

تحریر فرمایا تھا کہ مولوی محمد کفایت اللہ خان صاحب دہلی سے بطلب ندوہ آئے تھے مجھسے ملاقات ہوئی تھی مولوی صاحب نے فرمایا بیشک تو حق پر ہے اور ندوہ اصلاح نہ پائیگا تو میں شریک نہ ہونگا اور دہلی واپس جاؤنگا جناب والا مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب میرے برادرزادہ حقیقی ہیں قرارداد تواریخ ندوۃ العلماء دوسرے روز خانہ احقر پر تشریف لائے میں نے سبب تشریف آوری دریافت کیا تو فرمایا کہ بطلب ندوہ بریلی آیا ہوں اور دوسرا دن میرے وعظ کہنے کا ندوہ میں قرار پایا ہے میں نے وعظ کہنا مناسب نہ جانا اور رامپور چلا آیا پھر مولوی صاحب موصوف اوسدن یہاں تشریف فرما رہے اور دوسرے دن دہلی تشریف لیگئے۔

۲۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۸ھ

(۴۴) نامہ مولوی حافظ کریم بخش صاحب قادری شاگرد مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ

حضرت مخدوم مطاع بندہ مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

مکرمت نامہ نے مع چند رسائل کے شرف صدور اکرم فرمایا موقع میں اکثر صاحب مقلد سید احمد علیگڈہی خان صاحب جنکے دولتکدہ پر نیچر ٹھہرا ہے علیگڈہ تشریف لیگئے ہیں بعد ملاحظہ رسائل کے جلسے حضرت عجب نہیں کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں اور کچھ ادہر بھی متوجہ ہو جائیں۔ عاجز کریم بخش از تھو ضلع علیگڈہ

۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۱۸ھ

(۴۵) نامہ جناب مولانا مولوی سید کریم رضا صاحب تلمیذ جناب مولانا خیرآبادی و جناب مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی و جناب مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ضلع گیا

مولانا صاحب قدوۃ العلماء الاعلام عمدۃ الفضلاء والکرام ماحی بدعت حامی سنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت افضالہم بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامہ سامی مع رسائل متعلق ندوہ ورود فرما کر ممنون فرمایا آپنے جو اشاعت سنت و استیصال بدعت میں سعی مشکور فرمائی ہے اوسکا شکر کس زبان سے ادا کروں جزاکم اللہ خیر الجزاء جب بڑے بڑے علما اوس امر خیر کیطرف اپنی توجہیں مصروف فرما رہے ہیں تو اس فقیر کی تحریر کی کیا حاجت ہاں عزم مصمم ہے کہ اپنے اطراف کے علما کو یہ تحریریں دکھاؤں اور اونکو اس امر خیر میں رغبت دلاؤں اور نیز احباب اور رؤسا کی عنان عزیمت کو اس امر جلیل القدر کی اعانت پر پھیر دوں سترہ سوال آپکے جو ندوہ میں بھیجے گئے اور ابتک دیکھا جواب نہیں آیا اگر بہیجیں تو ضرور اوسکو

روانہ فرمایئے تاکہ اوسکے مطالعہ سے ندوہ کی خرابیاں زیادہ تر ظاہر ہوجائیں۔ یکم ماہ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ

(۱۴۵) دیگر

بجناب مولانا صاحب حامی سنت ماحی بدعت ادامہ اللہ بالافادہ

بعد السلام علیکم عرض ہے عطوفت نامہ سامی مع رسائل سوالات حقائق نما وارد ہوا کمال خوشی ہوئی واقعی جو الزامات کہ ندوہ کو دیے گئے ہیں صحیح ہیں جزاکم اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت میں پوری سعی کرونگا اللہ تعالیٰ مشکور فرمائے بعض بعض رسالے ندوہ کے بھی ہاتھ آگئے ہیں اوسکے مطالعہ سے اور بھی اوسکی اشاعت پورے طور پر ظاہر ہوگئی ۱۴۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ

ردیف م

(۱۴۶) نامہ جناب مولانا مولوی مفتی محمد لطف اللہ صاحب خلف رشید جناب مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم رامپوری

بجناب مولوی صاحب قدردان خلوص کیشان صمیم جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہم وفیضہم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملتمس ام برعایت سلام فرمودن سالک ومصداق ولا یخافون لومۃ لائم گردیدن بسا خوشدل شدم کہ در نیوقت محفہ وشیوع دجالون کذابون بس مغتنمات ست چون سال اول ندوہ بحالت ناواقفیت مکائد آن فقیر مقام کانپور رسید فقط صورت حال شبلی نائب شیخ نجدرا دیدہ از شرکت آن مجتنب شدم وبجای دیگر قیام پذیر شدم تا دیگران را بر مکائد آنہا آگاہ نمایم شاید نفع بخشد بخدمت ہمنام خود شاہ صاحب رامپوری رسید التماس ساختم مفید نیفتاد بلکہ ہمہ جمع شدہ مرا افہام وتفہیم بالعکس مینمودند چہار طرف بدید حسرت وتاسف بدیدم کہ کدامی شخص حق بین وحق پژوہ ومعین ومددگار نحیف میسر آید مگر میسر نہ آمد ومعاونان ندبہ راصد رنشینی وحب ریاست مثل احباء ہود ولفضار نمیگذاشت کہ بسمع قبول بشنوند تا چارہ کردہ شان انکار نمودہ بود کردہ مراجعت کردم الحمد للہ کہ قادر ذوالجلال آنجناب را ماحی کفر وضلال پیدا فرمودہ فی قلوبہم مرض را شافی مطلق بدست سامی شفا بخشد۔ ملتمس محمد لطف اللہ ۱۸۔ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۴۷) نامہ جناب مولانا مولوی محمد لطف الرحمن صاحب مرشد آبادی

جناب فخر المحققین امام المدققین مولوی احمد رضا خان صاحب دام مجدکم

تسلیم۔ افواہاً شنیده شد که ندوی کلکته رسیده برای انعقاد ندوة العلما ترغیب مینمایند مصلحت همین که بحکم
سر چشمه شاید گرفتن بمیل چو پر شد نشاید گذشتن به پیل برای انسداد اوش سعی بلیغ نموده آید۔ در دلم میگذرد
که جناب با چند نامی علما بکالم تشریف آرند بعد ازان فقیر و جناب با حضرات علماء کلکته روئیم و برای انسداد
ندوة العلما جناب سعی افشانیم۔ محمد لطف الرحمن

(۱۴۸) نامه جناب مولوی قاضی عبد الرسول محب احمد صاحب قادری مدرس اعلی مارہرہ شریف

مطاع و مکرم مستندان معظم و مفخم نیازکیشان مولانا الاجل الاکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتکم
از خطوط بدایون علی التواتر اخبار طبع و تالیف تازه بتازه نو بنو گوش میخورم از حماة ندوه احدی بر اتمام مهم
مفخر دیگرے بر بشارات متاثر شخصے رسائل کارروائی پیش میسازد کسی تصانیف جدیده و بیسیر و با خلاف
واقع مشتهره جانبازان ندوه مینماید احقر با عانت و حمایت بزرگان بلا سلاح محض بفضل رسول الله الکریم اکرم
علیه الصلوٰة والسلام هر یکے جواب میدهد وقتاً فوقتاً بمحافل هم بطور الزام آنچه بر وقت بخیال می آید گوش زد
خواص و عوام مینماید بعض بعض خواص ازان سو برید و باین سو کشیده اند تمنای آن دارم که دو دو جلد رسائل
تازه سوای سرگزشت وغیره عطیه سابقه مرحمت فرمایند و خادم را از خدام خاصه جلسه اہلسنت و جانبازان اہل حق
تصور رید و وقتاً فوقتاً بخطابای بهیه سرفراز میباشند۔ والسلام خیر ختام ۵ ربیع الآخر ۱۴ھ

(۱۴۹) والانامه جناب مولانا مولوی حکیم شاه محمد حسین صاحب محب الٰہی رکن انتظامی و اعزازی ندوہ

مکرمی معظمی مشفقی محترمی جناب مولانا شاه عبد الصمد صاحب دام مجدہ

تسلیم مع التعظیم ندوة العلما کا جلسہ ابتدا سے میرے مذاق کے مخالف ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میرے
بڑے دوست ہیں اونکی محبت مجھے جلسہ کا شریک کرتی رہی سال گذشتہ کی حالت دیکھکر طبیعت کو سخت حیرت ابتد
ہوتی اور وحشت و نفرت اس درجہ تک ایسی پہونچی کہ مولوی صاحب کی محبت پر غالب آئی کچھ شک نہیں کہ
ندوہ کا ... اول سے ہمراہ ان کا اور اسکے استقرار و انتخاب شوریٰ میں مجھسے کچھ نہیں پوچھا گیا۔ میں نے مولوی صاحب کو

اطلاع دی کہ یہ جلسہ شرکت اغیار سے خالی ہونا چاہیے مگر راے نامقبول ہوئی۔ کچھ قواعد بھی مین نے لکھکر بھیجے تھے مگر علیگڈہ کے بعض حضرات کے ترتیب دادہ قواعد کے مقابلہ مین اونکی کچھ وقعت نہین پائی مین دیکھتا ہون کہ کیا عام اور کیا خاص جلسہ دونون مین اغیار کا پورا پورا تصرف اور اختیار رہتا اور یہ مرض بظاہر لا علاج سا معلوم ہوتا ہے اسیلئے مین نے اپنے تئین اوس جلسہ کی شرکت کے قابل نہین جانا مولوی اشفاق حسین صاحب کیخدمت مین مین نے عریضہ لکھا کہ آپ ندوہ سے قبل ایک مختصر سا جلسہ بریلی مین کیجیے اور اوسمین اون حضرات کو جو ندوہ مین شریک ہونے سے تامل ہے اور بعض بعض ذی فہم اور متحد الاذواق حضرات کو شرکت کی تکلیف دیجیے بعد مشاورت کے جو بات قرار پائے اوسپر عمل کیا جائے۔ میری راے مین علیگڈہ کے مذاق والونکا تو ایک جلسہ سالانہ ہمیشہ سے قایم ہے۔ اہل حدیث والونکا ایک جلسہ سالانہ بھی بنداکرہ علمیہ آرہ مین ہوا کرتا ہے اب یہ جلسہ خاص ہم غربا کا یعنی احناف کا مخصوص ہونا چاہیے اور اسکے قواعد اپنے طور پر منضبط ہونا چاہیے اور اوسکا اشتہار بھی مخصوص ہونا چاہیے یہی میری راے اول سے تھی اور ابتک ہے اگر خاص جلسہ مین میرے آنیکی ضرورت ہوگی تو آبھی سکتا ہون مگر عام جلسہ مین جب تک اوسکی اصلاح نہووے مین شریک ہونا نہین چاہتا۔ ۱۰۔ شوال ۱۳۱۱ھ

(۱۵۰) نامہ جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب قادری حنفی مے سجادہ نشین و مہتمم مدرسہ حنفیہ چرہا ضلع مظفرپور

جناب مولانا معظم و مکرم مولانا المولوی عبد المصطفی احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی دامت برکاتکم تسلیم چند رسالے اور اشتہارات مؤید مذہب حنفیہ خلاف ندوۃ العلما مولوی عبد الوحید صاحب کے ذریعہ سے دیکھنے مین آئے نہایت پسند خاطر ہوئے اور آج ایک درباره ترتیب مجلس حنفیہ و قیام مطبع و اشاعت اخبار بھی نظر سے گذرا خدا کامیابی بخشے ۷ ہر صفر

(۱۵۱) دیگر

مین نے سواے رسالہ فغان سلام رسائل مخالف و موافق ندوہ جہانتک مل سکے دیکھے جتنے رسائل مخالف ندوہ ہین برسرحق پاتے۔ اجتماع ضدین ناممکن ہے۔ چونکہ ندوہ خلاف سنت و جماعت ہین بس حق کو چھوڑکر خلاف حق کی اعانت و شرکت کرنی ضلالت سمجھتا ہون مخالفین ندوہ برسرحق ہین اونکا فرمانبردار ہون

(۱۵۲) نامہ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب مدرس ۱ وجھیا ے

جناب حامی سنت مصطفوی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بالفعل علمائی ندوہ نے مذہب سنت وجماعت کے خلاف اکثر قواعد اپنے دستور العمل مین مقرر کیے ہین افسوس کہ یہ صاحب پھر آپکو حنفی المذہب بھی قرار دیتے ہین خدا انکو راہ راست پر لاے مجکو اس سے سروکار نہین کہ کسیکو برا کہون خداوند علیم وخبیر مالک یوم الدین ہے مگر ہان اظہار امر حق سے درگزر کرنا بھی خلاف شرع شریف ہے ضرور ندوۃ العلما کے مقاصد ترقی علوم واتحاد واتفاق ہمارے حق مین اکسیر اعظم ہین مگر یہ بھی خیال رہے کہ اتفاق واتحاد ہم عقائد کا موجب ہے اگر ندوہ سنی ہو تو ایسے ہی کارکن سرپرست ہون نہ کہ مخالف مذہب حنفی۔

بڑی خوشی ہوئی جو ہمارے بھائیون نے اپنے سچے اور پکے طریقہ کی حفاظت پر کمر ہمت باندہی جو انکے مقاصد ہون بر لائین ثم آمین۔

مین نے اس ہنگام فتنہ وفساد مین رسالہ حبیب الاحباب نہایت مختصر اور سلیس عبارت مین لکھا ہے جسمین خاصکر علماے عصر کو متنبہ کیا ہے اور اس سے مراد دلی علمای ندوہ کو امر حق سے مطلع کرنا ہے

یکم ربیع الآخر ۱۳۱۴ھ

(۱۵۳) نامہ جناب مولوی محمد حسین خان صاحب وکیل حیدر آباد

حضرت فیضدرجت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دامت برکاتکم

بعد تسلیم معروض آنکہ مین بغرض حصول سعادت عرس اعلیحضرت مرشدی ومولائی مولانا مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مین ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ کو حاضر ہوا تھا۔ مخدومی منشی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور سے شرف ملازمت حاصل ہوا یہ صاحب میرے حقیقی محسن وہم عقیدہ اور پیر بھائی ہین ایسا صاحب دل خوش عقیدہ شخص میرے دوستو مین دوسرا نہین۔ اونہون نے مجھسے ندوہ کے بارہ مین استفسار فرمایا مین نے عرض کیا کہ مین مخالف کا دوست ہون چونکہ جوش ہمدردی ندوہ اون کے دل مین بھرا ہوا تھا خلاف عادت مجھسے بحث آغاز فرمائی مین نے بوجہ ادب بہت کم الفاظ مین اسکا خاتمہ کیا اور اعلے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی وخوشنودی وموافقت ناموافقت دریافت کرنے پر محمول کیا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک صاحب جو ناظم صاحب ندوہ کے شاگرد اور پیر بھائی ہین تشریف لائے

اور ایک عزیز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی رونق افروز ہوتے تھے مین نے اس مسئلہ کو پیش کیا صاحبان موصوفین نے جو واقعات چشم دید بلا واسطہ تھے ظاہر فرماتے ڈپٹی صاحب موصوف پر ایک حالت طاری ہوئی اور بیساختہ فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین مع اپنے ہمراہئے چار سو آدمیون کے مخالف ندوہ ہوگیا اور مجکو اب کسی دلیل و حجت کی ضرورت باقی نہین رہی مین اوسوقت اپنی دلی مسرت کی کیفیت ظاہر نہین کرسکتا کہ تصرف حضرت پیر و مرشد نے میری خواہش کو پورا فرما دیا الحمد للہ علےٰ ذالک

(۱۵۴) تحریر جناب میر محمد حسین صاحب رئیس محلہ دوتد بازار پٹنہ

مین سنی المذہب ہون لہذا مین ندوہ کی شرکت نہین کرسکتا۔

(۱۵۵) نامہ جناب مولوی سید محمد رضا صاحب سندیلوی پوتے داماد مولانا فضل الرحمان صاحب مرادآبادی

جناب مولانا احمد رضا خان صاحب ادام اللہ و برکاتہ

تسلیم اکثر صاحبان ندوہ لکھنو نے کئی خط قبل از جلسہ متقین جناب احمد میان صاحب کے بھیجے محمد میان صاحب برائی شرکت ندوہ چونکہ ایک جلسہ لکھنو مین ہوچکا ہے جسکو قریب ایک سال کے ہوا اجازت کیلیے حضور مین جناب مولانا صاحب دادا میان حضرت شاہ فضل الرحمان صاحب قدس سرہ کے تشریف لیگئے جناب مولانا صاحب نے طالب اجازت کی جواب مین فرمایا کہ وہ معاملات نفس ہین لہذا وہان جانے کی کچھ ضرورت نہین واسطے اطلاع کے عرض کیا گیا۔

المتمس سید محمد رضا سندیلوی ۲۰ ذالحجہ ۱۳۱۳ھ

(۱۵۶) گرامی نامہ جناب نواب مولوی محمد علیخان صاحب بہادر القادری الحنفی صاحبزادہ ریاست رامپور

بشرف خدمت مولانا و مخدومنا مولانا المولوی محمد عبدالقادر صاحب القادری سلمہ اللہ تعالیٰ

واصلہ السلام متمناہ۔

مخدوم کیا آپ حضرات اسکو پسند گوئی خیال نفرمائینگے کہ ندوۃ العلماء مین اہل بدع کا جمع ہونا موجب خرابی دین و زیادتی بدعت ہے ضرور آپکو خیال نہین بلکہ یقین ہوگا اسکے روکنے کے لیے جہانتک

امکان ہر کوشش کرنی چاہیے بندہ پہلے بھی عرض کرچکا ہو کہ آپ حضرات بھی ایک جلسہ ہر سال کے صرف علمای اہلسنت وجماعت کا مقرر کریں اور اس جلسہ مین امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہونا چاہیے اس پابندی احکام شرعی کے ساتھ اتفاق واتحاد باہم اہل اسلام کا بہ ضرور تاکہ غیر مذہب والے ہمارا اتفاق موثر ہو مین نے ہر وقت مولانا محمد لشیر الدینصاحب کو ایک فرد چندہ واسطے خاص اس جلسہ کے تحریر کردی ہو جیطرح اون حضرات نے اپنے اجتماع کا نام ندوۃ العلما مقرر کیا ہو اس فرد مین راقم نے آپکے جلسہ کا نام مجمع اہل الحق والہدی مقرر کیا ہو غرض کہ پورے طور سے اہین سعی کیجیے والسلام مع الاحترام والاکرام. راقم اثم محمد علی البحض القادری الحنبلی عفاعنہ ۲۰ شوال ۱۳

نمبر ۱۵۷ نامہ نامی مولانا مولوی سید شاہ محمد عمر صاحب قادری حنبلی از حیدر آباد

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ندوۃ العلما کے متعلق تائیدی مجلس یہان ہوئی وکلانے میمنونکو بہت کچھ بلوایا لیکن الحمد للہ فقیر نے اوس مجلس کے مکائد سب پر ظاہر کردیے بہت کم آدمی آئے جسکی شکایت جریدہ روزگار مدراس مین چھپی الحق یعلوا ولا یعلی

(۱۵۸) دیگر

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم

ازطرف آصفولی رحمۃ اللہ ورحمتہ ہو الہادی الی السبیل عمر القادری بہ اخویم فی الدین جعلنا اللہ وایاکم من المتحابین فی اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل پہونچے رسالہ ندوہ فتنہ دیکھکر حضرات کی کوشش وسعی پر دل سے دعا نکلتی ہو اور آپ صاحب ضرور انشاء اللہ کان اللہ لہم مصداق ہین۔

(۱۵۹) دیگر

جناب مولانا مولوی مومن سجاد صاحب چشتی فخری نظامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسائل اربعہ پہونچے خود آپکی تصنیف کا جو رسالہ ہے ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف ہے نہایت ہی مدلل اور خوب ہے جواب دندان شکن ہے جزاکم اللہ

عن سائر المسلمین خیر الجزاء

(۱۶۰) تحریر جناب میر محمد کلیم صاحب رئیس محلہ باغ بکالو خان پٹنہ

مین مطلقاً مخالف ندوہ ہون یہ جلسہ مبنی بر گمراہی ہے۔

(۱۶۱) نامہ جناب شاہ محمد مختار احمد صاحب احمدی ردولوی از فیض آباد رکن ندوہ

بعد ہدیہ خالص سلام واجب التکریم والاکرام مولانا احمد رضا خان صاحب مد فیضہ

بعد سلام مسنون آنکہ جلسہ ندوۃ العلما مین شیعان کی شرکت مجکو ہمیشہ سے کھٹکتی تھی مگر مین تعجب اور حیرت کی نگاہون سے اپنے صاف باطن علما کیطرف دیکھ دیکھکر رہجایا کرتا تھا طبیعت کی اوبھر ترقی ہی کرتی جاتی تھی اور بعض مشاغل دنیاوی کچھ ایسے سد راہ و مانع رہے کہ اوسکا اظہار بذریعہ تحریر بھی نکرسکا اور جب وقت فرصت کا آیا تو اصلاح کرنے والے اپنی پاک اور پر زور کوششون سے ثواب مالامال حاصل کر چکے تھے اللہ تعالی اصلاح کن حضرات کو اپنے اپنے خلوص کے موافق اجر عظیم دے

۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷ھ

(۱۶۲) نامہ جناب حکیم مولوی محمد میان صاحب خلف مولانا مولوی عبد السمیع صاحب

مخدومی مطاعی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالی

بعد سلام نیاز عرض پرداز ہون یہان رامپور ضلع سہارنپور مین ندوہ کیجانب سے چند خطوط لوگون کی طلبی مین آئے تھے ہمنے اوسکے متعلق کما حقہ بیان کر دیا۔ لوگون کے قصد شرکت سست ہوگئے مولوی محمد یوسف صاحب گنگوہ سے آتے ہوئے ہین اون سے بھی تذکرہ کیا گیا وہ گنگوہ مین بیان کرینگے۔ ۱۰ مارچ سنہ ۹۹ء

(۱۶۳) نامہ جناب مولوی مظاہر حسن صاحب صاحب گنج

مولوی عبد الوحید صاحب زاد لطفہ

آپکی کاموکنین للّٰہیت معلوم ہوتی ہے اشتہار دربار پچاس اگر بھیجد یجیے تو کسی اور کتاب مخالفت ندوہ کی ضرورت نہ پڑے سب لوگ اوسکے شائق ہین۔

(۱۶۴) جناب مولوی مظہر حسین صاحب سنبھلی

حامی سنت وجماعت ماحی بدعت وضلالت ذو المجد والاتقان مولانا احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین بزیادۃ افاداتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کتب مرسلہ وصول ہوئین مضامین کتب رد ندوہ کی اشاعت کو اپنا فخر و وسیلہ نجات جانکر کمربستہ و مستعد ہون اور دل سے دعا دیتا ہون اللہ تعالی آپکو اس کام نیک انجام کی جزای خیر دینا وعقبی مین عطا فرمائے آمین فقیر اور مولوی رحیم اللہ صاحب دونون مبتدعین کی ہدایت کیواسطے جہاد لسانی کیا کرتے ہین۔ فقیر مظہر حسین عفی عنہ از سنبھل ضلع مراد آباد۔ ۲۹۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ

(۱۶۵) نامہ جناب منشی محمد مظہر الحق صاحب ردولوی نائب ریاست عثمان پور رکن ندوہ مصنف مظہر حق

حامی اسلام والمسلمین ماحی الفتن والمبتدعین حضرت مولانا عالم اہلسنت مد ظلہ العالی

احقر محمد مظہر الحق نعمانی ردولوی ممبر جلسہ ندوۃ العلما بعد سلام خدمت عالی مین مکلف ہی بعض تحریرین حضرت کی مجھ تک پہونچین ہین یا ان سے مشرف ہوا۔ انصاف یہ ہی کہ لیئے بہت اس فتنہ کی خبر لی ورنہ قہر ہو جاتا۔ ایک عالم بیخبریت مین یہ پھنس جاتا مین مشتاق ہون کہ حضرت اپنی تحریرین جو متعلق ندوہ ہین مرحمت فرمائین اور نیز دیگر علماء اہلسنت کی جو اسکے متعلق ہون اکثر میرے ہموطن آپکی تحریر کو دیکھکر اس جلسہ سے اجتناب کا قصد کرتے ہین مین نے یہ بھی سنا ہی کہ کوئی مجلس قاضی اہلسنت کی مقرر کیگئی ہی مین اوسکے دستور العمل کا مشتاق ہون اور اوسکی ممبری کو اپنا مسرت و عزت سمجھتا ہون مین نے ایک عریضہ بعتری شدہ مولوی ناظم صاحب کیخدمت مین بھی آج روانہ کیا ہی جو کچھ اوسکا جواب آئیگا اوسوا اسال خدمت بابرکت کرونگا مجھے امید ہی کہ حضرت میرے خط کو جو بنام مولوی ناظم صاحب روانہ کیا گیا ہی اور اوسکے جواب کی سرگزشت ندوہ مین طبع فرمائین اور ایک تحریر مین نے حیدرآباد بغرض دریافت کیفیت فتوے مفتی صاحب ایک معزز شخص کے نام بھیجی ہی اوسکی کیفیت بھی عنقریب روانہ کرونگا ۱۵۔ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ھ

دیگر

(۱۶۶)

محی الملۃ والدین مجدد بدعت سید المرسلین مولانا المکرم والمعظم حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب عالم اہلسنت

دامت برکاتہ وزاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت کا مفاوضہ شریفہ مع رسائل مرحمت شدہ صادر ہوکر باعث اعزاز وافتخار ہوا جواب بلاغ عنایت معلی کرنے مین یہی انتظار تھا کہ میرے معروضات کا جواب ناظم صاحب کے یہان سے آئے تو ساتھ ہی اپنے عرائض اور مولوی ناظم صاحب کے جوابات بغرض ملاحظہ ارسال حضور کیجاوین چنانچہ جناب موصوف نے میرے عریضہ مورخہ ۱۴ محرم الحرام کا جواب اپنے نامی نامہ رقم زدہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ مین مجملاً جس سے بالکل مجھ جیسے کم فہم کی تسکین وتشفی نہوسکے مرحمت کیا بعد اسکے جو عریضہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ کو بصیغہ رجسٹری جوابی ناظم صاحب کیخدمت بابرکت مین روانہ کیا گیا اوسکا جواب ہی قلم انداز فرمایا ہمارے واجب التعظیم ناظم نے اسمین بھی کوئی مصلحت سوچی ہی ہوگی ورنہ علماے ربانی کی شان سے بعید ہے کہ سائل کو محروم فرماوین اور تسکین نہ کرین مولانا بہت خوب ہوا کہ حضرت نے اوسکی طرف توجہ تام مبذول فرمائی اور ندوہ کے عیوب پر خاص وعام کو مطلع فرمادیا ورنہ بڑی دقت آجاتی ایک ندوہ شتر بیمہار ہوکر نہ رہیگا اسوقت جو حضرات مخالف گروہ سے تاہم نہیں ہین وہ اسکو محض نفسانیت پر محمول کرتے ہین اور جن لوگونکو تفصیلی حالات معلوم ہوتے جاتے ہین وہ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر اکثر اتفاق رائے فرماتے ہین اور حضرت کی کارروائی کی داد دیتے ہین رسائل عطیہ آنجناب مین نے بعد معائنہ بعض معززین کے پاس بغرض ملاحظہ بھیجدیے رسالہ اتمام الحجۃ علی مخالفی الندوہ جو دفتر ندوہ سے وصول ہوئے وہ بغرض ملاحظہ عالی حضور مین پیشکش کرتا ہون مولف رسالہ نے بعض مقامات پر گستاخی وبیہودہ گوئی سے کام لیا ہے جہانتک مجھے ان حضرات کے حالات سے واقفیت ہے مین کہہ سکتا ہون کہ یہ کوئی عالم نہیں ہین بلکہ رائی بھی معمولی لوگون مین ہین

دیگر

(۱۶۷)

حامی دین متین وارث سید المرسلین قبلہ مکرم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید شاہ محمد عبد الصمد صاحب مودودی التقوی دامت برکاتہ

بعد آداب وتسلیم ملتمس ہو مولوی ناظم صاحب نے پھر کوئی جواب نہین دیا بلکہ سکوت اختیار کیا اور اور یہ تو پہلے ہی معلوم تھا۔ آج قدیم کیا نے اپنے خطوط اور مولوی ناظم صاحب کے خط کی نقل جناب

مولانا احمد رضا خان صاحب کی خدمت شریف میں روانہ کر دیے حضرت شاہ التفات احمد صاحب اور عزیزی فرید الدین نے حضور کا نام نامی سنتے ہی ندوہ سے قطع تعلق کی اور فرمایا بعد ہر حضور ہونگے اوسی طرف خدام چلینگے ۔ ۱۴۔ صفر سنہ ۱۳۱۴ھ

(۱۶۸)
دیگر

ذو المجد والکرام صاحب الفضل والہمم حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلہ بعد تعظیمہ پس از اداے آداب ملتمس ہے پارسل عطیہ مع ارسال عطیہ بندگان عالی صادر ہو کر باعث اعزاز ہوا بعض علما و اکثر روسا کی خدمت میں روانہ کی گئی ملازمان جناب جو رسالہ یا اشتہار اسکے متعلق طبع ہو بنام نامی حضرت شاہ التفات احمد صاحب رئیس و سجادہ نشین ردولی شریف براہ راست روانہ فرما دیا کریں جناب ممدوح بھی آپ حضرات سے اتفاق راے فرماتے ہیں

(۱۶۹) جناب شیخ ممتاز احمد صاحب حنفی صدیقی رئیس اعظم جبر ہو و انریری مجسٹریٹ حاجی پور

میں ندوہ کا مخالف و مخالفت ندوہ کا موافق ہوں

(۱۷۰) جناب ممتاز الفصحا قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز از پیلی بھیت

جناب مولانا مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز عرض ہے دو نسخہ مرسلہ جناب میرے پاس بھیجے عزیزی خلیل الدین کے پاس آئے وہ دونوں نسخے لاجواب ہیں جملہ مخالفین اگر متفق ہو کے جواب لکھیں تب بھی غالباً مغلوب ہونگے

۲۰۔ مارچ سنہ ۹۶ء

دیگر
(۱۷۱)

جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کیا وہی ہیں جو جناب مفتی عنایت احمد صاحب کے شاگرد تھے میں نے عربی پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اب صورت بھی یاد نہیں ہے میں نے اونکو نیاز نامہ بھیجا ہے کہ آیا ندوۃ العلما میں رافضی غیر مقلد وہابی اور نیچری کو شریک کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ مگر ابھی جواب نہیں آیا ۔ ۲ اپریل سنہ ۹۶ء

(۱۷۲)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے آغاز انجمن ندوہ سے ختم تک آپ کی تحریرات میں نے نہیں دیکھیں دیکھنے کا مشتاق ہوں ایک آخر کی تحریر ندوہ کی میں نے دیکھی جس میں لکھا تھا کہ ندوہ جواب تحریر کو تیار ہے میں نے (عبد الجمیل) صاحب بریلوی (رکن ندوہ) سے ادسیدن شام کو کہا کہ پہلے از جانب ندوہ یہ تحریر ہوئی کہ ہم اعتراض کے جواب دینے سے سکوت نہ کرینگے جملہ اعتراضات کا جواب دینگے پھر یہ تحریر کی کہ ہم سکوت کرینگے پھر بعد ختم انجمن یہ مشتہر کیا کہ تحریری جواب دینے کو ہم تیار ہیں مگر کچھ جواب نہیں دیا۔ علمائے ندوہ کچھ پہلے گئے کچھ جانے کو ہیں قاضی حسین صاحب نے کہا کہ انجمن ندوہ نے جیسا مناسب جانا کیا۔

میں نے ایک خوش عقیدہ الہ آبادی کو لکھا تھا کہ وہاں کے علما کی کیا رائے ہے جواب آیا کہ یہاں کے علما بحیثیت موجودہ ندوۃ العلما ناجائز کہتے ہیں ۱۸ اپریل سنہ ۹۹

(۱۷۳)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام نیاز التماس ہے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری تشریف لائے مسجد میں وعظ فرمایا میں نے اون سے خلوت میں کہا کہ بابت اصلاح ندوہ بھی کچھ فرمایئے مگر قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ نیچری وغیرہ شامل مشورہ ندوہ نہیں شبلی پکے حنفی ہیں سید احمد خان کے پیرو نہیں مگر شبلی نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میں ہر مسلک میں سید احمد خان کا پیرو ہوں۔

(۱۷۴)

دیگر

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

بعد سلام و نیاز التماس ہے کہ فتاوی القدوہ اور تین پرچے بابت اصلاح ندوہ چھپے جن سے بیحد فیض حاصل ہوا جناب مولوی صاحب (مخالف ندوہ) نے کل مسجد میں خوب ہی وعظ فرمایا اور سب کو بیحد پسند ہوا اور معتقد ہوئے۔ مجھکو شام کو معلوم ہو گیا تھا کہ بریلی سے کچھ تحریک ان کے وعظ کے رد کرنے کی ہوئی ہے مگر کل صبح ہی خیر خواہان اسلام کیطرف سے

نظام اسلام کی نتج رہی ندوہ کا یہ قول کہ رفتہ رفتہ اصلاح ہوگی ہی رفتہ رفتہ کی کچھ حد بھی ہوگی سنا ہے مولوی شاہ سلیمان صاحب آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں کچھ تصور کر کے قبول فرمائی ہوگی۔

۵ مئی ۹۶ء

ردیف نون

(۱۷۵) نامہ جناب شیخ نبی بخش صاحب از شہر کہنہ بریلی۔

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ العالی

بعد السلام علیکم گذارش ہے حضور کے یہاں سے دربارہ ندوہ رسالہ و اشتہارات جاری ہوئے ہیں سزاوار تحسین و آفرین ہیں امیدوار ہوں کہ عام فہم رسالے عنایت ہوں والسلام۔

(۱۷۶) تحریر جناب مولانا مولوی سید شاہ نصیر الحق صاحب نظامی عظیم آبادی

میں جناب شاہ عزیز الدین حسین صاحب کا ہم زبان ہوں (یعنی چونکہ میں حنفی المذہب ہوں اور یہ ندوہ اجتماع مذاہب متناقضہ سے قایم کیا گیا ہے۔ لہذا میں اوس کے خلاف ہوں)

(۱۷۷) تحریر جناب میر ابو الحسین صاحب رئیس محلہ میدان شاہ فضاحت پٹنہ

ہم حنفی المذہب ہیں ندوہ اس کا مخالف ہیں میں اس کا شریک نہیں۔

(۱۷۸) والا نامہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مدرس اعلیٰ احمد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مولانا المعظم المفخم مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام فیضہم

بعد السلام علیکم۔ جلسہ جات کیمپ میرٹھ کے متعلق جناب میں سے جو کچھ وقوع میں آیا اوس کے وقوف کی توقع ان جناب کی طرف سے ہے۔ مولوی عبد السمیع صاحب نے کیمپ میرٹھ سے تحریر فرمایا تھا کہ ندوہ میں کون کون رافضی و نیچری ہے مفصل لکھنا چاہیے تین چار کی اسامی بندہ نے اور وہاں کے حالات کسی وقت پر اطلاع دی تھی وہاں سے آج بتاریخ ۱۶ شوال ہوز رجسٹری پوسٹ کارڈ آیا آج ہی جواب روانہ کیا کہ اس قسم کے اقرارات و وعدات جلسہ بریلی میں بھی ناظم صاحب و حقانی صاحب نے کیے آخر الامر ثابت نہ رہے۔ یہ دونوں صاحب اگر صادق ہیں کہ شبلی کو تبرا نامہ لکھدینے کو تیار ہے

تو شبلی پیر نیچر کے عقائد کفریہ کی تصریح کر کے اُن کا کفریہ ہونا اور اپنی براءت و توبہ اُن سے طبع کرا دے
بندہ راقم اور جو صاحب ناظم وحقانی کے حال سے واقف ہیں وہ بمقتضائے المومن لا یلدغ من جحر مرتین
اِن کے اِس قسم کے اقرارات کا اعتبار اور اُن کے اقوال کا کیونکر کر سکتے ہیں روافض کے خوش
کرنے کو سینہ کا نکاح رافضی تبرائی سے جائز کر دیا تنبیہ کی گئی کہ فلاں کتاب میں موجود ہے کہ جن کے
نزدیک یہ کافر نہیں اُن کے نزدیک بھی نکاح کا انعقاد مع الکراہۃ والحرمۃ ہے۔ نہ بلا کراہۃ بعد
حرمت اِس کی تصریح کر دینا چاہیے ناظم صاحب و متعلقان دار الفتنہ ندوہ نے قبول نہ کیا اس قسم کا
جواب بندہ راقم نے لکھنؤ کو روانہ کر دیا اُن جناب نے کیا تحریر فرمایا۔ اور رائے ناقص بندہ کی یہ ہے
کہ چھوٹا سا اشتہار کہ جس میں اسامی فقط اُن شرکاء ندوہ کے ہوں جو رافضی و نیچری و وہابی و لامذہب
ہیں مع اُن کے بیان مذاہب و حالات و تصریح اس امر کی کہ یہ شرکاء ندوہ اس مذہب کے ہیں
مطبوع کرا دیا جاوے کہ عام طور پر سب کو خبر ہو جاوے اور ندوہ کے بارے میں جو کچھ جدید تحریر یا تجویز
ہوئی اُس سے بھی مطلع فرمائیے۔ رقیمہ نیازمند احمد خاں عفی عنہ

دیگر (۱۶۹)

بخدمت عالی مرتبت قاطع بنیان ملحدین قامع اساس مبتدعین جامع کمالات علمیہ حاوی
علوم اصولیہ و فروعیہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام فیضہم
بعد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح رائے عالی باد کہ کل بتاریخ ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۴
ہجری رو بکیسینہ بلیدہ رسائل مع پوسٹکارڈ وصول ہوا حسب الارشاد جناب مولوی عبید اللہ صاحب
منشی امیر علی صاحب کو بھی ارسال کیے جاویں گے اور بندہ راقم نے جو مولوی عبد السمیع صاحب کو
بریلی دہ اشاعت تبریہ لکھا تھا اُس کے جواب میں جو انھوں نے تحریر فرمایا ہے اس کی نقل یہ ہے
السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ مع ... حالات ندوہ پہنچا۔ واقعی بہت شرمناک
جو جناب نے تحریر فرمائی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھ سے ناظم صاحب نے اقرار فرمایا کہ ہم غیر مقلد
اور نیچری کو ہرگز کبھی ندوہ میں نہ آنے دیں گے۔ تیسری یہ بات کہ جو کوئی غیر آدمی شریک ہوا وہ خارج کیا گیا۔
چوتھی یہ بات کہ منجملہ پچیس آدمیوں میں مولوی شبلی صاحب نے اپنی خطا یا اساءت سے توبہ کی اور ندوہ کے
علی الاعلان نیچریت کو رد کیا اور لباس نیچری چھوڑ کر صدری و عمامہ و جبہ عربی لباس میں ہو کر داخل ندوہ ہوئے

یا یہ کہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی مجھ سے یہ کہا کہ ہمارے رسائل کا مضمون ہم نے اور سمجھ کر لکھا ہے مخالف شرع نہیں اور اس کا وہی مضمون رکھا جاوے جس میں اعتراضات ہیں۔ تو ہم اس سے تائب ہیں آپ کو جو محبت میرے ساتھ ہے میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اشتہار چھاپنے کو جو فرمایا ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ میرا آخری دن دو گھنٹہ شریک ہو جانا ندوہ کا جس طرح پر ہوا ہے سب جانتے ہیں اُس میں کوئی مجھ کو دھبہ نہیں لگا سکتا آپ ہرگز غم نہ فرماویں ان کسی نے کچھ طبع کرایا اُس وقت مجھ کو چھاپنا جواب کا ضرور ہوگا) باوجودیکہ بندہ چند تحریرات میں حقانی ناظم صاحب وغیرہا کے ایسے فریبوں اور چالوں کا اظہار کر چکا تھا اور بعض اغراض ندوہ مخالف شرع ہونا لکھ چکا تھا اُس پر کچھ خیال مولوی صاحب نے نہ فرمایا تو پھر ارسال خط کو طبیعت بند نہ چاہا آیندہ جو رائے مبارک ہو وہ تحریر فرمایئے دلیسائل میں لایا جاوے۔ جناب کی رائے مبارک میں مناسب معلوم ہو تو آں جناب و بندہ پھر ایک بار یاد دہانی دوستانہ اور مولوی صاحب پڑ ایں اس سے بندہ کو مطلع فرمایئے۔ الراقم نذیر احمد خان عفی عنہ از احمد آباد گجرات دکن مدرسہ طبیہ۔

(۱۸۰) نامہ جناب مولانا سید نذیر الحسن صاحب ایرایانی شاگرد جناب شمس العلما مولانا مولوی سید ابو سعید صاحب خلیفہ مولانا گنج مُراد آبادی و شاگرد مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ

جناب مولانا مولوی حسن رضا خان صاحب سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ سنا گیا ہے کہ آپ کے سوالات کا کچھ جواب اراکین ندوہ نے اپنے عقیدہ کے موافق مرحمت کیا ہے یہ تمنا ہے کہ اس قدر معلوم ہو جاوے کہ اُن بزرگوار نے اعتراف کیا ہے یا واقعی اپنے ارادوں کی تائید پیش کی ہے اگر مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب سے آپ دربارہ ممانعت ندوہ دریافت فرمالیں اور وہ سب خطوط بھی شائع ہو جاویں تو عوام کا بہت فائدہ متصور ہے واقعی آپ کی سبقت قابل تحسین و ہمدردی و قدر کے قابل ہے۔ کتاب طلع البجہ تو تمامًا بنظر سے گذری ہوگی انشاء اللہ اسی ہفتہ میں ایک مضمون اور روانہ کیا جاویگا سوالات حقائق نما کی چند جلدیں اور مرحمت فرمایئے یہاں ممبران ندوہ کثرت سے رہتے ہیں خدا آپکے ارادے میں برکت دے۔ نذیر الحسن از ایرایان۔

(۱۸۱) دیگر

حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمایئن آج برادر مولوی حافظ محمد عبید اللہ صاحب الہ آبادی کے منعقد نامہ سے معلوم ہوا کہ سترسوال اور خط کے جواب برائے نام ندوہ مین چھپے ہین خطوط کے جواب کا نام اعلام تفضیل الاعلام تجویز ہوا۔ اور سوالات کے جواب کا نام رہاتیہ الالبا عن ندوۃ العلما رکھا گیا وہ تحریر فرماتے ہین کہ جواب کیا ہے تسخر ہے آخر شہید دن مین تو داخل ہو گئے۔ جلسہ بریلی کی کیفیت اور وہان کے حالات سے اگاہ ہونا چاہتا ہون۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۲۰ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۸۲) دیگر

معظم محترم جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب۔

ہدیہ سلام قبول فرمایئن۔ چند نسخے کتاب قطع الحجۃ اور چالیس جلد سد اللصوص ایک تحریر جواب محرر مولوی حقانی و مولوی امجد علی صاحب آپ کی خدمت مین ہدیتاً کی تحسین بھیجتے ہین بانٹیئے۔ اب آئندہ ندوہ کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے عوام مسلمانون کو خدا ہی سمجھائے تو سمجھیں اور خواب بھی لوگ دیکھتے ہین کشف سے بھی معلوم کرتے ہین اور خدا جانے کیا کیا داہی تباہی باتین عوام کے پھنسانے کو عمل مین لاتے ہین۔

ایک صاحب حج کو بھی گئے ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ حج کا تو نام ہی نام ہے مقصود اصلی علمائے حرمین شریفین سے تائید ندوہ مین دستخط کرانا ہے۔ محمد نذیر الحسن ابرالوی ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ

(۱۸۳) دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ

وعلیکم السلام نامہ نامی کل تشریف لایا۔ الحمد للہ کہ علمائے اہل سنت نے فتح پائی بیشک سچ ہمیشہ غالب رہتا ہے مجلس علمائے اہل سنت و مجمع اہل سنت قائم ہونے سے نہایت مسرت ہوئی خدا کرے روز بروز ترقی نظر آئے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا فرق باطلہ تو بہت چاہتے ہین کہ اس جھلملاتے چراغ کو پھونک پھونک کر گل کر دین مگر کہین ایسا بھی ہو سکتا ہے استغفر اللہ۔ تعجب ہے کہ مولانا لطف اللہ صاحب علی گڈھ ہی بھی تشریف لائے اور کچھ نہ ہو سکا اس طرف جمعہ الی

ندوہ کثرت سے ہیں جو سچی باتوں میں ہزاروں تاویلیں کرتے ہیں پورے گمراہ ہو رہے ہیں
میں نے بہت خطوط تائید مجلس اہل سنت میں بمبئی حیدر آباد کلکتہ وغیرہ میں روانہ کیے ہیں اور
ایک مضمون میرا عرصہ سے زمانہ اخبار میں شائع ہوا کرتا ہے۔ محمد نذیر الحسن عفی عنہ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ

(۱۸۴)
دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدہ
وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ کل میں لکھنؤ سے واپس آیا اشتہار اور گرامی نامہ وصول پایا
حضرت مولانا مولوی محمد ابو سعید صاحب دامت فیوضہم نے اس سفر میں حتی الامکان بہت کوشش
فرمائی اور ہواخواہان ندوہ کی ہر شخص کے دل میں اچھی طرح جما دیں تائید مطبع و مجلس اہل سنت کی
پوری فکر کی گئی ندوہ نے اپنی دو برس میں بہت کو گمراہ کر دیا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ گمراہی دفع ہو
سرگرمی کی جاتی ہے وما علینا الا البلاغ۔ بادی النظر میں تو ندوہ سست معلوم ہوتا ہے باطن کا
حال خدا جانے۔ جو ہمیں اپنے کام سے کام ندوہ رہے یا نہ رہے ہم سچ بات کہنے سے باز نہ آئیں گے
والسلام مع الاکرام۔ نذیر الحسن ۷ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

(۱۸۵)
دیگر

جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب قبلہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ بہت ممبران ندوہ ندوہ سے علیحدہ ہوئے الحمد للہ کامیابی ہوئی رسالہ
شکوہ دوست عرصہ سے چھپ گیا ہے میری عدم موجودگی کے باعث آپ کی خدمت میں بھیجا نہ
گیا اس ندوہ سے قدیم مدارس اسلامیہ بالکل شکست ہو گئے۔ تعلیم میں ضعف آ گیا۔ مدرسہ
فیض عام کانپور کا بھی آج کل کایا پلٹ ہو گیا ہے نذیر الحسن از ایرایان ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۱۷ھ

(۱۸۶)
دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ دام مجدہ
وعلیک السلام مع الاکرام دو گرامی نامے اور پچاس نسخے وصول ہوئے خدا آپ کی محنت
و دل سوزی ٹھکانے لگائے مطبع اہل سنت کے قائم ہونے سے بے حد مسرت ہوئی خدا روز
افزوں ترقی دے۔ نہ یہی نصیب کہ میں اس مبارک انجمن کا رکن قرار دیا جاؤں۔ میں جالندھر

ان کی شرکت منظور کرتا ہوں رہی وکالت تو مجھے وکالت کرتے عرصہ ہوا میں تو خادم سنت ہوں
جو ہو چکا وہ کیا اور جو ہو گا وہ کرونگا۔ حضرت قبلہ کی سعی بلیغ تو آپ پر روشن ہے آج کل ایک مثنوی ادھر
تحریر فرمائی ہے قریب اختتام ہے محمد نذیر احسن ۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ

(۱۸۷)

دیگر

جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہیجیں لیتے سرگذشت ندوہ وصول ہوئے۔ حق اچھی طرح سے
ظاہر ہو گیا۔ عمدہ قاعدہ سے یہ رسالہ لکھا گیا منکر انکار کریں کیا مجال رد افتراآت ندوہ بھی جلد طبع ہو جائے
تو اچھا ہے۔ غازی پوری۔ دو ورقی۔ بہاری چہورقی اشتہار ۲۴۔ شوال اشتہار ۱۰۔ شوال
اشتہار راقم اختلاف از کوہ قاف۔ روہیلکھنڈ گزٹ۔ دار السلطنۃ کلکتہ۔ دو اشتہار جو حضرات
ندوہ بٹتے وقت مشہور کرتے گئے روانہ فرما دیجئے ابھی تک یہ تحریریں میں نے دیکھیں نہ حضرت کی
نظر سے گذریں نذیر احسن از اٹاوہ ۱۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ

(۱۸۸)

دیگر

جناب مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب دام مجدہٗ

بعد سلام سنت اسلام عرض ہے یہ معلوم ہوا کہ حضرات ندوی مذہبی چھیڑ چھاڑ سے گھبرا کر اب قانونی
گورنمنٹی گفتگو کیا چاہتے ہیں اڈیٹر زمانہ کو کسی بزرگ نے خط لکھا ہے کہ آپ ایسی تحریر نہ چھاپا کریں
یا تو کچہری کی راہ مسدود کی جاتی تھی یا آپ خود ہی آمادہ ہوتے ہیں خیر یہاں تک تو ایک خداوندی
قانون سے مطلب تھا وہ گورنمنٹ سے مخاطب ہوں ہم خدا سے۔

(۱۸۹)

دیگر

شفیق مکرم جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ندوہ کے خلاف مذہب اہل سنت ہونے اور برعکس مذہب حنفیہ
کا روایتوں نے مجھ کو خود ایسا آمادہ کیا ہے کہ میں کسی تحریک یا تحریص کی ضرورت اپنی ذات
خاص کے لیے ضروری نہیں سمجھتا میرا دل مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اصول ندوہ کی بیخ کنی اور مجلس اہل سنت کی
تائید کروں کوئی کیا کہتا اور کیا کہتا ہے تمہید اور بہار کی کامیابی نے مسرور کیا مگر صریح کذب ہو

اثر آسے کیا چارہ ندوے کو لللہ وفیقہ مجیب حیلہ بازی لتان حق مفسدہ پردازی کا اوٹھا سکتا ہے سن تجھی کالی ہے الحق یعلو ولا یعلی ارشاد ہو کہ الہ آباد کانپور میل پور پٹنہ . کلکتہ کے کن کن علما نے فتوے السنہ کی تصدیق کی ۲۰ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ

دیگر

(۱۹۰)

جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ کہ کانپور سے پٹنہ تک قریب قریب کل اکابر اہل سنت اپنے موافق اور مخالف ندوہ پائے یہ آپ کی اس کوشش کا نتیجہ ہے جو بہار و پٹنہ وغیرہ میں بمقابلہ ندوہ یہاں بڑی دھوم دھام سے کی گئی تھی۔ واقعی پیر مظفہ میں بڑی چالاکی سے جلسہ کیا گیا مگر جال کیا قلعی کھل جانے پر وہی تابہ کا تا نبا یہی اصول انسان کو خراب کرتے ہیں اور ندوہ نے انہیں اصول کی بدولت ٹھوکریں کھائیں افسوس اب بھی نہیں چونکتے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کلکتہ کے لوگ تجربہ سے گذشتہ جمعہ میں اچھی طرح کان کھول دیے گئے۔

محمد نذیر احسن از کلکتہ ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ

دیگر

(۱۹۱)

حضرت مولانا دام مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب کلکتہ میں میرا قیام صرف چار یوم ہے علمائے کلکتہ کے دستخط ارسال خدمت ہیں یہاں کے ہر کہ ومہ کو ندوہ سے پوری آگاہی ہو گئی امید نہیں کہ اس طرف اس کا قدم آوے۔ اور اگر آوے بھی تو ندامت وخرابی ہوگی یہاں کے علما فرماتے تھے کہ ہر سال جلسہ ندوہ کے قریب ناظم صاحب کے خطوط طلبی کی غرض سے آیا کرتے تھے خیال تھا کہ کوئی مسلمان کے بڑے ہمدرد ہیں مگر یہ کتابیں تو اس خیال کو خیالی بتا رہی ہیں مجلس اہل سنت بریلی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ناواقفوں کو واقف کر کے اچھی ہدایت کی ۱۵ محرم سنہ ۱۳۱۸ھ کو جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب نے ایک مجلس تائیدی مجلس اہل سنت بریلی قائم فرمائی ہے جس کے صدر انجمن حضرت مولانا شاہ صفی اللہ صاحب ہوئے اور منتظم جناب مولوی الہی بخش صاحب مدرس اعلیٰ ہگلی کپور بہت بڑے مجمع میں شاہ صاحب موصوف نے محض بغرض ہدایت عوام بلحاظ جوش مذہبی ندوہ کی

شناعات کو رد فرمایا اور مجالس اہل سنت کے قائم رہنے کی دعا فرمائی۔ شاہ صاحب قبلہ عازم اجلاس تھے مگر اسی باعث تین یوم قیام فرمایا کتب ندوہ ملاحظہ فرمانے کے بعد مذہبی جوش سے رہ کر دیا فتاوی السنہ کی جن صاحبوں نے تصدیق کی ہے اُن پانچ صاحبوں کے یہ نام ہیں

حضرت مولانا حاجی حافظ محمد حاتم صاحب متولی مسجد کو لو ٹولہ تلمیذ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری

و مولانا عبد الحق صاحب کا پنوری۔

جناب مولانا الہی بخش صاحب مدرس اعلے تلمیذ جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب مصری گنجی

جناب مولانا مولوی تمیم الدین احمد صاحب شاگرد مولانا ولایت حسین صاحب

جناب مولانا مولوی عبد الجلیل صاحب تلمیذ حضرت مولانا حاجی محمد عبد القادر صاحب

حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حسنی حسینی بغدادی

محمد نذیر الحسن ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ

ردیف واؤ

(۱۹۲) والانامہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی تلمیذ رشید مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری و مفتی محمد لطف اللہ صاحب صدر ندوہ مقیم پیلی بھیت

امام الدہر و ہمام العصر عالم ربانی و فاضل حقانی بحر العلوم مولانا سید نا مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہم و عم نعیمہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مطالعہ استفتا در بارہ ندوہ سے مستفیض ہوا کیا لاجواب جواب آپنے افادہ فرمایا ہے جزاکم اللہ عنی وعن سائر اہل السنۃ خیر الجزاء میری تحریر کا کوئی اثر بظاہر مکمل نہیں معلوم ہوتا مگر آج میں نے بڑے شدومد کی تحریر روانہ کردی ہے آپ دعا کیجئے کہ حق تعالے نتیجہ مطلوب مترتب کرے اور اُن کی عنان کو حق کی طرف منعطف کرے آمین یا الہ العالمین۔

وصی احمد ۲ شعبان ۱۳۱۸ از پیلی بھیت۔

(۱۹۳) دیگر

امام المتکلمین ہمام الفقہاء والمحدثین خیر الخلف بالمرۃ السالفین بحر العلوم مولانا و بالفضل اولنا مولوی احمد رضا خان صاحب عمت فیوضاتہم اہل المشارق والمغارب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے سابق کے عریضہ میں نظر فیض اثر سے گذرانا تھا کہ جناب ناظم صاحب پر میری تحریر کا کوئی اثر نہیں پڑنے کا مگر اون کو متنبہ کرونگا چنانچہ میں نے ایک عریضہ آنکی خدمت میں پیش کیا اونھوں نے یہ عنایت کی کہ فوراً جواب دیا الفاظ اوس کے بعینہ مرقوم ذیل ہیں۔

عزیزی وصی احمد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ محبت نامہ نے پہونچکر مسرور کیا آپ کا عضہ یا خفگی چونکہ خلوص کی وجہ سے ہے اس لیے مجھے مسرت ہوتی ہے بریلی کی انجمن اسلامیہ نے دعوت جلسہ کی اور مولوی احمد رضا خان صاحب کا خلاف ذکر کیا اور مولوی خلیل الرحمان صاحب وغیرہ نے بھی حمایت و بلاغت کی ارکین اب تک اسی بات پر ہیں کہ بریلی میں جلسہ ہونا چاہیے دیکھیے کیا ہو انتہی کلامہ بقدر الحاجۃ اصل حال یہ ہے کہ ناظم صاحب برائے نام ہیں قابو اور ہی لوگوں کا ہے ارکین موجودین میں کوئی خوش عقیدہ نہیں جو خوش عقیدہ تھے مانند شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی وغیرہ یہ لوگ بھی ندوہ کی حرکتوں سے متنفر ہو کر اب کی سال سے علیحدہ ہو گئے ہیں اب باقی ماندہ ارکین میں سب سے اول درجہ کے ذلیل شبلی معتزلی ہیں اور دوسرے درجہ کے مولوی خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری مولوی شبلی نے ان کو لکھا ہے کہ جس طرح ہو ندوہ کا جلسہ بریلی ہی میں ہونا چاہیے۔ وصی احمد حنفی از پیلی بھیت

۱۱ر شعبان سنہ ۱۳

(۱۹۴) دیگر

امام المتکلمین ہمام المدققین فقیہ الدہر و محدث العصر بحر العلوم مولانا المکرم و مقتدانا المعظم مولوی احمد رضا خان صاحب اظلہم وعم فیضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کل ایک رکن رکین ندوہ تشریف فرمائے پیلی بھیت ہوئے حضور کی امام المحققین مولانا عبد القادر صاحب کی شان میں سخت ناجائز گستاخیاں کرتے ہیں میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ وہ ندوہ کے مخالفت کرتے ہیں میں نے کہا کہ آخر کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ کوئی وجہ وجیہ تو ضرور رکھتے ہوں گے کہنے لگے کہ عزت نفسانیت کی وجہ سے تاکہ ہم مقتدا بنیں

مین نے کہا یہ تو ایسے مولویون کو منظور ہونا چاہیے جو مولویت کے ذریعہ سے اوقات بسر کرتے ہین اور جن کو خدا نے بندون سے مستغنی کیا ہے اُن کو ایسی نفسانیت کی کیا ضرورت اور یہ دونون جناب اللہ کی عنایت سے خلق اللہ سے مستغنی ہین ان دونون کا منشا یہ ہے کہ امور ناجائز سے جلسہ پاک ہو اللہ کی قدرت کہ اسی گفتگو مین اون کا مکنون خاطر انھین کی زبان خطا بیان سے ظاہر ہوگیا) کہنے لگے کہ اون کا منشا یہ ہے کہ غیر مقلد جلسہ سے الگ کر دیے جائین سو یہ نہین ہو سکتا اس واسطے کہ آج تو غیر مقلدون کو نکلوائین گے اور کل ہم لوگ جلسہ مین بدعت کا رد کرین گے تو اوس وقت کہین گے ان کو بھی جلسہ مین شریک کرنا جائز نہین مین نے کہا کہ آپ اس کے کیسے مجاز ہین جو بر سر جلسہ بدعت کا رد کرین ندوہ کا تو ایمان یہی ہے کہ کوئی کسی کا رد نہ کرے جب آپ کو یہ حق نہین کہ رد بدعت کرین تو آپ لوگ کیون نکالے جائین گے آپ مطمئن رہین آپ جلسون کے لطف سے ضرور محظوظ ہون گے اوس پر وہ بہوت ہوئے اور بحمد للہ کچھ جواب نہ دے سکے۔

وصی احمد حنفی ۷ رمضان ۱۳۱۳ھ

(۱۹۵) دیگر

مولانا و مقتدانا سید العلما و سند الفضلا بحر القمقام مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب لازال الدین
مجد والتسلیم

بعد اہدای ہدیہ سنیہ مین نے حسب ارشاد جواب بنیاد محض بنظر خیر خواہی اسلام تدابیر اصلاح مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھی کہ جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کو حضور کی ملازمت کا بھی ارادہ کیا بلکہ ان سے عہد وثیق لیا چنانچہ تاریخ روانگی سے بھی مین حضور کو اطلاع دے چکا مگر افسوس کہ بوجوہ عدیدہ شاہد مقصود منصہ ظہور پر جلوہ گر نہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وصی احمد حنفی

از کانپور ۱۵ شوال ۱۳۱۳ھ

(۱۹۶) دیگر

ناصر سنت و قامع بدعت امام المتکلمین و ہمام الفقہاء المحدثین البحر المطلم والنحریر المقدم مولانا و بالفضل اولانا مولوی احمد رضا خان صاحب عمم فیضہم الواہب۔

السلام علیکم۔ گذشتہ جمعہ مین شاہ سلیمان صاحب بغرض اشاعت ندوہ مع چند ندویون کے وارد

پہلے بیعت ہونے بیشتر امام و دیگر معتقد ہیں تو لوگون نے مثل حکیم خلیل الرحمن خان صاحب وغیرہ نے
قبل از خطبا ان کی فہمایش کی کہ ندوہ کے بارے میں آپ کچھ نہ فرمائین مبادا مجھسے بھی اتنا کہا کہ
مجھکو ندوہ والون سے ڈر معلوم ہوتا ہے اُنھون نے فرمایا کہ مین کچھ نہ کہونگا مگر بطور تدبیر بالقدم کچھ
میں حلقوں کے اخبارات اور اُن کا خط مطبوع اپنے ہمراہ لیتا گیا تھا کہ ان کا کچھ اعتبار نہیں اگر
کچھ خلاف گفتگو کی تو فورًا مواخذہ کرونگا مگر بحمد اللہ صراحۃ تو کیا اشارۃ بھی انھون نے ندوہ کا کوئی
ذکر نہ کیا شاہ محمد شیر صاحب سے ملے انھون نے بھی چٹکیان لین چنانچہ شاہ صاحب نے خوش
بھی ہوئے۔ وصی احمد از پہلے بھیت ۱۴۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳ھ۔

(۱۹۷) دیگر

حامی سنت قامع بدعت مجدد دوہر نامجدد عصر نا حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب ظلہم فیضہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولانا لکھنوی تشریف لاتے تھے مولوی پشاوری نے بعض میرے اعزہ سے کہا کہ ہم ندوہ کی طرف سے
مامور ہیں کہ مولانا لکھنوی کو بیان نہ کرنے دین۔ ایک بجے جس وقت ہم جامع مسجد پہنچے اُسی وقت
دوسرے دروازہ سے مولوی پشاوری کے بعض ندویون کے پہنچے عبد اللہ خان صاحب نے
اُن سے کہا مین نے سنا ہے کہ آپ لوگون کا کچھ ایسا ارادہ ہے اُنھون نے کہا ہان بیشک عبد اللہ
خان صاحب نے کہا بہتر جو آپ کی رائے مین آوے کیجیے مگر پھر مجھسے بھی شکایت نہ کیجیے تب مولوی
پشاوری کے ہوش ہرن ہوئے منجل ہو کر مولانا لکھنوی سے کہنے لگے ندوہ میرا پیر ہے مین ندوہ کا
مرید ہون اُس کو کوئی برا کہیگا تو مین اپنی جان دیدونگا عبد اللہ خان صاحب نے کہا کہ اگر آپ نہیں سن
سکتے ہیں تو آپ کیون شریک بیان ہون نماز پڑھکر چلے جایے بعد نماز کے مولانا لکھنوی ممبر پہ بیٹھے
اور کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔

مولوی پشاوری وغیرہ جس مین مجمل رہے تھے بعد بیان کے مولوی پشاوری نے خود ہی کہا کہ
وہ تین روز قیام فرمائیے تاکہ بقیہ لوگون کے شبہے رفع ہو جائین اور ندوہ کیا ہے صرف بلا اثر و
عقیدہ کی شکرین ہو رہی ہیں۔
وصی احمد از پہلے بھیت۔

دیگر

(۱۹۸)
حامی سنت و اسلام ہادی خواص و عوام اعلم العلماء افہم الفضلاء فقیہ بے تمثیل و محدث بے عدیل مجدد د
متین ناصر سنت قامع بدعت حضرت مولانا و ہادینا مولوی احمد رضا خان صاحب اعز اللہ الاسلام
و اہلہ بنصرتہ و اعلی کلمتہ بسعیہ و حمایتہ و بارک فی ارشادہم و شکر مساعیہم۔
بعد از ادائے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ التماس آنکہ ندوہ نے جو رفتنا کا ایک مختصر کیفیت طبع کرائی
ہو اور اس کے دو حصے کرکے ایک حصہ کو جس میں بڑی بے تہذیبی کے غلیظ کلمات لکھے ہیں محمد احسن
بہاری کی طرف منسوب کیا ہے جو خاص ناظم صاحب کے ملازم ہیں اور تحفہ محمدیہ کا جو ناظم صاحب نے اپنے
زیر نگرانی سے اس کو جاری کیا ہے اہتمام اور حساب و کتاب ان کے متعلق کیا ہے حقیقت میں اس حصہ اول کے
محرر میری رائے میں ناظم صاحب ہی معلوم ہوتے ہیں اور یہ محمد احسن وہی ہیں جو ایام ندوہ بریلی میں حاضر
خدمت ہوئے تھے جب حضور نے فرمایا کہ رد تنبیہ کی عبارت ناظم نے نہیں لکھی بلکہ کسی اور نے لکھی ہے ناظم کی
نظر غالبًا اس پر نہیں پڑی تو انھوں نے کہا نہیں وہ ناظم ہی صاحب کی تحریر ہے فقط اور دوسرا حصہ منشی
نہال احمد کے نام لکھا ہے جو خاص دفتر ندوہ کے محرر ہیں اپنے یہاں کی تصنیف میں اس کیفیت کے الحاق کا
رد ملحق کرنا مناسب ہے۔ ۲۴ صفر سنہ ۱۳۱۴ھ وصی احمد از پیلی بھیت

دیگر

(۱۹۹)
عالم سنت و امام اہل سنت حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب مد فیضہ۔
بعد از ہدیہ تسلیم التماس آنکہ۔ رغم الجہال مع غزوہ رسائل پہنچے بہت رسائل بحمد اللہ اعلیٰ درجہ کی قبولیت
فائز ہیں۔ رغم الجہلا اور سطوہ اور غزوہ کی تحریر عالم طبائع کے نہایت پسند ہوئی عبارتیں ایسی سلیس
اور روزمرہ حال کے موافق ہیں کہ ہر قسم کا ناظر ان کے مطالعہ سے محظوظ ہوتا ہے باوجود بے اختیار واہ
واہ کہہ اٹھتا ہے آئندہ کو بھی اسی عنوان کی تحریر اگر ہونگی تو نہایت موثر ہونگی ندوہ کے سب ہفوات کا
بحمد اللہ قلع و قمع ہوگیا اُسکی بھی خبر لینا بہت ضرور ہے۔ خادم وصی احمد ۱۰ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۴ھ

(۲۰۰) نامہ جناب مولوی ولایت علی صاحب از دربھنگا۔

معین الملۃ والدین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب شید مجدکم
بعد از سلام علیکم گزارش کہ رسائل پہنچے ندوہ کی دو ورقی کو آپنے فی الواقع نہایت جلد بکھر دیا رسالہ کیا ہے

نہ علمین کے واسطے بھی کحل البصر ہے اور بھائی حنفیوں کے حق میں جو بوجہ طمع قلیل الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالآخرۃ کے مصداق ہوتے ہیں تازیانہ ہے اور اگر اب بھی نہ سمجھیں تو مصداق وہی آیہ کریمہ کے ہیں قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا اور منافقوں نے اپنی فروغ کے لیے جلسہ کیا اور چند حنفی بھی شریک ہو گئے ورنہ ہرگز یہ جلسہ نہ چلتا اور فروغ نہ پاتا خسر الدنیا والآخرۃ ہم آپ کی سائی سعیہ کے شریک ہیں۔

ردیف ۔ ی

(۲۰۱) نامہ والا جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف حسین صاحب بانگی پوری

حضرت عالم اہل سنت امام ملت۔

بعد عرض سلام مسنون معروض ست کہ میلان ارباب ندوہ خروج از طریقہ مجمع علیہا اہل سنت وجماعت ست لہذا اطاعت ندوہ خروج وبغاوت با علمائے ربانی ست ایشان درحق اہل سنت کار دشمنان کنند لیس فی الدین شعار ایشان ست ومذہب فروشی رازی اسلام نامند والسلام بالاکرام۔ محمد یوسف حسین عفی عنہ از بانگی پور

(۲۰۲) تحریر جناب مولوی حکیم محمد یوسف صاحب حنفی سرہندوی

ندوہ باب الحاد وزندقہ ہے۔ فقط

خاتمہ

الحمد للہ تعالیٰ کہ صدہا خطوط وتحریرات سے مختصر ومنتخب خطوط اس رسالے میں نقل کیے گئے جن سے صاف واضح ہو جائیگا کہ ندوہ سے اہل حق کو کس قدر بیزاری ہے اور اہل ندوہ میں کیا کیا عیاری ومکاری ہو رہی ہے مطلق سے امید ہے کہ حضرات مکتوبات علما وکلام اہل صفا کو ملاحظہ سے انصاف پسند کو ندوہ کی بطالت اور اہل ندوہ کی ناحق کوشی میں شک نہ ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

تمام شد